۱۔ حق و باطل کا فیصلہ

۲۔ ایک پنڈت لکھا

جاء الحق وزہق الباطل

حق وباطل کا فیصلہ

باثبات اسکے کہ قرآن مجید کلام الٰہی ہی اور تمام دنیا اوسکے مقابلہ
عاری ہی تیرہ سو سال ہوی آجتنک جسنے اوسکا مقابلہ کیا مونہ کی کہائی
اسی طرح پنڈت بھوجدت دیانندی نے جو ایک مسلمان کے قلم سے
کام لیا ہے وہ بھی محض غلط وبیکار وبے سود ہی

جسکی

اخبار الہدایت انجمن ہدایت الاسلام دہلی نے حرفاً حرفاً اوسکی عربی دانی
کی نہ معنوی بلکہ صرفی ونحوی غلطیون کی قلعی کہولی ہے۔ حسب الارشاد
ستودہ صفات مجموعہ اخلاق آفاق جناب حاجی محمد اسحاق صاحب
ناظم ومولینا ابو سراج صدر الواعظین مولوی نظام الدین احمد صاحب
سفیر انجمن ہدایت الاسلام

ناگزار محمد رفعت اللہ بدایونی منیجر اسلامیہ بک ڈپو جنرل کمیشن ایجنسی نے
شایع کیا۔ اور
مطبع حامی الاسلام دہلی میں طبع ہوا

قیمت فی جلد ۲ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناظرین کو واضح ہو کہ اسلام جسنے چند سال میں اپنی ترقی سے کلام اللہ شریف کا
اعجاز تمام عالم کو دکہا دیا۔ آجتک باوجودیکہ بڑی بڑی فصحا و بلغا عرب و عجم کفار گذر گئے
لیکن کسیکو کلام اللہ شریف کے مقابل قلم اوٹہانیکی مجال نہوی اب دیانندی چیلے
جنکے ویدوں مین سوائے دیوتا پرستی کے کچہہ بھی نہیں اردو میں شین و قاف بھی درست
نہیں۔ آج تیرہ سو برس کے بعد اوسکے مقابلہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ ایک تو اپنی اردو
زبان میں ایک پارہ تصنیف کرکے رہ گئے دوسرے بڑے مہاشہ پنڈت بھوجدت
جی نے مسئلہ نیوگ کے زور سے ایک کندہ ناتراش مسلمان کے قلم سے کام لینا چاہا تھا
اور یہہ لمبی داڑہی والے عقل کے ادہورے گانٹہہ کے پورے سمجھے تھے کہ اس سے ایک
پوتر پتر پیدا ہوکر فصاحت و بلاغت کے میدان میں خم ٹہوک کر کلام الٰہی کے مقابل مین
اکڑا ہوگا۔ پھر کیا ہے ہم بھی ہیں پانچوین سوارون میں بھلا ایسے عقل کے دشمن سے اتنا
تو کوئی پوچہے کہ اسلام کے خلاف میں آغاز سے ابتک تیرہ سو سال کے عرصہ میں قلم سے
علم سے تیر سے تلوار سے جان سے مال سے کسنے کمی کی ہے جسکو آج مہاشہ جی پورا کرکے کامیاب
ہو جائینگے۔ بجز اسکے کہ لمبی داڑہی والے احمقون کی فہرست میں اپنا نام درج کرانا چاہتے
تھے سو ہوگیا۔ تمام ہندوستان نے دیکھہ لیا کہ **الہدایت** نے آپکی اس دو ورقی کتاب کی
کیا کیا جتہڑے بکہیرے ہیں اب ہم آپ کے ہزلیات قران جدید اور اوسکے جواب کو
الہدایت سے نقل کرکے بصورت رسالہ پیشکش ناظرین کرتے ہیں۔ وہو ہذا۔

آریون کا قرآن مجید سے مقابلہ کرنا عبث ہے

بیچارے آریہ اور اون میں مہاشے بھوجدت جی کس مصیبت میں گرفتار ہیں
قرآن کے مقابلہ کیلئے ایک نہ ایک نیا شخص پکڑ لاتے ہیں پھر انکو اس سے زیادہ اور
کیا ارزان سودا ملسکتا ہے۔ گھی کی تلی ہوئی کچوریان کہانیکو اور مال اسپر مفت
اوسپر نیوگ کی بدولت نت نئی ماہ پیکرین نقدی کے لئے بھی دس پانچ تو ملتے
ہی ہونگے۔ پہر لطف یہہ کہ آریہ دہرماتما تو عربی کا ایک لفظ بھی نہیں جانتے اوسنے جو
چاہا دہر گھسیٹا اور آریہ مہاشون میں شیخیان بگھارنی شروع کردیں یہ بیچارے
جانیں کیا اسپر جب نمایشی لب لہجہ سے پڑہ دیا تو چارون طرف سے جے جے کی آوازیں
آنے لگیں۔ بھوجدت جی نے صبح ہی کو وہ مہمل جملہ بارہ مصالح کی چاٹ دیکر مسلمانون
کے لئے چہاپ دئے کہ جو آریہ دیکہتا ہے دہوتی پکڑ کر خوشی میں آکر تالیان بجا بجا کر
ناچنے لگتا ہے اور کہتا ہے واہ مہاشے جی یہہ سب آپ ہی کی بدولت ہے ایسے دو چار
بھی آریہ دہرماتما اور ہون تو ان مسلون کو آریہ ورت سے بھگادین اور انکا سارا گمان
غلط کردیں۔ پھر جہان اوسکی عربیت کی قلعی کہلی تو بہوجدت جی نے اسکو گالیان
دیکر بُری طرح سے نکالدیا:۔

چھ روز پہلے بیچارے عبد السلام کو اِس خوشامد میں پہانسا اور ان سے کیا کیا
وعدے کئے مگر وہ تو در اصل سچے مسلمان تھے۔ بھوجدت جی کے گھر کا کچا چٹھا دیکھنے گئے
تھے۔ آخر انہون نے بھی بہوجدت جی کو دہتا بتائی بھوجدت جی ریش دراز جھٹکارتے
رہ گئے۔ اب سُنا ہی کسی ملان غلام حیدر کو پکڑ لائے ہیں۔ ہم تھوڑے دن اسلئے

ساکت رہے کہ غریب کچھہ کہا پی لے اور جسنے بھر بھوجدت جی کو مسلمانی تخم حاصل کرنے
کیلیئے اونکی خاطر مدارات پر مجبور کیا ہی یہہ غریب کچھہ دنوں تک تو منہ اوڑہا اب
ہم اونکی عربی دانی کی قلعی کھولے دیتے ہیں۔ مگر ہاتھہ جوڑ جوڑ کر جو یہہ کمبخت پیغام بھیجتے
رہا ہے کہ ذرا توقف کرو کوئی دن جاتا ہے کہ میں اپنے ساتھہ ایک مہارانی کو بھی لاتا ہون
اسلیئے کچھہ مدت ہم اونکو اور مہلت دیتے ہیں۔ لیکن بھوجدت جی مہاراج برا نہ مانو تو عرض
کردن۔ ہمنے لڑکپن میں کسی کتاب میں دیکھا ہو کہ لمبی ڈاڑھی حماقت کی نشانی۔ اگر
آپ اس کہاوت کے مصداق نہیں تو آپ کیون آریون کے روپلے پیسے اور یہہ
لڈو پیڑے ان چند مہمل جملون کےلئے صرف کرتی ہیں آپ کسی عربی کے اخبار یا کتاب کو
جو عیسائیون کی تصنیف ہے کیون نہیں قرآن کے مقابلہ میں پیش کر دیتے بلاسے اسکی
عبارت صرفی نحوی قواعد کے لحاظ سے تو فاحش اغلاط سے پاک ہوگی۔ آپکے نزدیک
جو عربی لکھہ سکے یا بول سکے وہی قرآن کا مقابلہ ہے؟ مہاراج مکہ کے کفار اور عرب کے
مشرک تو بہت فصیح و بلیغ تھے۔ مگر وہ جوہر فصاحت جانتے تہے اور حیا و شرم بھی رکھتے تہے
کسلیئے گنگا اور جمنا کا پانی نہیں پیا تہا۔ انہون نے کبھی قرآن کے مقابلہ کا قصد کیا
ہان لڑنا مرنا یہ آسان کام تہا۔ مگر قرآن کا مقابلہ اس سے ہزار درجہ بڑہکر تھا۔

آریون کے پیشوا ملا غلام حیدر صاحب کی عربی اور اس کی قلعی

ہر کلام موضوع یا حرکات و اشارات موضوعہ انسان یا متکلم کے مافی الضمیر تبلانے
کیلیئے مقرر کیئے جاتے ہیں اب اس مافی الضمیر کے ادا کرنے میں اعلی مرتبہ وہ ہی جو مناسبات مقام
و حال کو رعایت مستعمل اور شیرین الفاظ میں ادا کیا جاوے اور اس سے بھی بڑھکر وہ ہی کہ

انسانی افکار جسکا نتک پرواز کرین جو کچہہ اس کلام میں اسرار اعجاز رکہے گئے ہیں ان کو خیال کر کے اس کلام کی مانند کلام کر سکین۔ اس کو اعجاز کہتے ہیں یہہ بات بحمد اللہ قرآن مجید کو حاصل ہی جو لوگ اسلام میں داخل نہ تہے۔ مگر خداداد سلیقہ سے کلام کی خوبی اور اسکے اسرار بلاغت و قوالیب بلاغت کو سمجہہ سکتے تہے ایک دو نہیں سیکڑون نے قرآن کے اعجاز کا اقرار کیا اور اگر مخالف نہ مانین تو اوسکے سامنے ہم بہت سی شہادتیں پیش کر دینگے اور آجکل بہی شام و بیروت میں ایک دو نہین سینکڑون یہودی اور عیسائی اعلیٰ درجہ کے عربی دان اور عربی میں عمدہ نظم و نثر لکہنے والے موجود ہیں انکے رسالے اور اخبارات فصیح عربی میں نکلتے ہیں وہ بہی اسبات کے معترف ہیں۔ مگر ایک کوڑ مغز جاہل نے چند جملے عربی کے بولنے سیکہہ لئے ہون اسپر وہ ہندی ہو اردو میں چار سطریں لکہنے کا بہی سلیقہ نرکہتا ہو نہ اسمیں کلام کی خوبی و حسن کے سمجہنے کا قدرت نے مادہ رکہا ہو وہ چند منڑے بسے ایسے عربی کے جملے لکہہ کر جن سے عربی والوں کو گہن آتی ہو دعویٰ کرے کہ میرا کلام قرآن کے برابر ہے کیا اوس مجنوں سے کم ہے کہ سر پر ایک ٹوٹی ہوئی ٹوکری رکہکر کسی صندوق پر بیٹہکر یہہ دعویٰ کرے کہ میں شہنشاہ ایڈورڈ ہون۔

آریہ مہاتمے اول ان جملون کو شام و بیروت کے عیسائی و یہودی عربی والونسے پوچہیں اگر وہ اسکو عربی بہی کہدیں تو ہمارا ذمہ فصاحت و بلاغت تو در کنار ہان ایسی عربی ضرور ہے کہ جیسا کوئی ہندی عرب میں گیا اور اونٹون کے قافلہ میں جو ایک کی مہار دوسرے کی دُم میں بندہی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ چلا جا رہا تہا کہ اوس کا اونٹ کی مہار لوٹ گئی تو آپ سار بان سے فرماتے کیا ہیں یا ودن یا بدون عنق اونٹون رہی لوٹنون عربی ساربان اس نئی عربی کو کیا خاک سمجہتا آیا اور پوچہہ کر چلا گیا

مگر یہہ حضرت ہیں کہ اسی ترانے کو رٹ رہے ہیں اتنے میں ایک ایسے صاحب بھی ملے جو دونوں زبان جانتے تھے انہوں نے سار بان سے اسکا ترجمہ کیا تب حضرت بدو بھی بھی اور اسکے جملوں کو یاد کرکے گاتے ہوئے چلے جسپر ہندی صاحب کو بڑی خجالت دامنگیر ہوئی:۔

اور ادنےٰ مرتبہ کلام کا حیوانات کے اصوات ہیں گدہے بھی اپنے بچونکو ڈھیچوں ڈھیچوں کرکے بلا ہی لیتے ہیں۔ یا گھوڑا ہن ہنا کر پانی دانا مانگ ہی لیتا ہے۔

آریہ مہاشے تقدیر کے ہیٹے تو تھے ہی مگر عقل کے بھی کورے ہیں۔ قرآن کے معارضہ کے لئے لائے بھی تو کسکو ایک مدرسہ کے کج مج زبان ژولیدہ بیان لونڈے کو جسکی عبارت پر اوستاد نے اسکو مدرسہ سے نکالدیا ہوکہ جا تیرا کالا منہ میں پڑھاتے پڑھاتے تھک گیا مگر تو ... ہی رہا اور وہ آریوں کے ہتے چڑہ گیا جنکو عربی اور اردو میں کچھہ بھی تمیز نہو پر وہ گھانس دانا کہا کر جسقدر بھی ڈھیچوں کرے کم ہے۔ لالہ بھوج دت جی ذرا سامنے تو آؤ اور کان تو لاؤ تمنے تو مان لیا کہ یہہ عربی قرآن کی برابر فصاحت و بلاغت کا رتبہ رکھتی ہی۔ اب جو کچھہ عربی قواعد عربیہ سے اس صوت الحمار پر اعتراضات پڑتے ہوں اگر اسکو دنیا بہر کے عربی دان مان لیں (اگر مان بھی لیں تو بھوجدت جی کو کیونکر باور ہو خدا کے فضل سے نہ خود عربی جانتے ہیں نہ آریوں میں کوئی عربی دان ہی) تو تبلاؤ اس ریش دراز کو کیا کہا جاوے خیر اور کچھہ نہو تو تیل (وہ بھی کریسین) ڈالکر ہولی کے دن چراغ کو دکھلا دیجئے۔ مگر شرم چہ کتی است کہ پیش مردان بیاید۔

لو سنو اور گنتے جاؤ۔ قولہ (۱) ایھا الانسان الضر فوائن اللّٰہ الجھیم الذی جعل الکعبہ واور دشلیمۃ محدود والیکون مسجدا الیھود

وجیبالین ترجمہ - اے لوگو پھر جاؤ خدائے مجسم سے ایسے خدا سے جو گردانا گیا ہے
کعبہ اور شہر بیت المقدس میں محدود تا کہ ہو سجدہ گاہ یہود اور محمدیون کا -
جو کچہ اس نے اردو ترجمہ کیا ہے - ذرا بتلائے تو سہی کہ وہ اس عبارت سے
مفہوم بھی ہوتا ہے کہ نہیں ؟
اگر عربی دان کہدیں کہ ہرگز نہیں پھر میان کے سر پر اتنے اردو کے جوتیاں اور
پوریاں نکلجائیں - پھر جسکو اسقدر بھی تمیز نہو کہ وہ اپنے مافی الضمیر کو عربی میں ادا
بھی کر سکتا تو عربی معلوم -
اب لیجئے اول تو النسان صیغہ مفرد - پھر انصرفوا اسکے لئے صیغہ جمع پھر الذی
جعل الکعبہ الخ کے جب یہ معنی ہوئے کہ ایسے خدا سے جو گردانا گیا ہے - تو صلہ الذی
کیطرف ضمیر کہان گئی - پھر اگر جعل صیغہ معروف مان لیا جاوے تا کہ ضمیر راجع صلہ کی
طرف ہو تو کعبہ او رشلیم کا محدود ہونا ثابت ہوگا جو جعل کا مفعول ثانی ہے نہ کہ اللہ پھر
خدا کو کسنے سجدہ گاہ بنایا ہے ہاں کعبہ اور یروشلیم کو تو ضرور سجدہ گاہ بنایا ہے جسمیں
کوئی پھر قبح نہیں نہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محمدی اور یہودی خدا کو کعبہ اور یروشلیم
میں مقیم و ساکن مانتے ہیں اور اورشلیمتہ آپکی کونسی خالہ ہیں یروشلیم تو ضرور رہی پھر
جتبرملین کس زبان کا کلمہ ہے اور اسکے معنی کیا ہیں - یوں ہی کچہ ریان کہا کر حرام کیں -
قولہ بل انتم ترجعوا الی اللہ الذی خلقکم لبقتھم وانزل الوبدمع
البدع الخلق لیعلمکم علم السماء والارض وما فیھا لعلکم تعقلون
کیون بھو جدنت جی یہ عبارت اگر صرفی نحوی قاعدہ سے بھی غلط ٹہر جائے تب تو قران مجید
کی بلاغت و اعجاز کا اقرار کروگے - مگر تمہاری گھٹی میں تو گائے کا پیشاب ملایا گیا ہے -

تم اور حق بات کو مانو۔ اگر ایسے ہوتے تو برہمن اور ہندی نژاد برہمن نہیں۔ لوسنتے اور گنتے جاؤ۔

اول۔ جناب والا! اول جملون میں تو آپنے الفرقوا امر کا صیغہ استعمال کیا تھا اب بل انتم ترجعوا کیا صیغہ ہے ترجعوا کے معنی بلکہ تم رجوع کرو۔ مضارع کا صیغہ امر کے معنی یہ غلام حیدر نے کس سے سیکھا اور کسنے اسکو پڑہایا۔ اسپر قرآن کے مقابلہ کا حوصلہ کہنا ارجعوا چاہیے تہا:۔

دوم۔ جب آریہ کے اصول وعقاید کے بموجب خدا عدم سے کوئی چیز موجود نہیں کرسکتا تو عدم سے ہست کرنا آریہ کے نیموں کے خلاف ہے۔ بلکہ وہ چند چیزون کو جوڑ دیتا ہے تو پہر خلقکم اور وہ بھی بلفظ تم کس طرح سے صحیح ہوسکتا ہے:۔

سویم۔ دانزل الوید مع ابدیع الخلق۔ تو عجیب فقرہ بلاغت وفصاحت کو سانچے میں ڈہلا ہوا ہے۔ اول اسلیئے کہ وید پر الف ولام دوم مع ابدیع الخلق مع بمعنی من۔ سوم بدا کی جگہ بدع چہارم البدع پر الف ولام پہر اسکی الخلق کیطرف اضافت۔ ای جناب یون فرمائے من بدء الخلق:۔

چہارم۔ اب جناب والا کے نزدیک دو اللہ ٹہیرے ایک تو وہ جسنے کعبہ اور شلیم کو محدود بنایا دوسرا وہ جسنے وید نازل کیا۔ اول سے انحراف دوسرے کی طرف رجوع یہ وہ تعلیم الہامی ہے۔ جسکی زبان بھی گوزخر سے زیادہ بے ہنگم ہے:۔

پنجم۔ ویدکے المتیں نے آسمانون اور زمین اور انکے اندر کے علوم سکہانے کا دعویٰ کیا مگر ویدون میں انسان کی سعادت وشقاوت کے احکام بھی نہ سکہائے اور فنون میں سے پرانا جہگڑا جو چرخ چون کرتا ہوا چلتا ہو وہ بھی بنانا نہ سکہایا۔ سچ ہے بہیک کے

ٹکڑے۔ اور بازاروں میں ڈکار۔ اللہ رے تیری لن ترانیاں۔ انہیں باتوں پر تو ہندی
لوگوں کے سروں پر بیرونی لوگوں کی جوتیاں پڑتی رہیں اور ہمیشہ پڑتی رہینگی۔

(۴۴) میں نے جو ایک آیت تصنیف کی ہی۔ اسکے چند فقرے نقل کرتا ہوں۔
علی القابلۃ البقرۃ جسکے معنی غلام حیدر لکھتے ہیں بقر کے مقابلہ میں یعنی گئو ماتا یا بیل
باوا کے مقابلہ میں۔ ہمی غلام حیدر اچھے احمق ہاتھ لگے ہیں۔ اسکے معنی کیا ہیں فالو
بلناو ہمع الشھد المم الشھداء معرف بالام پہر وہ کم کیطرف مضاف کیا۔

کہتے ہیں پھر یہ وو فی التعصب ترکیب میں کیا واقعہ ہوا ہے اسکو بھی بیان فرمائے
الم تراکیف گراسکا صلہ بدار و نہ الی نہ کچھ اور فی ازمنۃ القدیم ازمنہ موصوف قدیم صفت
نہ جن کی تعریف و تنکیر میں نہ تانیث و تذکیر میں مطابقت یوں کہنا چاہیے تہا۔ فی
الازمنۃ القدیمۃ ہمعو ذات الفصاحۃ۔ فصاحت و بلاغت کی لکڑ لو کہ
آریہ کے بزرگوں نے عربوں پر حکومت کی تھی۔ غلط گر معودات کسکی جمع ہے اور فصاحت
کی لکڑی کے کیا معنی۔ یمجا ی فی قلوب الھنود ہندوں کی زبان مچھلی کیطرح ہندوں کے
دلوں میں تیرتی پھرتی ہے۔ کیوں جناب زبان منہ میں تیرا کرتی ہے یا دلوں میں
یعنی پیٹوں میں۔ ٹھیک پہلے قدیم ہنود آریوں کے پیٹ کیا تھے بڑے بڑے بحر تھے
جنمیں مچھلیاں تیرتی پھرتی تہیں۔ کیوں بھو جدت جی اتو خوش ہوی کیا تمہارے
دادا جان کے پیٹ شریف میں مچھلی کودتی پھرتی تھی۔ غریب غلام حیدر کیا جانے معلوم
اور کیا کیا کودتا پھرتا تھا۔

یہ تین نمونہ تو مولوی غلام حیدر صاحب کے قران جدید کے نمبر ۳۔ ۸ رفروری
سنہ ۱۹۱۰ء کے تھے غلام حیدر صاحب مہربانی فرما کر ان اغلاط فاحشہ کا جواب دیں

اور اگر انصاف ہی تو صاف اقرار کریں کہ مجھ سے غلطی ہوئی۔

اب ہم حضرت کے سورہ فاتحہ بمیہ کیطرف رجوع کرتے ہیں اول بسم اللہ ملاحظہ فرمائے۔ بسم الاوم ا نجی ا یموت اول یہ فرمائے کہ گو اسلامی بسم اللہ کا آپ سرقہ کیا۔ مگر اوم کس زبان کا کلمہ ہے جسپر آپ نے الف لام داخل کر دیا وید والنے اس کلمہ کا ثبوت دیجئے کہ انمیں بھی یہ کلمہ ذات باری کیلئے آیا ہے یا بعد کا تراشیدہ اگر یہ اسم ذات ہی تو الف لام کیسا اگر نکرہ ہے اور نیز آپکی تحریر سے ثابت بھی ہوتا تو ذات باری کے لئے کوئی ایک علم ہی چارون ویدون سے ثابت کر دیجئے ور یقین کر لیجئے کہ ویدوں کی تصنیف کے زمانہ تک ذات باری کے لئے کوئی بھی لفظ نہ تھا۔ جس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہی کہ اسوقت دیوتا پرستی کی ہی جال میں آریہ پھنسے ہوئے تھے۔ پھر جملہ صفات مین سے الحی کی خصوصیت کیا تھی کیا اوم کو لوگ مردہ سمجھتے تھے۔ پھر ا یموت کے کیا معنی ! غالباً یموت ہوگا۔

(۱) الحمد الاوم رب الانام عصر یہ عصر ترکیب میں کیا ہی اوم سے بدل یا رب الانام کی صفت ہے یا کچھ اور ہے۔ ہر صورت میں معنی فاسد ہیں:۔

(۲) کیوں جناب اوم جو حمد کا مستحق ہے۔ اسکی ربوبیت انام عصر کے ساتھہ مخصوص انام انسان حیوان اور دیگر مخلوق کو عرب میں نہیں کہتے۔ پھر تمام مخلوق اسکا ترجمہ آپ نے کہاں سے کیا۔

(۳) وصف یا وصاف الاوم من امن بہ قد تدخل النعیم جنتک آ اوم کا وجود ہی مخاطب کے سامنے ثابت نہیں کیا نہ ربوبیت عامہ بلکہ انسان کا رب ثابت کیا تو اوم کی حمد کر کے اوم کو اوصاف اوم کے ساتھہ موصوف کرنا کس طرح صحیح

کر دیا یہ تو وہی مثال ہوئی کہ ارے تو لوکر کسکا۔ جواب دیا کہ جسکا گھوڑا۔ گھوڑا کس کا جسکا میں لوکر ایسے کلام کو اگر مہمل نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ جو اوم پر ایمان لایا وہ نعیم میں داخل ہوا۔ وہ آپکے ہاں کونسے نعیم ہیں اور کس وید میں ان کا ذکر ہے اور کس وید نے اوم پر ایمان لانے والے کے لئے نعیم عطا فرمائے ہیں انصاف کرکے ویدوں کے منتر حوالہ میں لکھیے اور ترجمہ لفظی لکھیے مرادی معنی کا اعتبار نہو گا۔

اے جناب ویدوں مین تو دیوتاؤں کی پرستش اور ان سے دعا و سوال کے سوا کچھہ بھی نہیں۔ یہانتک کہ اوم پر ایمان لانیوالے کیلئے نعیم اور مشرک کیلئے جحیم کا بھی ذکر نہیں۔ اب اوم اگر اللہ کے معنی میں ہی مسلمان ایمان رکھتے ہیں یا آریہ اوم جیسے اور سیکڑون لاکھون واجب الوجود تسلیم کئے بیٹھے ہیں :۔

ذرات نہ اوم نے پیدا کئے نہ اوم اونکو فنا کر سکتا ہی جسطرح اوم ازلی ابدی ہے اسیطرح یہ بھی ارواح نہ صرف ارواح انسانی بلکہ ارواح حیوانات جو کرو ڑو ں سے بھی زیادہ ہیں وہ بھی اوم کیطرح ازلی و ابدی۔ نہ اوم نے انکو پیدا کیا نہ اوم انکو فنا کر سکتا ہے اپنی ذات اور وجود میں اوم سے مستغنی پھر اوم کے سوا ان چیزون پر ایمان لانے والے آریہ لوگ مشرک ٹھیرے یا نہیں۔ اور اوم کے اوصاف ہی کیا رہ گئے نہ وہ کسیکا پیدا کرنیوالا نہ فنا کرنیوالا نہ کسیکو بغیر اوس شے کے اعمال کے نتایج کے کچھہ سزا دینے والا نہ کسیکا توبہ و استغفار پر جرم معاف کرنیوالا اب لاکھون کروڑون واجب الوجودون میں سے اگر کوئی اوم پر ایمان بھی لایا تو کیا نتیجہ جسکے قبضہ مین نہ نعیم نہ جحیم کیونکہ جناب والا اگر کوئی ذرات پرست یا ارواح پرست آپکے مقابلہ میں کھڑا ہو جائے

اور جو صفات آپ ادم کے لیے ثابت کرتے جاتے ہیں وہی ان واجب الوجودون کے لیے بھی ثابت کرتا جائے تو آپ کر کیا سکتے ہیں (غلام حیدر موت قریب ہے کس گڑہے میں گرے ہو چند پیون پر ؟)

(۳) لا یعرفہ الاذعان ولا الاوہام الباطلۃ التی یجد دون الادیان

بھی قافیے تو اچھے ملائے ہیں اسکے ساتھ یہ بھی ملا دو حیدر کی دوکان۔

کیون جناب اذعان مذکر اور اوہام وہم کی جمع مونث جسکا صلہ آپنے التی ذکر کیا ہے مگر ان دونوں کی لا یعرف فعل مذکر میں کسطرح سے مشارکت ہو سکتی ہے۔ ذرا اس قاعدہ کا بھی حوالہ دیجیے شاید لا یعرف کو خنثی مشکل کہا جاوے پھر الباطلۃ اوہام کی صفت التی اوس کا صلہ مونث مگر یجدون صیغہ جمع مذکر یہ کس عربی کا محاورہ ہے۔ اردو میں اسکی مثال ایسی ہے۔ جمنا بائی جو ایسے کام کرتے ہیں واہ رے عربی دانی اسپر دعوی بلاغت۔ اب اور سنئے کیون جناب جب ادم کو اذعان یقین بھی نہیں پہچان سکتا تو اسپر ایمان لانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ایمان اور اذعان قریب المعنی ہے گویا یہ معنی ہوئے کہ ادم پر ایمان نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ فرمانا تو قدرے ٹھیک ہے کہ اسکو اوہام باطلہ نہیں پہچان سکتے جیسا کہ آریہ کے اوہام باطلہ ہیں۔ حضرت اوہام کے ساتھ اور لا کہون واجب الوجود بنا دے مگر اسکی کیا خصوصیت کر وہ اوہام باطلہ نہیں پہچان سکتے جو نئے دین بناتے ہیں۔ جیساکہ آریہ گردہ اوہام باطلہ جو نئے دین بناتے ہیں وہ ادم کو پہچان سکتے ہیں۔ جناب یجدون کی جگہہ کچھہ اور لفظ فرماتے تو بہتر تھا کسلئے کہ تجدید اور بات ہے اور اختراع اور بات کسلئے کہ تجدید کے معنی جو آپنے لکھے ہیں کہ پیدا کیے (کیون کہو پیدا کرتے ہیں)

غلط ہیں۔

(۴) یعبدون حق عبادتہ ویامرون امرمعروفا الذین یومنون بالاوم

دبسا انزل الیکم او سبحان اللہ کیا کہنے ہیں یہ تو فرمائے یعبدون کا فاعل کون ہے۔
اگر فرمائیں ضمیر تو مرجع مذکور نہیں۔ اول تو صرف اذعان اور اوہام تھے نہ اذعان یعبدون
کا فاعل ہو سکتا ہے نہ اوہام اگر کہیں الذین جو بعد میں مذکور ہے تو یہ بھی ٹھیک نہیں
اب اور سنئے اول تر اوم کی عبادت اور وہ بھی حق عبادت کون کر سکتا ہے۔
آریہ کے ہاں تو صرف سندھیا اور کچھ گھی جلانا ہی عبادت ہے اگر بھی حق عبادت ہے
تو خیر مگر وید میں تر اوم کی عبادت کا طریقہ بھی بیان نہیں کیا پھر اب کیا بنے گی۔
دیانند جی نے بہت کچھ جان توڑ کر کوشش کی مگر پنچ یگیہ کا ویدوں سے ثبوت
نہ دے سکے آخر وہی شت پت برہمنا جسکو ویدوں سے خارج کر چکے ہیں کام آیا۔
اچھا یہ بھی صحیح مگر یامرون امرمعروفا میں نکرہ لا کر پھر ظاہر کر دیا کہ امر بالمعروف
میں کوئی امر معروف بھی کر دیگا تو بری الذمہ ہو جائے گا اور ینہون عن منکر کا ذکر تک
بھی نہیں جو کچھ ہو ہوا کرے۔ عبادت میں حق عبادت کی قید اور امر معروف میں یہ
آسانی یہ کونسے الہام کا مقتضے ہے:۔

اگر الذین جدا جملہ مانا جاوے جیسا کہ سیاق عبارت تبلا رہا ہے تو پھر اس مبتدا
کی خبر ندارد (۵) ان الذین یوءمنون من اسواء الطیقکم انما الھدیان
المستقیم۔ اس کا ترجمہ جو لالہ غلام حیدر صاحب نے کیا ہے وہ تو المراد فی بطن الشاعر کا
مصداق ہے۔ مگر ہم اس اصل عبارت پر بحث کرتے ہیں اول یوءمنون کا صلہ ندارد
جو ب کے ساتھ ہوتا ہے۔ امن یہ ومن بہ پھر من اسواء کیا ہے آمن کا مفعول ہے

یا کیا ہی۔ پھر الطریقکم الطریق معرف باللام اور اسکو کم کی طرف مضاف کیا ہے
اگر اس عبارت کا لکھنے والا میرے پاس ہوتا تو خوب کان گرم کرتا۔ پھر اس ان کی
خبر کچھ نہیں بظاہر انما الھیذیان المستقیم ہوسکتی ہی جسکے معنی یہہ ہوئے کہ جو
تمہارے طریق کے سوا ایمان لاتے ہیں وہ محض ہذیان ہے۔ بہت خوب بات
حق یون منہ سے بے اختیار سرزد ہوجایا کرتی ہے بے شک آریہ جو ادم پر ہمارے
طریقون کے خلاف ایمان رکھتے ہین وہ ہذیان ہے:۔

مگر ہذیان کی صفت مستقیم بھی قابل داد ہے۔ کیون نہو آریہ کو اپنے ہذیان پر استقامت
ہے برسون سے دیانندی لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں پھر یہہ جملہ صراط الذین انعمت
علیھم عجب بے ربط ہے خیر قرآن سے چوری کرکے بے موقع ہی لے آئے:۔

(۶) المتفرقین کے معنی آپ لکھتے ہیں کہ ڈالدیا انہون نے تفرقہ پہلے ماننس لازمی
اور متعدی فعل کی بھی تمیز ہے؟ مفرقین کی جگہہ متفرقین۔

(۷) کفروا ایۃ من ایات الوین کفروا کا صلہ بھی ب ہوتا ہی کفروا بہ۔ یکفر بہ۔ مگر
کون سے وید کی ایک آیت کا بھی منکر گمراہ ہی۔ وید کوئی خاص کتاب نہیں چار وید بھی
سناتن دھرم کے نزدیک سنگتا اور براہمنا دونون وید ہیں اور اس بات کو پنڈتون
نے دیانندجی کے مقابلہ میں شہر بنارس میں بڑے زور شور سے ثابت کردیا ہے
برخلاف آریہ کے کہ وہ صرف سنگتا کو وید مانتے ہیں اس صورت میں تو وہ ایک کے
کیا بلکہ لنصف سے زاید آیات وید کے منکر ہیں اب کہو تمہارے جدید قرآن کے
بموجب وہ گمراہ ہیں کہ نہیں۔ واہ لالہ جی آریون کا کیا ہی کرانکو گمراہ بنادیا۔ لو
بھوجدت جی اب تو خوش ہوئے:۔

یہ مولوی غلام حیدر صاحب کے ہذیان مستقیم کا نمونہ ہے اگر ہماری اعتراضات کے جواب دینے کے لئے غلام حیدر اور انکے مددگار تیار ہوجاویں اور کسی عربی کے ادیب کی روبرو مقدمہ پیش ہو پھر اگر وہ یہہ کہدے کہ اس شخص کو عربی میں دو سطر لکھنے کی بھی لیاقت نہیں۔ نراقل اعوذ یا روزی کا مارا ہے۔ کبھی عیسائی بنتا ہے کبھی آریہ تب تو عبنوح دت جی قایل ہونگے۔ مگر قایل ہونیکی امید رکھنا فضول اوسی جلاہی کے کونچی پر ہاتھہ پھیر کر کبھی جلاہے کا تلازمہ باندہنے لگیں گے۔ کبھی بے تکے سیٹھان سنا ئینگے۔ پھر بھی غنیمت ہی آخر ہمارے بزرگوں کی سسرال ہی۔ ہندؤں کے یہان اس رشتہ سے گالیاں ہی دیا کرتے ہیں اور حق بجانب بھی ہے:۔

جب انہوں نے گالیوں کا خزانہ ہی دیدیا تو اب گالیاں بھی نہ دیں مسلمان ناحق برا مانتے ہیں یا غلام حیدر احذر وتفکر فانک اشتریت الدنیا الدنیة بالدین نما ربحت تجارتک ان الانسان علی نفسہ بصلوۃ ولو القی معاذیرہ ان السعادۃ والشقاوۃ من اللہ العزیز الحکیم اللھم انی اسئلک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتے اعلم انہ لا یصیبے الا ما کتبت لی ورضا من المعیشۃ بما قسمت لی آمین ؎

ایک غیرت مند شکم پرست نیم ملان نے جو ایک آریہ سے روٹیان کمانی کیلئے
ایک نیے قرآن بنانے کا شغلہ نکال رکھا ہے۔ قرآن میں جو سو سے زیادہ علوم ہیں وہاں تک تو میاںجی کے ذہن کی رسائی بھی نہین صرف قرآنی جملون کو الٹ پھیر کر چند فقرے جاب دیتے ہیں۔ اوپر اڈیٹر مسافر آگرہ لغلین بجاتا پھرتا ہے ان لفظون کے ہیر پھیر میں بھی اس نیم ملان سے اسقدر اغلاط فاحشہ سرزد ہوئے ہیں کہ جیسے صرف نحو

پڑہنے والے طلبا، ہنستے ہنستے لوٹ جاتے ہیں۔ باقی صلات و روابط کے اغلاط توبیشمار ہیں۔ جنمیں سے چند اعتراضات الہدایت میں کئی بار طبع ہوئے۔ جنکو ملان جی شربت کے گھونٹ کی طرح پی بیٹھے مگر ہمنے بھی قصد کر لیا ہے کہ بیچارے کا روزگار بھی ہے ذرا جھک مارنے دو۔ یہہ تو گویا اسکو اصلاح دینا اور فن ادب سکھانا ہے۔ آیندہ کچھ بھی نہ لکہیں گے۔ لیکن اب کا مسافر آگرہ جو ہماری نظر سے گذرا بیساختہ دلمیں خیال پیدا ہوا کہ اس نادان ازلی بدنصیب کو چند اغلاط پر پھر بھی متنبہ کیجے شاید شرمندہ ہو کر اپنی دو چار روپیہ ماہوار کی کوئی اور نوکری تلاش کرلے۔ مسافر آگرہ جلد ۶ نمبر صفحہ

ملان کا قران (۱) ان الذین کفروا وکذبوا بایاتی جهداً فلهم اجرهم بما کسبت وعلیکم بما کسبتم ان کنتم تعلمون ؕ:۔

ترجمہ ملان جی تحقیق جن لوگوں نے انکار کیا اور جھٹلایا میری آیتوں کو جان بوجھکر۔ (یہہ جهداً کے معنی ہیں حالانکہ جہد کوشش کو کہتے ہیں نہ جانبے بوجھنے کو) پس انکے واسطے ہے۔ اجر اس چیز سے کہ کمایا انہوں نے اور تم پر ہے وہ چیز جو کمایا تمنے اگر ہو تم جانتے۔ عربی کی قابلیت تو تھی مگر ملان جی نے جو کچھہ اُردو میں قابلیت حاصل کی ہے وہ بھی قابل داد ہے اپنی گھڑی ہوئی عبارت کا ترجمہ بھی نہ کر سکے بلکہ صحیح ترجمہ محاورہ عربی کے مطابق یوں ہو گا کہ جن لوگوں نے کوشش کر کے میری آیتوں کا انکار کیا اور انکو جھٹلایا ان کو عمدہ اجر ملیگا۔ انکے عمل کے سبب (کیوں نہو کام بھی عمدہ اجر کا کیا ہے) اور تم پر اے (آریہ) مخاطبین تمہارے برے اعمال کا وبال ہے:۔
لهم نفع کے لئے اور علیهم علیہ مضرت کے لئے محاورہ عرب میں آتا ہے مگر ملان جی تو چون بیاید ہنوز خر باشد کا مصداق ہی رہے:۔

۹۲۵ ع

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ میزند
سگ را بہر من خشم تو بر ماہتاب چیست

قمر

بجواب اشتہار مسافر آگرہ

مولوی محمد یونس صاحب مہتمم انجمن ہدایت الاسلام نے تالیف کیا

اور انجمن مذکور کیجانب سے مطبع
حامی الاسلام دہلی مین طبع کرایا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ

ناظرین دو مہینے گزرے کہ ہمارے ایک مسلمان دوست نے کانپور سے
ایک اشتہار ملفوف (جو مسافر کیجانب سے طبع ہوا تھا جسکی سُرخی اسلامی دنیا
اور صداقت کے سر سہرا تھیں) بغرض جواب بھیجا۔ چونکہ اشتہار مذکور بطن مشتہر
جناب مولینا غلام قطب الدین صاحب وکیل و مناظر انجمن ہٰذا عرف پردیسی
جی برہمچاری اپدیشک تہیل ہند کے سوالات کا جواب تھا اور روئے سخن
برہمچاری جی موصوف کی طرف تھا اسلئے مناسب سمجھا گیا کہ جب مولانا
موصوف کارہائے مفوضہ سے فارغ ہوکر واپس ہمارے پاس آویں
اونکی خدمت میں پیش کر دیا جاوے کیونکہ جواب کی عجلت اوس موقعہ پر مطلوب
ہوتی ہو جہان سایل جواب طلبی پر آمادہ ہو (اور جبکہ مشتہر مسافر جواب حاصل
کرنے سے خود گریز کرتا ہے جسکی بین دلیل یہ ہی کہ باوجودیکہ اشتہار کو طبع
ہوئے معتد بہ عرصہ ہوا لیکن آجتک مشتہر نے ہمارے پاس ایک کاپی نہ
بھیجی۔ اگر مشتہر صاحب مرد میدان ہوتے تو بعد طبع فوراً ہمارے
دفتر میں یا ہمارے وکیل صاحب کیخدمت میں ایک اشتہار بھیجدیتے لیکن

اس صورت میں اونکا مطلب فوت ہوتا تہا بدینوجہ کاہیا میں گرد پہوڑ لیا اور اپنے ہمخیال لوگوں میں اشتہارات کو تقسیم کرکے سرخروئی حاصل کرلی۔

اب سنا گیا ہی کہ مسافر اپنے جوابات کے مسکت اور سوالات واہیات کے ناقابل جواب ہونیکی شیخی مار رہا ہی۔ اسلیئے ہم کو ضرور ہوا کہ علی جناح الاستعجال مختصر جواب قلمبند کیا جاوے تاکہ مجیب کی لیاقت وفہم کا صحیح نقشہ ہر خاص و عام پر ظاہر ہو جاوے اور جوابات کی قلعی کہلجاوے لہذا اشتہار کی حرف بحرف عبارت کو قولہ سے لتبیر کرکے جواب کے عنوان سے اجوبہ تحریر کئے جاتے ہیں

قولہ۔ ہمارا نامہ نگار کانپور اطلاع دیتا ہی کہ چند روز سے شہر کانپور میں ایک مجوری واعظ وارد ہیں جو اپنے تئیں پردیسی جی برہمچاری اہیل ہند مہوانی وکیل انجمن ہدایت الاسلام دہلی ظاہر فرما رہے ہیں جو علاوہ زبانی گالی گلوج ودریدہ دہنی کے آریہ سماج کو کچلنے کیلیئے بذریعہ مختلف اشتہارات کاغذی گہوڑے بھی دوڑا رہے ہیں۔

الجواب۔ بیان مذکورہ کی واقعیت اہالیان کانپور پر تو بخوبی ظاہر ہے کیونکہ اون حضرات نے عرصہ تک پردیسی جی کی تقریر ہمہ تن گوش ہوکر سنی ہی جن مسکت جوابات اور روشن دلائل نے آریہ صاحبان کا ناطقہ بند اور چشم غلط بیں میں چکاچوند پیدا کردی۔ تمام سماجیون میں ہلچل اور قصر سماج میں تزلزل ڈالدیا اون براہین قاہرہ کو نامہ نگار مشتہر صاحب گالی گلوج سے لتبیر کرکے آفتاب صداقت پر خاک ڈالنا چاہتے ہیں۔

سبحان اللہ۔ بریں عقل ودانش الخ قطع نظر اسکے ہر صاحب عقل سلیم اس بیان کی تغلیط اور اس مغالطہ کی تردید اپنی خدادا فہم سے کرسکتا ہے۔ اسلیئے کہ گورنمنٹ موجودہ کے عدل وانصاف اور حسن انتظام نے کسی بڑے سے

بڑے لڑنا کا یہ حوصلہ باقی نہیں چھوڑا کہ کسی کو گالم گلوج سے یاد کرے خصوص
علی رؤس الاشہاد مجلس وعظ و میلاد میں اگر یہ بیان نامہ نگار کا معقرون بصحت
ہوتا تو گورنمنٹ عادل ایسی غافل نہ تھی کہ کوئی نوٹس نہ لیتی اور آریہ برادری
ایسی بھولی بھالی و صابر نہ تھی کہ خاموشی کیساتھ گالیاں سنکر ٹھنڈے کلیجہ بیٹھی رہتی
اگرچہ تعصب مذہبی ایسی بری بلا ہی کہ انسان کو (خصوصاً آریہ انسان کو) کسی
وقت خلاف بیانی اور دروغگوئی پر آمادہ کر دیتا ہی لیکن نہ ایسا سفید جھوٹ
حق کو باطل اور دلایل واضحہ کو سب و شتم لکھہ مارا واہ مصر جی افترا بھی کیا تو بے
نہ عقل سلیم اوسکو تسلیم کرے نہ نقل صحیح تائید۔ سچ ہے عیب کردن را ہنر باید۔
آگے نامہ نگار صاحب انصاف کا حق ادا اور صداقت کے سر سہرا بون با
ہیں۔ قولہ۔ منجانب پنڈت باسدیو جی سکرٹری شدھی سبھا اگر برہمچاری
جی سے درخواست تحقیق حق بذریعہ مباحثہ کی گئی تو صدائے برنخاست کا مقا
ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا محض ہوائی مجادلہ ہے۔
الجواب۔ کیوں جناب یہ تو فرمایئے کہ اگر صدائے برنخاست برہمچاری جی کیطرف
سے تھا تو معدو اشتہارات مطبوعہ متعلق شرائط مناظرہ (جسکے چند قطعہ ہما
پاس موجود ہیں) کس نے طبع و مشتہر کرائے تہے اور تسلیم سے اعراض کرنیوا
کون تھا۔ فرط گھبراہٹ میں بوکھلا کر بچیو دوڑیو مار ڈالا بچایو وغیرہ کی دہا
دیتے ہوئے حکام شہر کو کسنے تکلیف دی اور اخفاق حق سے کس نے جان چ
کیوں مہاراج اپنی حالت دوسرے پر لاجمالی بقول مشہور کہیں کی کہیں بات کیا
چلتی ہے خیریت ہی گذری کہ آپ اس ہوائی مجادلہ کے گرد باد میں نہ آگئے ورنہ نمعلو
کتنی مرتبہ پچھاڑ او پچھاڑ کھاتے اور جس پچھاڑ کھانیکی تمنا آپ اگلے قول میں اپنے گروہ
کرتے ہیں وہ آپ ہی کو نصیب ہوتا۔

آگے مشتہر صاحب نے برہمچاری جی کے ٹریکٹون کے متعلق ریویو کرتے ہوئے حسب مقولہ مشہور۔ چون تنگ آمد بجنگ آمد۔ توجہ گورنمنٹ کی دہمکی دی ہی قولہٗ چنانچہ برہمچاری جی کے چند اشتہار و ٹریکٹ ہاے بغرض ملاحظہ روانہ ہیں عمل مناسب فرمایا جاوے اور ان ذات شریف برہمچاری جی کو نیچا دکھایا جاوے چونکہ معائنہ سے آنحضرت کا ایک بھی اس قابل نہ پایا گیا کہ جس کا نوٹس لیا جاوے اور نہ کوئی ٹریکٹ ہی ایسا نظر آیا کہ جس کا جواب باصواب دیا جاوے (اور دیا کیسے جاتا جبکہ آپ کے پاس جواب باصواب تہا ہی نہیں) بنا بر آن اشتہارات کو ردی کے ٹوکرے میں داخل کر کے اور ٹریکٹ ہاے بامید توجہ گورنمنٹ عالیہ ایک گوشہ میں دہر کے ایک قطعہ اشتہار ذیل کو جس سے پبلک میں غلط فہمی کا احتمال ہے زیر جواب لاتے ہیں اور نقلی برہمچاری جی کا ہوش و حواس ٹہکانے لگاتے ہیں اسلیئے کہ آپ اشتہار ہذا میں ہندوستان بہر کے آریہ سماج سے عموماً اور کانپور کی آریہ سماج سے خصوصاً ذیل کا جواب طلب فرماتے ہیں۔

الجواب کیا گورنمنٹ عادل کے ٹریکٹ ہاے اور اشتہارات و اخبارات زیر نظر نہیں ہیں جنہیں آریہ مہاشون نے داد تہذیب دی ہے اور اسلام و پیشوایان اسلام کا حق نمک ادا کیا ہے اگر اونکی فہرست پیش کردن تو ایک ضخیم دفتر ہو جاوے عیان را چہ بیان۔ بالمقابل اگر دیکہا جاوے تو برہمچاری جی موصوف کے ٹریکٹون میں کوئی بات دائرہ تہذیب سے خارج نہیں نہ کوئی ایسی مخل امن عام تحریر ہے جسپر گورنمنٹ کو توجہ کی ضرورت ہو۔ مہاشہ جی کیا تماشہ کہ خود ہی تو چہیڑ چہاڑ کرو اور جب جواب معقول پاؤ تو منہ بنا کر بیٹھ جاؤ و غل مچاؤ سامنے نہ آؤ دہائی تہائی شروع کردو واہ جناب بہی آپ کی حق پسندی ہے کہ مسکت جوابات کو گالی گلوچ قرار دیکر گورنمنٹ کو متوجہ کرنے لگے۔ ایں کار از تو آید و مردان چنیں کنند۔

یہانتک تو مسافر کی تمہید تھی اب جوابات ملاحظہ ہوں کہ برہمچاری جی کے سوالات
کا مطلب مجیب صاحب نے کیا سمجھا اور کیا جواب تحریر فرمائے اور در اصل مقصود
سوال کیا ہے یا تو دیدہ و دانستہ مجیب صاحب بھولے بنگئے ہیں اور بہ تکلف
مطلب سوال کچھ کا کچھ سمجھ گئے یا واقعی فہم رسا کی رسائی وہیں تک تھی۔
درصورت اول حق شناسی ظاہر اور بصورت ثانی قوت فہم سے باہر ہے۔

ناظرین اگرچہ مجیب کا جواب خود اپنے منہ سے اپنی تردید کرتے ہوئے اہل
فہم کے سامنے اپنا وزن ظاہر کر رہا ہے حاجت جواب نہیں لیکن عوام کی
غلط فہمی رفع کرنے کے لیے مختصراً جواب پر تنقیدی نظر ڈالی جاتی ہے تاکہ ان
کی معقولیت ہر خاص و عام پر ہویدا۔ اور آئندہ مجیب صاحب کو دیکھ بھال کر
تحریر کا حوصلہ پیدا ہو۔

سوال۔ وید کتنے عرصہ سے الہامی مانے جاتے ہیں۔

جواب۔ روز ازل سے کیونکہ وید ایشوری گیان ہے ایشور کے ازلی ہونے
سے وید پر بھی ازلی ایمان ہے۔

تنقید۔ ناظرین ہا تمکین سے درخواست کیجاتی ہے کہ خود اس سوال و جواب کو
میزان عقل میں تول کر فیصلہ کیجئے کہ آیا یہ جواب اس سوال کا ہو سکتا ہے یا نہیں
سوال از آسمان و جواب از ریسمان اسیکو کہتے ہیں۔

سائل تو دریافت کرتا ہے کہ ویدوں کے ہر منتر کے سر پر مصنف کا نام
درج ہے جسمیں ساچار پر جا اندر رتھ ہیل تو اتفاری چار ذاتوں کا ذکر ہے یہ چار کتاب
کب سے الہامی مانی جاتی ہیں۔ جواب میں آپ ایشوری گیان کو ازلی بیان
فرماکر روز ازل سے الہامی ماننا بتلاتے ہیں۔ اور درحقیقت لاجواب ہو کر
خلط مبحث کرتے ہیں۔

سوال نو ان ویدوں سے ہے جواب گیان سے دیاگیا ہے

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا * الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

جناب گیان تو ایشور کا بیشک ازلی ہے۔

لیکن اس وید کو گیان کہنا آپکی دانشمندی ہے یا کمال فہم کا نتیجہ اگر وہ گیان ازلی ایشور کا بھی وید میں جسکا کچھ وصف اوپر بیان ہوا جنکے چار مصنف خود آریہ کے نزدیک مانے ہوئے ہیں جنکے زمانوں میں تقدم و تاخر ہے (اسلیئے کہ انگرا رشی کی واسطوں سے اگنی مصنف رگوید کا شاگرد ہی) تو کیا ان لوگوں کے پیدا ہونے سے پہلے ایشور بغیر گیان کے تھا مہربانی اس مسئلہ پر غور فرماکر جواب دیں۔

سوال وہ لوگ کہاں کے باشندے تھے جنھوں نے اول اول وید کو الہامی قبول کیا۔

جواب۔ یہ سوال مہمل ہی اگر آپ کی منشا سکونت مہاں دریافت کرنیکی ہی تو سائل پر نادانی حائل کیونکہ جن رشیون کی آتما میں ابتداے آفرینش میں نہیں ہو سکتا جبکہ سکونت و تعلیم انسانی کا سلسلہ ہی نہیں تھا۔ قبولیت سکونت کا سوال سلسلہ موجودہ میں ہوسکتا ہے نہ ابتدائی میں اگر کوئی آغاز دنیا کے پہلے انسان کے والدین کی تلاش کرے نادانی ہے اسیطرح سوال ہذا موجب پشیمانی۔

تنقید۔ جواب مذکور کا اہمال و غیر مربوط ہونا ہر ناظر پر ظاہر اور مجیب کی بدحواسی و پریشانی کا بیان احاطہ تحریر سے باہر ہے ہ

بک گیا ہوں جنون میں کیا کیا کچھ * کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔

بہرحال زوائد و فضولیات سے قطع نظر کرتا ہوں اور سوال سایل کا مطلب زیادہ آسانی و وضاحت کے ساتھ حوالہ قلم کرکے گرداب وحشت سے مجیب کو

نجات دینے کی کوشش کرتا ہوں بشرطیکہ یہ از خود رفتگی دیدہ و دانستہ نہ ہو
مہاراج جب آریہ صاحب یہ کہتے ہیں کہ یہ چاروں رشی جن پر وید الہام ہوئے
تبت پہاڑ کی چوٹیوں پر زمین سے نکل آئے تھے اور اسی طرح اور لوگ بھی بغیر
ماں باپ کے ابتدائے دور میں پیدا ہوئے تھے تو سوال یہ ہے کہ زمین سے نکلتے
ہی اون پر وید الہام ہو گئے تھے۔
یا کچھ زمانہ عمر گزرنے کے بعد۔ پھر وہ لوگ الہام کے وقت تبت میں تھے یا ہندوستان
میں آ گئے تھے پھر آخر پیدا ہونے کے بعد کتنی اونکی عمر ہوئی تھی۔ پھر آگے چلکر اوس
عمر میں کسی زمین پر رہتے تھے یا ہوا میں لٹکتے پھرتے تھے اور زمین پر رہتے تھے تو آیا
کماتے پیتے تھے کوئی گھونسلہ جھونپڑہ پہاڑ کی کھوگری سردی کے بچاؤ کیلئے کوئی
مادی و مسکن بنایا تھا یا نہیں یہی وہ سکونت کا سوال ہے جسپر آپنے مہمل ہونیکا
الزام عائد کیا ہے اب آپ اپنے دل میں ذرا غور کر کے فرمائیے اور پھر اسکو سوچئے
کہ پیدا ہوتے ہی الہام ہو گیا اور چاروں پر ایک ہی دن ہو گیا تھا۔ تبت
ہی میں ہو گیا تھا یا ہندوستان کے کسی خطہ میں آنے کے بعد ہو گیا تھا انہیں خطوں
کو مکان اور سکونت سے سائل نے تعبیر کیا ہے آپ اسکو بنگلہ اور کوٹھی سمجھکر گھبرائے
اور یہ سمجھ لیا کہ وہ تو بھی بے لنگوٹی کے بقیہ عمر میں مانگتے کھاتے پھرتے ہوں گے
یا بنارس کی سیڑھیوں پر بود و باش رکھتے ہوں گے مگر افسوس ہے کہ آپ تو آریہ مذہب
سے بھی واقفیت نہیں رکھتے ابتدائے زمانہ کے لفظ سے آپ لوگوں کو دھوکہ دیتے
ہیں ابتدائے زمانہ سے اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ زمین سے پیدا ہوتے ہی وید اون
پر الہام ہو گئے تھے۔ اسپر تو بہت سے سوالات عائد ہیں جسکے جواب سے ابتک آریہ
سماج پنبہ بدہان ہے۔ ابتدائے آفرینش تو اک آن تھی مگر جب تعلیم کا سلسلہ جاری
کیا اور ایک عرصہ تک جیتے رہے اس عرصہ میں تو ابتدائے آفرینش نہیں رہی

سوال یہ ہے کہ اس عرصہ میں وہ کہاں رہے مہاراج سمجھیدی کر اور بھی سمجھادوں۔
سوال۔ نزول وید سے قبول تک کتنا فاصلہ ہوا۔
جواب۔ نزول الہام میں فاصلہ تلاش کرنا بھی حماقت ہے کیونکہ فاصلہ تعلیم۔ و قبولیت مقتضائے نفسانیت بشریت ہو جیسا کہ قرآن شریف عرصہ ۲۳ سال تک تالیف ہوتا رہا اور عرصہ دراز لبعد بزور شمشیر جامۂ قبولیت اختیار کیا۔
تنقید۔ سائل پر الزام حماقت درحقیقت اظہار حال خود ہے اسلئے کہ اسکے مصداق اپنے قلم وتحریر سے خود بنگئے ہیں۔ چاہ کن راچاہ درپیش۔ کیون ناظرین باالنصاف بتاسکینگے کہ سائل نے نزول الہام میں فاصلہ کا سوال کب کیا ہی اور زمانہ نزول کی طوالت وفصل کا استفسار کونسے فقرہ سوال سے نکلتا ہے۔
آپ کی سمجھ کے قربان جائے جو کچھ سمجھتے ہیں وہ الہامی سمجھتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں تو غیر متعلق اگر نزول اور قبولیت میں بقول آپ کے فاصلہ نہ تھا تو کیا تبت کے پہاڑ پر پیدا ہوتے ہی اول پر وید الہام ہوگئے تھے اور چاروں رشی ایک ہی دن الہام ہوئے تھے اور زبان بھی تمام اوسی وقت منجھ گئی تھی جسمیں وید الہام ہوئے تھے اور تمام انڈیا کے لوگوں نے اوسی آن پیدا ہوتے ہی سارے وید پڑھ بھی لئے تھے اور مان بھی لئے تھے حالانکہ کتابت کا سلسلہ تم خود کہتے ہو کہ لبعد عرصہ دراز کے جاری ہوا تو اوسی آن ہر ہر رشی نے ہر ہر فرد بشر کے ذہن میں سارا وید ڈالدیا تھا اس بات کی جو حقیقت ہی اوسکو عقلا خوب جانتے ہیں کہ ہنوز وہ قبول کرنے والے سنسکرت کی زبان ہی سے واقف نہ تھے تو قبول کیسا کیونکہ آپ لوگ دیوبانی جس میں وید الہام ہوئے اور لوگ بانی (انسانی زبانیں) کو دو شمار رہے ہیں اور فطرت وعادت یونہی جاری ہی کہ نزول الہام کے بعد بذریعہ تعلیم ایک عرصہ میں قبولیت حاصل ہوتی ہی یعنی لوگ اوسے تسلیم کرتے ہیں۔ یہہ تو

جواب پر تنقید تھی۔
رہا مجیب صاحب کا قرآن پاک پر منہ آنے اور اوسکے زبردست تعلیمی و اخلاقی اثر کو اثر شمشیر بتانے کی اصلیت ماہران فن تاریخ پر ظاہر ہے ع حق وہ ہے جو سر پہ چڑھکے بولے۔

غیر مذاہب کے منصف مزاج افراد اور مخالفان اسلام کے غیر متعصب حضرات کی متعدد شہادتیں مسافر کے دعوے کو ہباءً منثوراً کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اسلئے ہمکو اس مسئلہ پر زیادہ روشنی ڈالنے کی چنداں ضرورت نہیں مجیب صاحب خود ملاحظہ فرمائیں اور شرمائیں۔

سوال۔ ماننے والوں کی کیا زبان تھی۔
جواب۔ پیدائش کے ساتھ ہی جبکہ ادن پر وید کا ظہور ہوا ویدک زبان سے اُنہاں نے مولک سنسکرت تیار کی۔ یہی انسان کی انسانی زبان ہوئی۔
تنقید۔ سوال یہ تھا کہ مولک زبان جسکو آپ لوگوں کی زبان بتلاتے ہیں مثلاً ویدوں کے نازل ہوتے ہی طیار ہو گئی تھی یا ویدوں سے بعد نزول کے اخذ کی گئی اور آپ شق ثانی کے قایل اس صورت میں جب تک یہ زبان تیار نہیں ہوئی تھی اوسوقت تک افہام و تفہیم کا کیا ذریعہ تھا۔

یہی وہ سوال ہے جس کا آپ نے الٹا جواب دے رہے ہیں۔
سوال وہ تعلیم یافتہ تھے یا جاہل۔
جواب۔ جنکو پیدا ہوتے ہی منجانب پرماتما تعلیم مل گئی ہو اون کو جاہل کہنا جہالت ہے یہ اسلام کی ضلالت ہے۔ کرامی کو امیوں کا ملہم بنایا گیا ہو کیا یہ امر خطرناک و لبیعہ از عقل نہیں کہ اندھو کا رہبر..... ہو۔
تنقید۔ بیل نہ کودا کودی گون۔ ناظرین سایل نے ان کے تعلیم یافتہ پر اتما ولے

کس عبارت میں جاہل کہا۔ برہمچاری جی نے تو سوال کیا ہے۔ نہ کہ اونکی جانب جہل عاید ہو یہ تو خود مجیب صاحب اپنے بزرگوں کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں جسکے الزام سے حضرت سائل بالکل بری ہیں بہرحال آپ نے یہ بات مان لی کہ جسوقت وید اونپر الہام ہوئے تھے اوسی وقت وہ تعلیم یافتہ بھی تھے تو پھر آریوں کی الہام کی تعریف کیا ہوئی کہ وہ تعلیم و تعلم سے پاک ہو اور جسنکا رہے بھی پاک ہو یہ کیا سمجھکر اونہوں نے لکھدیا نہ معلوم وہ کہتے ہیں یا آپ کہتے ہیں اب تو ثابت ہوا کہ جن پر وید الہام ہوئے بوقت الہام وہ تعلیم یافتہ نہ تھے سوچو اور شرماؤ۔

آگے آپ کی وہ عنایتیں جو بانی اسلام علیہ السلام کی شان عالیشان میں آپ نے کیں اور ہماری بلکہ تمام اہل اسلام کی دل آزاری گوارا فرمائی یہ آپ کا ایک ایسا اخلاقی جرم ہے کہ ہرگز قابل معافی نہیں دل تو یہی چاہتا ہے کہ جواب ترکی بترکی دوں لیکن قربان جائے تعلیم اسلامی کے جس نے ہمارے ایسے جذبات کو دائرہ تہذیب میں مقید کر دیا۔ اور واذا مروا باللغو مروا کراما کی مبارک ہدایت نے ہر مسلمان کے قلبی جذبات کو حلم کا جامہ پہنا کر ہزار ہا ہزلیات و لغویات سے بچا دیا۔ ورنہ ذات شریف پہ واضح ہو جاتا کہ اشہب جواد اہل قلم مرتکبان ظلم و ستم کو یوں پامال کیا کرتا ہے تاہم اتنا کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ مہاشہ جی اسی منہ سے گورنمنٹ کو اپنی حالت زار دکھلا کر حامی بناتے اور برہمچاری جی کی زیادتی کی جانب متوجہ فرماتے تھے۔ یہ نقطے تو سوال میں میں نے لگا دئے ہیں اسلئے کہ میرے قلم نے وہ لفظ لکھنے کی جرات نہیں کی جو لالہ صاحب نے جناب نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال کیا ہے۔

ناظرین با تمکین انصاف سے ملاحظہ فرمائیں کہ کیا مجیب اس طرز عمل پر بھی گورنمنٹ کو توجہ دلانیکا منہ رکھتا ہے باین خواری امید ملک داری۔

سوال وید کو کس دلیل سے الہامی تسلیم کیا۔

جواب۔ معتقدین قرآن کی طرح آنکھوں پر پٹی باندھکر نہیں بلکہ موجب
اصول دانایان درگلشن مرانا پام وسنو سدی منظہر علوم صفات ایشوری ونیز
مثل دیگر اشیار قدرت عطیہ آغاز ہونے و مکمل ہونے سے وید ہر ایک کیلئے
قابل تسلیم ہے۔

تنقید۔ جواب جو آپ نے اس سوال کا دیا ہے وہاں آپ مبہوت ہوکر کچھ ایسی
بولی بولنے لگے شاید جسکو آپ خود بھی نہ سمجھ سکے ہوں تاہم بقول آپ کے گرگو
کا اشارہ سمجھکو جہانتک ہمنے غور کیکے آپ کی عبارت کا مطلب نکالا وہ یہ ہے
کہ ویدوں میں صفات ایشور اور دیگر کائنات کی حقیقت کا بیان ہے اس دلیل
سے وہ الہامی ہیں۔ اب ہم اسی پر فیصلہ کرتے ہیں کہ رگوید کا پہلا منتر اگنم ایڑے۔الخ
اور دیگر منتر کہ جنمیں یہ ہے کہ اے ایشور ہمارا بھوجن نہ چرانا وغیر ذلک۔ ان میں کونسی
صفت ایشور کا بیان ہے (سوائے چوری کی صفت کے) اسیطرح حقیقت
کائنات کا جو آپنے دعوے کیا وہ بھی بے بنیاد۔ جملہ کائنات کی حقیقت تو
درکنار۔ بھلا کے موت کی ہی حقیقت ویدوں سے ثابت کر دیجئے کہ اوسکے
کیا کیا اجزار ہیں اور انسان کے پیشاب میں کیا اجزار ہیں جب ویدوں میں نہ
صفات ایشور کا ثبوت اور بیان ہے نہ حقائق کائنات نہ احکام نہ مرنے کے بعد کا
ذکر کہ جزا و سزا کس صورت پر مرتب ہوگی تو پھر نہ معلوم وید کس دلیل سے الہامی
ہیں اور ایشور پر کیا ایسی بپتا پڑی تھی کہ ان چار رشیوں کے پیدا کرتے ہی کہ ابھی
انہوں نے اپنی لنگوٹی اور چولی بھی نہ سنبھالی تھی ایک نہیں پورے چار وید الہام
کردئے اور لطف یہ ہے کہ خود رگوید ہی میں اتنے مکرر منتر ہیں کہ اگر مکرر کا حذف کیا
جاوے تو رگوید آدھے سے کم رہجاتا ہے اور شام وید تو باستثنار چند منتروں کے

پورے کا پورا گویدے اور اُس سے زیادہ طرفہ یہ ہر کہ ابھی اور انسان بھی پیدا ہوکر ہوش حواس عقل کل کے مرتبہ پر نہیں آئے تھے وہ اسکے قبول پر مامور کیے گئے اور طرفہ یہ کہ نہ وید کی زبان سے واقف نہ ویدون نے ادن نوخیز وحشیون کو تمدن کا طریقہ سکہایا یہان تک کہ گائے بھینسون کی طرح ایک رجس ادہ سو جا ہتا تہا جفتی کرتا تھا ادہیں حلال حرام عورتون کی فہرست بھی نہیں بتلائی کہ کون کون عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں اور کون کون حرام نہ کہانے کی بابت کچھہ تشریح فرمائی کہ کیا کیا چیزیں کہانی چاہئیں اور کون کونسی چیزیں نہ کہانی چاہئین یہانتک کہ گائے کے گوشت سے بھی ممانعت نہیں کی پہر جب انسان دنیا میں پہیلا اور اوسکا تمدن ترقی کرتا گیا اور اوسکو خدائی دستور العمل اور قوانین کی حاجت پڑی تو بقول حضرات آریہ ایشور نے یاوان منہ میں گہنگنی بہر کر ایسا چپ ہوکر بیٹھا کہ نہ بولا ہی نہ بولے گا۔ اس معاملہ میں حضرت سعدی نے کیا اچہا شعر لکہا ہے۔

دو چیز طیرہ عقل است دم فرو بستن ٭ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

اسلئے منوجی وغیرہ پنڈتون نے بہت انتظار کے بعد سمرتیان بنائیں اور انہین اس جاہل قوم اور جاہل زمانہ کے موافق کچھہ جاہلانہ احکام بہی بیان کئے اوس کے بعد سے زمانہ کہانسے کہان ترقی کر گیا مگر آریہ صاحب ابہی تک اوسی لکیر کے فقیر ہیں اور چار ذات کا بہجن پیٹے جاتے ہیں اور آپ نے جو عبارت وید انکی الہامی ہونے پر پیش کی ہے اوس سے بہتر میں آپکو بتلاتا ہون وید اس دلیل سے الہامی ہیں کہ اونمیں اصول مدائم اسرار مکونات لطائف الغرائف سطرم دستم د اسکم دپزار حم انکم و ہریا تم لیلٹے لشنے ملکشم بہت بہت کمینہ بیان ہے۔

یہ ہی وہ تعلیم جسکو آنکھوں پر پٹی باندہکر ان لینے سے تعبیر کیا جائے تو عند العقلا نہایت موزون و بجا ہے۔ یا خواب کی بڑ اور مست کی ترڑ کہا جاوے تو بالکل مناسب

ورزیجا

سوال اگر وید کی زبان سنسکرت تھی تو گرہن کرنے والے کو بتانے والوں نے کس ترتیب و تربیت سے سکھائی تھی آیا دیاکرن کی امداد سے یا اور کوئی تجویز ورائے ہے۔

جواب۔ الہام کا ابتدائی طریقہ تعلیم موجود طریقہ کے برخلاف ہوا کرتا ہے۔ بھگوان نے برہما وغیرہ رشیوں کو وید پڑھائے

ویاکرن وغیرہ آئندہ رشیوں نے ویدوں سے بنائے سوال فضول ہے جبکہ طریقہ تعلیم ہر زمانہ کا باستعداد متعلمان جداگانہ پایا جاتا ہے۔

تنقید خلاصہ مہاراج کے جواب کا یہ ہوا کہ سنسکرت کے لئے اوس وقت قاعدہ صرف نحو نتھا یعنی بے قاعدہ زبان تھی اور قاعدے بعد میں بنائے۔ بہت ٹھیک اور اس پر ہم صاد کرتے ہیں بلکہ ویدوں کا چھند (عروض و قوافی) بھی بے قاعدہ ہے۔ اسی لئے ایک مصرعہ کی دم بڑھ جاتی ہے تو پہلے مصرعہ کو آواز سے کھینچکر دوسرے کی برابر کیا جاتا ہے اور یہ بے قاعدگی بہت مدت تک رہی یہانتک کہ آریہ قوم سنٹرل ایشیا سے جب پنجاب میں وارد ہوئی تو سرستی کے دریا تک ان کی مواشی کا میدان چراگاہ تھا اور وہ ناخواندہ وحشی لوگ عناصر اور غیر مرئی ارواح کی تعریف میں اونکی اپنی جاہلانہ زبان میں جو کچھ شعر کہہ لیتے تھے وہ پتوں و توتن پر لکھے ہوئے مواشی کی کھال میں بھرے رہتے تھے جسکو پوستک کہتے ہیں اسی لئے ہندو کتاب کو ابتک پستک بولتے ہیں۔ نوروز اور مجامع اور ہون کے مواقع پر اون متعدد شاعروں کے منتروں کو جو عناصر وغیرہ کی مدح میں تھے عناصر اور غیر مرئی ارواح کو خوش کرنے کے لیے پڑھا کرتے تھے اور اوسی جاہلانہ نظم کو کھینچ تان کر موزوں کر دیا کرتے تھے جیسا کہ آجکل ۔۔ دھوبی سقوں کے گیت اور اون کا پڑھنا ایک عرصہ دراز کے بعد

ان منترون کو کتابون میں جمع کیا گیا اور دیاس دہلوی وغیرہ پنڈتون نے نظم کو
اور زبان کے قاعدے بنائے۔ اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری ہوا۔ یہ ہیں وہ آپ کے
برہماجی ورنہ آریہ کے نزدیک وہ برہماجی جنکو عام ہے۔ وہ مانتے ہیں کوئی شے نہیں
برہما ان کے نزدیک ہر اول کا نام ہے کہئے جناب اب بھی سوال سمجھے یا کچھ اور تشریح
کردن ان باتون کا مدلل جواب دیجئے قافیہ بندی اور تک بندی سے کام نہیں چلتا

سوال وید کی زبان کی تعلیم کا سلسلہ نزول وید سے کتنے دنون بعد شروع ہوا۔
اور کن شخصون نے کیا اور کس زبان میں کیا اور کن لوگوں سے کیا۔

جواب کیا تبلائیں جبکہ آپ کے اندر سوال کرنیکا بھی مادہ نہیں ہے دنیا تو دشوار ہی
مگر آپ کے لئے مانگنا بھی دشوار ہوگیا اس طریق پر سوال کیا ہے جیسے خواب میں بڑ ہانکتے
ہون تاہم گونگے کا اشارہ ہم سمجھیں گے سنئے وید کی تعلیم کا سلسلہ ابتدائے آفرینش
سے ہی شروع ہوا اول منجانب پرماتمان رشیوں کے آتما میں ظہور ہوا اوسیوقت
انہون نے اسی وید کی زبان میں برہما وغیرہ رشیوں کو پڑھایا۔ نہ کہ مثل قرآن پتون
وہڈیوں پر برسون بکھرا پڑا رہا اور عثمان رضی کے ہاتھ میں پہنچا تو جلوا دیا گیا۔ کہیں برسون
بعد قریش کی زبان میں سلسلہ تعلیم جاری ہوا۔

تنقید: آپ بہت سی قافیہ بندی کے بعد دقت مضمون سوال سے سر پٹک کر اور
اعتراف عجز فہم کے بعد سوال کا جواب یون دیتے ہیں کہ وید کے ملہم رشیون نے دید برہما
وغیرہ کو سکھایا۔ کیوں صاحب جبکہ برہماجی ملہم رشیون کے کئی واسطے سے شاگرد ہیں
تو برہماجی کو پڑھانا چہ معنی وارد۔ نہ ہماری سمجھ میں آیا نہ اصول آریہ کے موافق صحیح اترا۔
پھر جب برہما اور دیگر متعلقین کی زبان ویدکی زبان سے غیر تھی تو کس طرح پر سمجھایا۔ اس
سمجھانیکو پھر سمجھائے اور یہ آپ کے مذہب سے واقف ہونیکی دلیل ہے کہ آپ برہما
کو ملہمان وید کا شاگرد تبلاتے ہیں پہلے اس مسئلہ کو ہی طے کر لیجئے کہ وہ استاد تھے

یا شاگرد۔ جملہ سناتن دہرم اور تمام پنڈت لوگ اونکو ان رشیون کا اُستاد مانتے آئے ہین مگر دیانند جی کی نئی وریا اونکو شاگرد بنا رہی ہے اسکا فیصلہ سناتن دہرم اور آریہ خود کرینگے۔ یا یہ کہ سوال کو آپ خواب کے بڑاننے سے تعبیر کرتے ہیں سو آپ کی اشتہار ہے لالہ جی آسمان کا تہو کا منہ پر آیا کرتا ہے اگر آپ خواب کا بڑانا اور گونگے کا اشارہ دیکھنا چاہتے ہیں تو سوال ششم کے جواب کا وہ حصہ جسپر ہمنے لکیر کھینچدی ہے ملاحظہ فرمایئے اور حظ اُٹھایئے۔

سوال وید زمانہ نزول سے پنڈت دیانند جی کے سمے تک کن لوگون کے ہاتھ میں رہے اور انکی خدمت کن لوگون کے سپرد تہی اور پنڈت جی کو کن لوگون سے ملی

جواب ہمارا جواب۔ رشیون سنیاسیون کے ہاتہ میں رہی انکی خدمت عالموں کے سپرد تہی مہرشی دیانند کو ایک سنیاسی سے یہ بضاعت گرانمایہ حاصل ہوئی۔

تنقید۔ آپ فرماتے ہیں کہ پنڈتون اور سنیاسیون کے ذریعہ سے وید ملے مگر عجب تر یہ ہے کہ جو معنی ان ویدون کے پنڈت اور سنیاسی کہہ گئے ہیں دیانند جی اوسکے سراسر خلاف ہیں اس سوال میں بات یہ تہی جیسا کہ آپ سوال آیندہ کے جواب میں تسلیم کرتے ہیں کہ وید بعد میں کتابت کے سلسلہ میں آیا اور اسی پر اوسکی حفاظت کا دارومدار رہا کیونکہ ویدون کا حافظ تو نہ کوئی ہے نہ پہلے تہا نہ آیندہ ہوگا اور یہ کتابت کا سلسلہ بودہ مذہب کے وقت میں جسکی سلطنت کئی سو برس تک ہندوستان میں رہی ایسا درہم برہم ہوا کہ بودہ نے تلاش کر کے جہاں کہیں وید کا نسخہ پایا اوسکو جلوا دیا تو آپ فرمایئے کہ دیانند جی کو کن پنڈتون کے واسطے سے یہ وید ملا اور بعد بودہ کے کس پنڈت نے کسی بچے ہوئے نسخے سے ویدوں کا مقابلہ کیا۔ شنکر اچاریہ کا جو نام لیا جاتا ہے کہ وہ مروج ہوا تو ہم کو اپنی کسی دلیل سے

بھی یہ ثابت کر دیجیے کہ وہ چاروں وید جانتا بھی تھا اور پھر یہ ثابت کر دیجیے کہ شنکر اچاریہ نے
کس سے مقابلہ کیا اور بعد بودھ کے وہ نسخہ کس گھر میں بچا ہوا تھا جس سے مقابلہ کیا گیا
اور وید لکھوائے گئے۔

سوال مہان وید نے ویدوں کو مدوّن کر لیا تھا یا زبانی تعلیم دیتے تھے اگر مدوّن
کر لیا تھا تو کس وقت اور اگر زبانی تعلیم کرتے تھے تو کتنی مدت تک اور تدوین کرنے کی
اور کس زمانے میں کی۔

جواب ویدوں کی الہامی تعلیم برسوں زبانی ہی ہوتی رہی اور ایک عرصہ دراز تک
اسی طرح سینہ بسینہ چلی آئی اور لاکھوں سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا کہ مہرشیوں نے
سہولیت آیندہ کے لئے نزول وید کے قریب عرصہ میں اس ایشوری گیان کو قلمبند
کر چھوڑا۔ تدوین کا لفظ قرآن پر مناسب آتا ہے جس کی تدوین و تحریف اول ابوبکرؓ
نے کی بعدہ عمرؓ نے ازاں بعد عثمانؓ نے۔

تنقید۔ سوال یہ تھا کہ ترتیب ویدوں کی یعنے اول دوم ادھیا کو اپنے اپنے موقعہ
پر رکھنا اور منتر آگے پیچھے مواقعات موجودہ پر رکھنا کس نے کی۔ آپ اپنی خوش فہمی سے
تدوین و تحریف کو مرادف سمجھکر لگے قرآن پاک پر حملہ کرنے۔ اور غیض دروئی کو اگلنے
مصرجی ہوش باختہ و عقل تاختہ نہ ہو جیے سوال کو ملاحظہ فرمایئے تدوین کے معنی
لغت میں دیکھیے اسپر بھی پتہ نہ چلے ہم سے پوچھیے آپ تو ایسے حواس فاختہ و خرد
تاختہ ہوئے کہ اوندھی سیدھی تحریر میں اصل مدعا کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھے اور
غلط یا صحیح کامل یا ناقص جواب بھی نہ دیسکے۔ لیجیے ہم سے سُنئے منتر کھالون
میں یونہی بے ترتیب پڑے ہوئے تھے اور ہر منتر کا رشی یعنے مصنف جداگانہ
ہے ویاس جی کے عہد میں ترتیب دیئے گئے اور ہر ہر منتر کے سرے پر اُسکے
رشی کا نام بھی اس نیک دل پنڈت نے لکھدیا۔ یہ تو وہ ویدوں کی ترتیب

یا شاگرد۔ جملہ سناتن دہرم اور تمام پنڈت لوگ اونکو ان رشیون کا استاد مانتے آئے ہین مگر دیانند جی کی نئی وریا اونکو شاگرد بنا رہی ہے۔ اسکا فیصلہ سناتن دہرم اور آریہ خود کر لینگے۔ رہا یہ سوال کہ آپ خواب کے برڑانے سے تعبیر کرتے ہیں سو آپ کی دانشمندی ہے لالہ جی آسمان کا تہو کا منہ پر آیا کرتا ہے اگر آپ خواب کا برڑانا اور گونگے کا اشارہ دیکھنا چاہتے ہیں تو سوال ششم کے جواب کا وہ حصہ جسپر ہمنے لکیر کہینچدی ہے ملاحظہ فرمائے اور خرمائے۔

سوال وید زمانہ نزول سے پنڈت دیانند جی کے سمے تک کن لوگون کے ہاتھ میں رہے اور انکی خدمت کن لوگون کے سپرد تہی اور پنڈت جی کو کن لوگون سے ملی۔

جواب برہمنون۔ رشیون سنیاسیون کے ہاتھ میں رہی انکی خدمت عالموں کے سپرد تہی مہرشی دیانند کو ایک سنیاسی سے یہ بضاعت گرانمایہ حاصل ہوئی۔

تنقید۔ آپ فرماتے ہیں کہ پنڈتون اور سنیاسیون کے ذریعے وید ملے مگر عجب تر یہ ہے کہ جو معنی ان ویدون کے پنڈت اور سنیاسی کہہ گئے ہیں دیانند جی اوسکے سراسر خلاف ہیں اس سوال میں بات یہ تہی جیسا کہ آپ سوال آیندہ کے جواب میں تسلیم کرتے ہیں کہ وید بعد میں کتابت کے سلسلہ میں آیا اور اسی پر اوسکی حفاظت کا دار و مدار رہا (کیونکہ ویدون کا حافظ تو نہ کوئی ہے نہ پہلے تہا نہ آیندہ ہوگا) اور یہ کتابت کا سلسلہ بودہ مذہب کے وقت میں جسکی سلطنت کئی سو برس تک ہندوستان میں رہی ایسا درہم برہم ہوا کہ بودہ نے تلاش کر کے جہان کہیں وید کا نسخہ پایا اوسکو جلوا دیا لہذا آپ بتلائے کہ دیانند جی کو کن پنڈتون کے واسطے سے یہ وید ملا اور بعد بودہ کے کس پنڈت نے کسی بچے ہوئے نسخے سے ویدوں کا مقابلہ کیا۔ شنکر اچاریہ کا جو نام لیا جاتا ہے کہ وہ مروج ہوا تو ہم کو بہی کسی دلیل سے

بھی یہ ثابت کر دیجئے کہ وہ چاروں وید جانتا بھی تھا اور پھر یہ ثابت کر دیجئے کہ شنکر اچاریہ نے
کس سے مقابلہ کیا اور بعد بودھ کے وہ نسخہ کس گھر میں بچا ہوا تھا جس سے مقابلہ کیا گیا
اور وید لکھوائے گئے۔

سوال مہان وید نے ویدوں کو مدوّن کر لیا تھا یا زبانی تعلیم دیتے تھے اگر مدوّن
کر لیا تھا تو کس وقت اور اگر زبانی تعلیم کرتے تھے تو کتنی مدت تک اور تدوین کسنے کی
اور کس زمانے میں کی۔

جواب ویدوں کی الہامی تعلیم برسوں زبانی ہی ہوتی رہی اور ایک عرصہ دراز تک
اسی طرح سینہ بسینہ چلی آئی اور لاکھوں سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا کہ مہرشیوں نے
سہولیت آیندہ کے لئے نزول وید کے قریب عرصہ میں اس الیشوری گیان کو قلمبند
کر چھوڑا۔ تدوین کا لفظ قرآن پر مناسب آتا ہے جس کی تدوین و تحریف اول ابوبکرؓ
نے کی بعدہ عمرؓ نے ازاں بعد عثمانؓ نے۔

تنقید سوال یہ تھا کہ ترتیب ویدوں کی یعنے اول دوم ادھیا کو اپنے اپنے موقعہ
پر رکھنا اور منتر آگے پیچھے مواقعات موجودہ پر رکھنا کسنے کی۔ آپ اپنی خوش فہمی سے
تدوین و تحریف کو مرادف سمجھکر لگے قرآن پاک پر حملہ کرنے۔ اور غیض دروئی کو اُگلنے
مصرجی ہوش باختہ و عقل تاختہ نہ ہوجئے سوال کو ملاحظہ فرمایئے تدوین کے معنی
لغت میں دیکھئے اسپر بھی پتہ نہ چلے ہم سے پوچھئے آپ تو ایسے حواس فاختہ و خرد
تاختہ ہوئے کہ اوندھی سیدھی تحریریں اصل مدعا کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھے اور
غلط یا صحیح کامل یا ناقص جواب بھی نہ دیسکے۔ لیجئے ہم سے سُنئے منتر کھالون
میں یونہی بے ترتیب پڑے ہوئے تھے اور ہر منتر کا رشی یعنے مصنف جداگانہ
ہے ویاس اجی کے عہد میں ترتیب دئے گئے اور ہر ہر منتر کے سرے پر اُسکے
رشی کا نام بھی اس نیک دل پنڈت نے لکھدیا۔ یہ ہے وہ ویدوں کی ترتیب

جس سے سائل سوال کرتا تھا جس کا کوئی جواب نہ آپ دے سکے ہیں نہ دیکھیں گے مہاراج اب بھی مجھے اتنی عرض اور بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ مجیب ہونے سے پہلے آپ آریہ مذہب کی کتابیں دیکھ لیجئے آپ کو مصنف و مجیب بننے کا اگر شوق ہے تو اسکے لئے مواد بھی تو پیدا کیجئے۔

اب آپ اپنے منہ میاں مٹھو بنکر یوں تحریر فرماتے اور صاحب کی نصیحت زرین

ثنائے خود بخود گفتن نمے زیبد ترا صاحب   چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

کا حق ادا فرماتے ہیں۔

قولہ لیجئے نقلی برہمچاری جی آپ کا طلسم تو مسافر نے توڑ دیا جو سنگریزہ جمع کر کے عرصہ میں آپ نے ایک بدہنا طیار کیا تھا ایک ٹھیس لگتے ہی ٹوٹ گیا اور صداقت کے سر سہرا رہا اب اور کچھ جوڑ توڑ کر لائیے لیکن ہماری بھی دو چار باتوں کا جواب دیجئے۔

جواب ناظرین کرام تنقیح کو ملاحظہ فرماکر آپ کا دل تو یہ فیصلہ ضرور کر چکا ہوگا کہ برہمچاری جی کے سوالات کا ایسا مضبوط و مستحکم و ٹھوس قلعہ ہے کہ مسافر بے سرو سامان تو کیا کسی مقیم آریہ کی بھی ہزار ٹھیکیوں اور ٹکروں کا اثر تک اُسکو جنبش نہیں دے سکتا اور یہ ایسا مضبوط بدہنا آپ کے ہاتھ میں برہمچاری جی موصوف نے دیا ہے کہ ہزار لوٹیاں توڑنے پر بھی اسکی ٹونٹی کا ایک ذرا سا کنارہ تک نہیں جھڑ سکتا۔ بات بنانا اور خفت مٹانا دوسری بات ہے مصنفین اہل نظر تو بداہتہً فیصلہ کر دینگے کہ مطالبہ بدستور دائم اور سوالات قائم ہیں اس حالت پر آپ کا سوالات پیش کرنا دانایان فن مناظرہ کے نزدیک طفلانہ حرکت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ نہ ہم بیان سوالات کا جواب بقاعدہ فن مذکور لازم لیکن آپ کی حسرت دلی مٹانے کیلئے ترتیب وار جوابات معرض تحریر میں لاتے اور گویا اونٹ کو پہاڑ دکھاتے ہیں۔

وھو ھذا

سوال اول کیا قرآن الہامی ہو۔ اگر ہے تو اس سے کوئی آیت پیش کیجئے۔

جواب قرآن الہامی ہے کوئی آیت کیا بہت سی آیات قرآن میں ایسی ہیں جو قرآن کا الہامی ہونا بیان کرتی ہیں۔

ازانجملہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم

ازانجملہ انا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا وغیرہ وغیرہ

مگر آپ چاروں ویدوں میں سے ایک منتر بھی ثابت کر دیجئے کہ وہ دعویٰ کرتا ہو کہ وید ایشور کا پرمان ہو۔ اور جائے آپ کو مدت العمر کی مہلت۔

سوال دوم۔ قبل از نزول قرآن ملہم کا کیا دین وایمان تھا۔

جواب دین فطرت۔ جو جملہ انبیاء قدیم کا ایک مذہب چلا آتا ہے چونکہ اسمیں تحریف وتبدیل ہو گئی تھی اسکی اصلاح کے لئے یکے بعد دیگرے انبیاء آتے رہے اور دین فطری کی اصلاح فرماتے رہے ان انبیاء کا سلسلہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا اور اسلئے ختم ہو گیا کہ نقصان کے جتنے اقسام قوموں میں ممکن الرواج تھے کلیۃً سب ظہور پذیر ہو چکے تھے خاتم النبیین نے اُن سب کی اصلاح کر دی اور یہ کام ختم ہو گیا اسلئے نبوت بھی ختم کر دی گئی۔ ہاں اس نبی کے نائب وقتاً فوقتاً اپنے مرشد کے کاموں کی تجدید وترویج کرتے رہے ہیں اور کرتے رہینگے ایسے لوگوں کو مجدد کہتے ہیں اور یہ گروہ انشاء اللہ تعالیٰ قیام قیامت تک قائم رہے گا۔

سوال سوم۔ قبل از نزول قرآن کن کتب الہامی پر اعرابیوں کا ایمان تھا وہ کیوں منسوخ ہو گئیں اُسمیں کیا کیا نقائص وکمیاں تھیں جو اللہ میاں نے قرآن میں پوری کیں۔

جواب - اعرابیوں کا ایک مذہب اور ایک دین نہ تھا بعض اُن میں بُت پرست تھے بعض کواکب پرست بعض یہودی اور بقدرے عیسائی - ایک گروہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ملت پر قائم تھا مگر بمرورِ زمانہ اوس توحید و ملت میں بہت سے بگاڑ اور رخنے پیدا کردئے تھے جنکی اصلاح خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کی -

انبیاء کی کتب پر جو نسخ کی بابت آپ کا سوال ہو سو واضح ہو کہ دین کے دو حصے ہوتے ہیں بڑا حصہ عقائد جسکو آپ گیان اور مہا گیان کہتے ہیں دوسرا عملیات جسکو آپ کرم کہتے ہیں پہلے حصہ میں کسی پچھلے نبی نے پہلے نبی کی شریعت کو منسوخ نہیں کیا نہ کر سکتے تھے نہ اسلام کا یہ دعوےٰ ہے دوسرے حصہ میں اصول عبادات بھی منسوخ نہیں نہ منسوخ ہونے کے قابل - البتہ اُن کے قوالب اور فروعات ہر زمانہ کی مصلحت سے بندگان خدا کی سہولت و راہ یابی کے لحاظ سے بدلتے آئے ہیں اور بدلنا چاہئے تھا ورنہ اُس احمق حکیم کی مثال صادق آتی جو تمام مریضوں کو جملہ امراض اور ہر موسم میں ایک ہی نسخہ پلائے جاوے - اسیطرح ممنوع چیزوں کی ممانعت میں بھی قدرے تبدل و تغیر بضرورت مذکورہ واقع ہوا اور ہر وقت میں حکیم ازل کو علم تھا کہ یہ نسخہ اُس مدت خاص تک جاری اور مفید رہے گا پھر اس کی جگہ فلاں نسخہ تجویز کیا جائے گا - اس سے اُس حکیم پر جہالت اور نادانی کا الزام قائم کرنا معترض کی اپنی جہالت ہے -

یہ ہے وہ نسخ جسپر مخالف اعتراض کیا کرتے ہیں - ویدوں میں چونکہ سرے سے احکام ہی نہیں نہ اعتقادیات نہ عملیات اسلیئے اُن میں نسخ ہی کیا ہوتا تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی مدح میں نسخ کو کیا دخل تھا -

سوال چہارم۔ کیا ثبوت ہو کہ قرآن ہر نوع مکمل ہو اغلب کہ اس میں بھی کمیاں رہگئی ہوں۔

جواب۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ قرآن نے کلیۃً اور اصولاً جملہ انواع ہدایت کی تکمیل کر دی جسکا ثبوت کتاب "البیان فی نزول القرآن" (مصنفہ علامہ زمان فہامۂ دوران حجت اللہ فی الارض حضرت مولٰنا ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی) میں مشرحاً موجود ہے ملاحظہ فرمایئے باقی احتمال سے کام نہیں چلتا آپ کوئی نقص کی صورت بتایئے تب اُس کا جواب دیا جائے گا۔

سوال پنجم۔ کیا ثبوت ہے کہ وحی نبوت کا خاتمہ حضرت محمد صاحب پر ہی ہو گیا جبکہ قادیانی جیسے مدعی وحی ہو گزرے ہیں

جواب۔ اس کا جواب سوال سوم کے جواب میں گزر چکا ہے نیز قادیانی نے اُس نبوت والہام کا دعویٰ نہیں کیا جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوئی تھی۔

سوال ششم۔ پیدائش آدم کا بھی قصہ زبانی اسلام سنا جائے اور منحوس مرض ختنہ کب سے ؟ اور کس نے اور کس طرح ؟ اسلام کو لگا ہے بتلا جائے باقی پھر کبھی۔

جواب حضرت آدم علیہ السلام کو خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے اُسی طرح پیدا کر دیا جیسا کہ آپ ان چار رشیوں اور ہزاروں آدمیوں کو کہتے ہیں مگر نوع بشر یکا بندا انہیں سے ہے اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے عہد میں جب انسان کی روحانیت اور نظافت ولطافت نے بہت ترقی کی تو ناخنوں کا کتروانا زیر ناف کے بال لینا اور اسی طرح بچپن میں ختنہ کرا دینا بھی مروج ہو کر سنت ابراہیمی قرار پایا۔ جن صاحب کو ناخن لوانے

اور موئے زہار لینے سے نفرت ہو وہ شوق سے اوروں کے بال بھی اپنے چپکا لیا کریں اور دو چار ختنہ کٹے ہوئے اپنے بچہ کے پیوستہ کر دیں تاکہ بڑی دیر تک پیشاب کے قطرے دھوتی میں ٹپکتے رہیں اور کسی وقت اسی کھال میں پیشاب اور فضلات جمع ہوکر کیڑے بھی پڑ جائیں۔ حضرت جی یہ تو ایک روحانی نظافت کا طریقہ ہوا جس پر مذہب و ملت کا دار و مدار نہیں ہوا اگر حقانیت اسلام زبان سے تسلیم کرنے میں آپ کو یہ خوف دامنگیر ہے تو ہم آپ کو اطمینان دلاتے ہیں کہ ایسے بڈھے کھا پیٹوں کو ہم مجبور نہیں کرتے۔

اب آگے آپ پھر دون کی لیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔

قولہ پس اگر معقول جواب نہ دیا تو سمجھا جائے گا کہ سہیل اسلام غروب ہو گیا۔

اقول- لالہ صاحب ذرا آنکھوں سے تعصب کی پٹی دور کر کے انصاف کی عینک لگا کر اور ساتھ ہی دل پر ہاتھ رکھکر دھرم دھرم سے کہئے کہ سہیل اسلام کس آب و تاب سے سما تحقیق پر قمر بنکر جلوہ گر ہوا اور آفتاب سیہ تاب کفر و ظلام (سوبج) کس گرداب خجالت میں غرق ہوا۔

نوٹ

گر حوصلہ جواب ہی پورا ہو گیا فہو المراد ورنہ مستسقیان مجادلہ کی پیاس بجھانے کے لئے زلال تحقیق ہر وقت طیار ہے یعنے اگر آپ پھر کبھی سمجھ سوچ کر باہر تشریف لائیں گے تو ہم آپ کی خدمت کے لئے پھر حاضر ہوں گے فقط

دُعَا

اے خداوند عالم ہمارے اندھے بھائیوں کی آنکھیں کھولدے اوران کے دلوں پر جو بھاری پردہ پڑا ہوا ہے اُسے اُٹھادے تاکہ دوسرے جہان کی زندگی میں ہمیشہ کے لئے مبتلائے عذاب نہ ہوں۔

راقـــــــم

بندہ محمد یونس عفا اللہ عنہ مہتمم انجمن ہدایت الاسلام دہلی

انجمن ہدایت الاسلام دہلی

اس انجمن کے اراکین شہر دہلی کے اکثر رؤسا و تجار ہیں۔ اور مسلمانوں کے چندہ سے چل رہی ہے اسمیں اسوقت [illegible]
واعظ ملازم ہیں جنکو علاوہ تنخواہ کے خرچ سفر بھی دیا جاتا ہے اور واعظ ہفتہ وار رپورٹ دفتر انجمن بھیجتے [illegible]
ہیں۔ اور چند مدرسے دیہات میں قائم ہیں۔ اور ۱۲ انجمنیں اسکی ماتحتی میں کام کر رہی ہیں اور کارکن ممبر [illegible]
ان میں سے جناب مولانا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی سرپرست اور جناب حاجی محمد اسحق صاحب
سوداگر دہلی ناظم ہیں دیگر قراء و ضوابط مطبوعہ موجود ہیں جسکی رگوں میں خون محمدی دورہ کرتا ہے
کیا وہ اس حالت کو دیکھکر غافل رہ سکتا ہے کہ دیہات میں کروڑوں آدمی کلمہ بھی نہیں جانتے صورت
و سیرت میں بالکل ہندو جنکو آریہ بنانے کے لئے آریہ رات دن کوشش کر رہے ہیں۔ فقط

مقاصد

انجمن ہدایت الاسلام دھلی

(۱) دیہات کے ناواقف مسلمانوں کو اسلامی احکام پہونچانا اور مخالفین کی مخالفانہ کارروائی
سے واقف کرنا۔ اور اہل اسلام کو ارتداد سے بچانا ۔

(۲) دیہات میں چھوٹے چھوٹے ابتدائی دینی مدرسے قائم کرنا ۔

(۳) رسوم قبیحہ کے برے نتائج سے آگاہ کرنا اور اجتناب کی نصیحت کرنا بالخصوص نکاح بیوگان میں سعی کرنا

اگر آپ اس انجمن کے ممبر بننا چاہیں تو تین روپیہ سالانہ فیس ممبری عطا فرماویں جملہ خط و کتابت
بنام مہتمم انجمن ہونی چاہیے ۔

المشتہر

محمد یونس مہتمم انجمن ہدایت الاسلام دہلی واقعہ محلہ بلیماران

ایک پنڈت کی کتھا

کایا پلٹ ہو گئی

کیا ہی دلچسپ حکایت ہے اسے پڑھ لیجے

بسکہ دشوار ہے دشوار کا آسان ہونا
سنگدل کو بھی میسر نہیں انسان ہونا

کفر کو چھوڑنا اور صاحب ایمان ہونا
سخت مشکل ہے برہمن کا مسلمان ہونا

پر ہدایت کا جو سامان کیے بیٹھے ہیں
وہ برہمن کو مسلمان کیے بیٹھے ہیں

بطور تقریر تحریری

از طرف پنڈت بشمبر داس برہمن سارست گجراتی حال شیخ محمد نصیر الدین نومسلم
مقیم دفتر انجمن ہدایت الاسلام دہلی

حسب فرمائش مہتمم انجمن ہدایت الاسلام دہلی

مطبع حامی الاسلام دہلی میں تصحیح ہو کر مطبوع طبائع اہل اسلام ہوئی

۷۸۶

کتھا

صاحبانِ بصیرت و برادرانِ محبت!
میں برہمن ہوں۔ میری کایا پلٹ ہونیکی
ایک دلچسپ کتھا ہے اُسے سُن لیجے گا

سب سے پہلے میرے ہردے کی اچھیا یہ ہے کہ میں اپنی پہلی کایا کے متعلق اپنا اور اپنے پتاجی کا نام و مقام۔ خاندان۔ ذات گوت۔ جنم بھوم و تعلیم وغیرہ کا کچھ مختصر سا حال بغرض تعارفِ عامہ بیان کر دوں۔ تاکہ میرے پیارے مترون اور مہاشیوں کو میری کایا پلٹ ہوجانیکی کیفیت بخوبی معلوم ہوجائے۔ اور اس میں اُن کو کوئی بھی شک و شبہ نہ رہے کہ کایا پلٹ یا قلبِ ماہیت غلط ہے۔ بلکہ وہ خود اچھی طرح سے جان لیں پہچان لیں۔ اور خوب سوچ سمجھکر دیکھ بھال لیں کہ واقعی انکا یہ قدیمی داس ایک نہایت ہی اشانتی کی غلامانہ زندگی سے یک بیک ایک عجیب و غریب ابدی شانتی کی آزادانہ زندگی میں پہنچ گیا ہے۔ جہاں نہ تو مرن جیون کا آواگون چکر (تناسخ) ہے۔ اور نہ ہی کوئی اور دوبال یا جنجال ہاں ہر طرف آتما کے لیئے شانتی ہی شانتی ہے۔ اور بس ؏

ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

اگرچہ کسی بزرگ کا یہ قول بہت ہی صحیح ہے کہ ؎

میں پوچھتا نہیں تمسے تمہارا نام ہے کیا ❊ وہ کیا کہ نام بزرگوں کا اور مقام ہے کیا

تمہارے کام گر اچھے تو نام اچھے ہیں + گھرانے اچھے سب اچھے نام اچھے ہیں

لیکن پھر بھی بعض بدبخت سخن چینیوں کی ہیزم کشی کے انسداد کے واسطے میں

اپنی یہ رام کہانی سناتا ہوں - ہاں اے پیارو! اے سترو! ؎

غور سے سن لو کہانی میری

اور پھر یہ کہ زبانی میری

میری پہلی کایا

میری پہلی کایا میں

میرا نام - پنڈت بشمبرداس تھا۔

میرے پتاجی کا نام - پنڈت کرم چند جی ہے - جو اس وقت پرمیشر کی کرپا سے موجود ہیں +

ذات - برہمن سارست مشہور ہے۔

سکونت - خاص شہر گجرات (پنجاب) محلہ وسنزانہ ڈھکی میں تھی ہے۔

عمر میری - اس وقت از روئے جنم پتری ۲۹ برس کی ہے اور کتخدا ہوں۔

تعلیم میری - انٹرنس سے بالاتر ہے - اور پنجاب یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس بیلنے پاس کیا ہوا ہے - چنانچہ اس کے سرٹیفکیٹ کی نقل ذیل میں درج ہے۔

It is to certify that Bashambardas son of Karam Chand of Gujrat Mission High School has passed the Entrance School Exm. of the Pb: University held in 1902 in 2nd Divn: Roll No 2336 Subject English Mathe matic Genl. Knowledge Persian.

Dt 22.5 1902 (Sd) Asstt: Registrar

ماسوا اس کے مجھ کو ہندی بھاشا اور سنسکرت کی بھی علمیت حاصل ہے۔
اور دیگر ڈیپارٹمنٹل امتحانات بھی بہت سے میں نے پاس کیئے ہوئے ہیں۔

خدمات سرکاری۔ مینے ۱۹۰۴ء سے ۱۹۱۲ء تک قریباً ۸-۹ سال تک ملازمت بطور سگنلر و کلرک کے سرکاری خدمات بھی عمدگی سے انجام دی ہیں۔
اور پھر اپنی خوشی سے میں نے خود ہی استعفا دیکر علیحدگی اختیار کی۔ چنانچہ اس کے بارہ میں میرے سارٹیفکیٹ متعلقہ چالچلن وغیرہ کی نقل حسب ذیل ہے:-

2º Duplicate Genl No 60 A
North Western Railway
Certificate of Character (Form A)
Lahore 21st Octr 1912

Certified that Babu Beshamber Das was employed as a Signaller and Clerk from the 22nd May 1904 to the 18th May 1912 when he resigned
Character Good.

(Sd)

for Traffic Manager
Head of Department or
District Officer

اس کے علاوہ میں اور کئی خدمات ملازمت وغیرہ مختلف طریقے سے انجام دیتا رہا ہوں جن میں خدا کے فضل سے میں نے ہمیشہ عمدگی اور کامیابی سے اپنا فرض ادا کیا ہے۔

اور کبھی میرے اخلاق یا چال چلن پر کوئی اعتراض وغیرہ ظہور میں نہیں آیا۔ اب میں اپنے اصلی مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

ایک اندھیری رات کا حال

جو مجھ پر گزر چکی ہے

اندھیری رات ہجوم بلا سے تھا میں دوچار
مہیب رات تھی ایسی کہ بس خدا کی پناہ
مکان گور کہن فرشِ خواب بالشِ سنگ
وفورِ کرب سے یوں کروٹیں بدلتا تھا

نصیب سوتے تھے فتنے ہزاروں تھے بیدار
زبانِ ہر سرِ مو سے تھی الاماں کی پکار
کھڑے تھے بھاگنے کے واسطے درودیوار
کہ جیسے دغدغے میں رنگِ چہرۂ بیمار

یہ اندھیری رات میرے ایامِ جاہلیت میں ظلمت وکفر وشرک کی ایک تیرہ و تاریک شب تھی۔ جبکہ میں اپنے بت پرست خاندان میں تقلید اہل خاندان خود وحدہ لاشریک خداوند ذوالجلال کی ذات بے زوال کو بھول کر محض پتھروں کی پرستش کر رہا تھا۔ اور اس وقت مجھے اور کچھ سوجھائی نہیں دیتا تھا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ میں بدقسمتی سے ٹھوکریں کھاتا اور ٹکریں مارتا ہوا ایک نہایت ہی اندھیارے کنوئیں میں جا گرا جس کا نام سناتن دہرم ہے۔ اور اس کا کچھ حال ظاہر کرتا ہوں۔

سناتن دہرم کا چاہِ تاریک

اس چاہ تاریک میں گر کر مجھکو دنیا ومافیہا کی کوئی خبر نہ رہی۔

جس طرح مینڈک اپنے کنوئیں کو ہی سارا جہان سمجھ لیتا ہے۔ اسی طرح سناتن دہرم کے چاہِ تاریک میں پڑے ہوئے لوگ بھی کنوئیں کے مینڈکوں کی طرح اپنے اسی اندھیارے

کنوئیں ہی کو تمام کائنات کا خلاصہ سمجھے بیٹھے ہیں۔ اور عموماً مینڈکوں کی طرح غٹر غٹر کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ ہم جنسی اور تاثیر صحبت سے میں بھی اسی طرف رجوع ہو گیا۔ اور ہر وقت سری رام سری رامچندر سری کرشن سری کرشن کی مالا جپنے لگا۔ لیکن میں سچ کہتا ہوں اور صاف کہتا ہوں کہ سوائے گٹ گٹ کرنے اور بیہودہ مغز مارنے اور فضول زبان تھکانے کے اس میں خاک بھی فائدہ جسمانی یا روحانی حاصل نہ ہوا۔ اور نہ کبھی کسی طرح ہوسکتا ہے۔ پس میں اس لغویت اور تضیع اوقات کے مشغلہ سے سخت مایوس و بیزار ہوکر آہستہ آہستہ اس اندھیارے کنوئیں سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا رہا اسی اثنا میں گنگاجی کے اشنان و تیرتھ سے تمام پاپوں کا دُھل جانا اور بیشمار پُنوں کا حاصل ہونا گوش زد ہوا۔ پھر کیا تھا۔ اندھیارے کنوئیں کے مینڈک کو گویا ایک دریائے ناپیدا کنار نظر آگیا۔ اب جس طرح اور جس وقت موقعہ ہوا۔ گنگاجی ہی میں غوطے لگانے کی سوجھنے لگی۔

گنگاجی پر اندھیر میرا یہ معمول ہوگیا تھا کہ عموماً بموجب رواج کے حسب توفیق خود۔ ہردوار تیرتھ پر جایا کرتا تھا۔ سیکڑوں غوطے لگائے۔ سیکڑوں غوطے کھائے۔ مگر ایک ذرہ بھر روحانی شانتی ان غوطوں سے حاصل نہ ہوئی۔ اور نہ کسی اپنے سے بڑے غوطہ خور کو ایسا شانتی یافتہ پایا۔ بلکہ جو لوگ ہمیشہ اس کے کنارہ پر بسیرا لگائے بیٹھے ہیں اور دن میں سو سو دفعہ اسمیں ڈبکیاں لگاتے رہتے ہیں۔ نیز وہ لوگ جو اکثر اس کے پانی ہی میں ہر وقت کھڑے رہکر جپ و تپ میں مشغول و مصروف ہیں۔ وہ بھی سب کے سب حقیقی شانتی اور روحانیت سے بالکل کورے ہی دیکھے گئے۔ البتہ مکر۔ لوبھ۔ فریب کے وہ وہ گُن اُن میں پائے گئے جن سے گنگاجی کی تمام وادی میں ہر طرف اندھیر ہی اندھیر چھایا ہوا ہے۔ اس کی

تفصیل و تشریح کی چنداں حاجت نہیں۔ عاقلاں را اشارہ کافیست۔

گنگاجی پر ایک ظلمتکدہ میں چشمہ ظلمات ۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اپنے ایک قریبی رشتہ دار کے پھول لیکر ہردوار پہنچا۔ بعد فراغت ادائے رسوم مروجہ میں اُس تیرتھ پر جسکو بھیم گوڈا کہتے ہیں۔ اشنان کرنیکے واسطے گیا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں بہت سے آدمی جمع ہیں۔ اور کئی ایک اشخاص وہاں اور بھی جاکر اس کے اندر داخل ہوتے ہیں۔ اور کئی ایک باہر بھی آتے ہیں۔ لیکن جو باہر آتے ہیں وہ کچھ تو ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ پاگل۔ اور کچھ بیہوش سے۔ میں حیران تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اور کیا اسرار ہے۔ آخر خود اس جھونپڑے کے قریب گیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس دریائے مقدس پر یہ ایک امرت سَر یعنی چشمہ آبحیات نہ تو بہ آب ظلمات جاری ہوا ہے جس کا مطلب دکان شراب فروشی تھا۔ کیونکہ ہندو لوگوں میں شراب کو امرت یعنی آبحیات کہتے ہیں۔ خیر مینے ایک آدمی سے جو وہاں کا نوکر تھا بطور تجاہل عارفانہ پوچھا کہ اجی یہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟ اور یہ دوکان کاہے کی ہے؟ وہ ہنسکر بولا کہ تم بھی عجب سادہ آدمی ہو۔ اتنا نہیں جانتے کہ یہاں دارو بکتا ہے۔ مینے کہا کہ ہیں دارو؟ وہ بولا کہ ہاں دارو! اور اس کے ساتھ سب چیزیں اور رلا رے بھی! اسپر مینے پوچھا کہ اور کیا کیا یہاں بکتا ہے؟ اس نے جواب دیا جو چاہو لیلو مچھلی کا گوشت۔ مچھلی کے کباب۔ مانس تلا ہوا۔ مانس بائل کیا ہوا۔ اور جو گوشت تم مانگو مل سکتا ہے۔ مینے کہا کہ ایسے پوتر تیرتھ پر جسکو تمام ہندو اپنے لیے باعث نجات سمجھتے ہیں یہ شراب نوشی اور گوشت خوری! اسپر وہ جھنجھلا کر بولا ارے جارے برہمن! راہ لگ اپنی کیا مفت کی جھک جھک لگا رکھی ہے تو نے۔ یہاں سب لوگ تیرے جیسے تھوڑے ہی ہیں جنکی پرالبھت میں نہ کھانا ہو نہ پینا۔ یہاں تو ایشور سرب شکتیمان کر پالو دیا لو کی

دیا ہے۔ کھانے پینے والے اتنے ہیں کہ خاصی ان ہی دونوں چیزوں کی بکری کے کارن
ان کا ٹھیکہ بھی بہت ہی بھاری ہو گیا ہے۔ یہ سنکر میں ہرے ہرے کرتا ہوا وہاں سے جلدی
جلدی قدم اٹھا کر کھسکا۔

لنکا جی میں چراغ تلے اندھیرا۔ مذکورہ بالا ظلمتکدہ یا چشمہ آب ظلمات
کو دیکھکر شام کے وقت میں اپنے منزل کدہ پر پہنچا۔ یہ ایک حویلی کا کمرہ تھا۔ جو کہ میں نے
وہاں اپنے رہنے کے لیئے کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ اور اس کمرے کے دو حصے تھے۔ ایک
تو وہ جس میں میں قیام پذیر تھا۔ اور دوسرا اس کے پہلو میں اور ساتھ ہی ایک اور حصہ
بطور ایک علیحدہ کمرے کے ملحق تھا۔ اس میں تین اور لالہ جی صاحبان فروکش تھے۔
جن کو میں بخوبی جانتا ہوں اور وہ بھی تیرتھ کے لیئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ میرے
اور ان کے کمرے کے درمیان صرف ایک لکڑی کی دیوار یعنی تختوں کا پردہ حائل تھا۔ اسی
شام کو کھانا کھانے اور ٹہلنے کے بعد قریباً دس بجے رات کے میں سونے کے لیئے اپنے
بستر پر جانیکو تھا کہ اس لالہ جی صاحبان کے کمرے میں سے کچھ دہیمی دہیمی آوازوں میں
پہلے کچھ کھسر پھسر سنائی دی اور پھر یک بیک بلند اور بیباک صداؤں میں ہوا ہو کر
چپکے چپکے کچھ دھینگا مشتی سی ہوتی ہوئی معلوم ہوئی۔ اس پر گھبرا کر میں نے بنظر ہمدردی اس
درمیانی چوبی دیوار کی ایک دراڑ کے سوراخ میں سے ان تیرتھ پر آئے ہوئے لالہ جی
صاحبان کے کمرے میں نظر کی کہ آخر ان مہاتما تیرتھیوں پر یکدم کونسی آفت آ پڑی۔ لیکن
جب دیکھا تو وہاں کچھ اور ہی تماشا نظر آیا۔ اور ایک عجیب ہی گل کھلا ہوا پایا۔ اس کی
مفصل کیفیت ظاہر کرنے سے شرم وحیا مانع ہے۔ صرف اسی قدر اشارہ کافی ہے کہ
وہاں تیرتھ کی تکمیل فسق وفجور سے ہو رہی تھی۔ اور بڑی بیباکی سے شراب نوشی اور
فسق بازی کا چپ ہو رہا تھا جس میں دو خوبصورت عورتیں بھی شامل تھیں جن کے
ساتھ پریم سبھا رچی ہوئی تھی۔ اب میں اس شیطانی پلاٹ پر ڈراپ سین ڈالتا ہوں

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ

روزِ محشر کہ جان گداز بود + اولین پُرسشِ نماز بود

الحمد للہ والمنۃ کہ ان یامِ خجستہ فرجام میں بفضل خدائے بے مثل و بے نیاز۔ کتاب مستطاب نسخۂ لاجواب یعنی

نماز

جس میں

ایمان مجمل و مفصل و کلمہ جات اہل سنت و الجماعت کے معتقدات۔ طہارت یعنی استنجا غسل۔ وضو اور تیمم کے حالات۔ نماز پنجوقتہ جمعہ عیدین۔ تراویح نماز جنازہ وغیرہ کی ترکیب مفسدات و مکروہات نوافل و مستحبات سُنن و واجبات اور فرائض کی تعریفات اور اُنکے احکامات۔ اذان و اقامت اور تکبیرات۔ سجدہ سہو۔ جماعت۔ کفن دفن غسل وغیرہ کے بیانات۔ غرضکہ ایسے ضروریات اسلام درج ہیں جنکی تمام قصبات۔ دیہات۔ قریات میں ہر مسلمان کو عموماً اور نومسلموں کو خصوصاً بڑی ضرورت پیش آتی ہے۔ اور بلحاظ فرائض ہدایت و تبلیغ اسلام تمام کارکنان دینی کو ان کا سکھانا لازم ہے۔ نہایت سہل اور آسان طریقہ سے بتائی گئی ہیں حسب الارشاد جناب حاجی محمد اسحق صاحب ناظم و جناب حاجی محمد عبد الصمد صاحب نائب ناظم۔ مولوی محمد رفعت اللہ صاحب سابق مہتمم حال رکن منتظم۔ انجمن ہدایت الاسلام دہلی نے تالیف کیا اور خاکسار میرزا عبد الغفار بیگ کے

افضل المطابع دہلی میں چھپا

بار اول جلد تعداد (۱۰۰۰)　جملہ حقوق بنام مہتمم جسٹری محفوظ ہیں　قیمت ۲ ر فی جلد۔ محصول ذمہ خریدار

فہرست مضامین کتاب ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین۔ الصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

عزیزو مسلمان اسکو کہتے ہیں جو صدق دل سے یہ عقیدہ رکھے۔ اٰمنتُ باللہ[1]

وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ

تعالیٰ والبعث بعد الموت۔ اٰمنتُ باللہ[2] کما ھو باسمائہ وصفاتہ و

قبلت جمیع احکامہ۔

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے جو ہمارے آقا نامدار سب نبیون کے سردار جناب

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلعم پر نازل ہوا۔ چارون خلیفہ بہ ترتیب

خلافت حضرت ابوبکر صدیقؓ وحضرت عمر فاروقؓ وحضرت عثمان غنیؓ وحضرت

علی کرم اللہ وجہہ جو آنحضور سیدنا محمد صلعم کے جانشین ہوئے سب ایمان

دارون کے سردار ہین جو اولاد ازواج مطہرات اصحاب ہین ہمارے سب

پیشوا ہین۔ اولیاء کی کرامت برحق ہے۔ سوا اللہ کے غیب کا علم کسی کو نہین

---

[1] یعنی ایمان لایا مین اللہ پر اور اُس کے فرشتون پر اور اوس کی کتابون پر اور اُسکے رسولون پر اور دن قیامت پر اور اس بات پر کہ اندازہ کل نیکی بدی کا اللہ برتر کی طرف سے ہے۔ اور اسپر کہ اوٹھنا ہے بعد موت کے

[2] اور ایمان لایا مین اللہ پہ جیسا کہ وہ ہی موافق اپنے نامون کے اور اپنی صفتون کے قبول کیا مین نے اُسکے تمام حکمون کو۔

جتنے نبی رسول فرشتہ جن انس ہیں سب اوسکے بندے ہیں تمام مخلوقات اوسی کی
پیدا کی ہوئی ہے ۔ بغیر حکم اللہ کے ایک ذرہ نہیں ہل سکتا جسکو جس قدر اختیار
نفع نقصان ہے سب اوسی کی طرف سے ہے ۔ سوائے اللہ کے سجدہ
وعبادت کے لائق کوئی نہیں ہے ۔ بعض وسیلے اور تدبیرین جو اوسنے
ہمارے لیئے جائز کی ہیں اونسے روگردانی عین بدنصیبی اور خرابی کی نشانی
ہے جیسے اولیاء اللہ کی محبت انکی دعا اور وسیلے سے اپنی حاجت اللہ سے
طلب کرنا ۔ ایسا عقیدہ رکھنے والے کو سنی مسلمان کہتے ہیں اور وہ اہل اسلام
کہلاتا ہے ۔ پس واضح رہے کہ اسلام کے ارکان پانچ ہین ۔ کلمہ ۔ نماز
زکوۃ ۔ حج ۔ روزہ رمضان ۔

پہلا رکن اسلام کا کلمہ ہے

کلمے پانچ ہیں ۔ پہلا کلمہ طیب ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ [1]
دوسرا کلمہ شہادت ۔ اَشْهَدُ [2] اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ
تیسرا کلمہ تمجید سُبْحَانَ [3] اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

---

[1] نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد رسول اللہ کے ہیں [2] گواہی دیتا ہوں میں اسبات کی
کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے ایک ہے وہ کوئی نہیں شریک اوسکا اور گواہ ہوں اسبات کہ محمد بندہ ہیں
اوسکے اور رسول اوسکے [3] پاک ہے اللہ اور سب تعریفیں اللہ کو ہیں اور نہیں کوئی قابل عبادت کے سوائے
اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں بچاؤ گناہ سے اور طاقت نیک کام کرنیکی مگر ساتھ اللہ کے جو برتر اور بزرگ

چہارم کلمہ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا - ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؎ پانچواں کلمہ ردکفر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا لَا اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؎ ان کلموں پر ایمان لانیوالا یعنے اللہ کو سچے دل سے ایک جاننے والا اور محمد کو رسول برحق ماننے والا اور علانیہ اقرار کرنیوالا مسلمان کہلاتا ہے جملہ احکام اسلام کی تصدیق انہیں دو باتوں کے تحت میں آگئی یعنی جو اللہ کو ایک اور رسول کو سچا جانے گا وہ اسکے سب احکام کو جو اسکے رسول کے ذریعہ سے ملے ہیں سچا جانیگا اور اللہ کو معبود مانیگا بس وہ مسلمان ہے

دوسرا رکن اسلام کا نماز ہے

یعنی اللہ کی پانچوں وقت کی عبادت جس طرح پر ہمارے آقا رنامدار سب نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے ادا کرنا۔

؎ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے ایک ہے وہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اوسی کا ہو راج اور اوسی کو ہو تعریف وہ زندہ کرتا ہو اور موت دیتا ہے اور جو زندہ ہو ایسا کہ نہیں موت آسکو ہمیشہ ہمیشہ صاحب بزرگی اور تعظیم کا اوسی کے ہاتھ ہے سب بھلائی اور وہ سب چیز پر قدرت رکھتا ہی ؎ یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے اس بات کی کہ شریک کرون تیرا کسی چیز کو جان بوجھکر اور بخشش مانگتا ہون تجھسے اون گناہون سے کہ نہیں جانتا میں توبہ کی میں نے اون سے اور اسلام لایا مین اور کہتا ہون مین نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد ہیں رسول اللہ کے۔

تیسرا رکن زکوٰۃ ہے

یعنی مال میں سے چالیسواں حصہ اپنے زر نقد چاندی سونا وغیرہ میں سے سال بھر میں ایک مرتبہ دینا۔

چوتھا رکن حج ہے

یعنی اگر روپیہ پیسہ اس قدر ہو کہ مال بچون کے واسطے اُسکے پیچھے کفایت کرے اور باطمینان تمام آمد و رفت کے واسطے کافی ہو تو تمام عمر میں ایک مرتبہ شہر مکہ معظمہ میں اُس متبرک گھر مین جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے عبادت کے واسطے بنایا تھا اور جسے کعبۃ اللہ کہتے ہیں جا کر اللہ کی عبادت کرنا۔

پانچوان رکن روزے رمضان کے

تمام سال میں ایک ماہ تک متواتر ہر روز صبح سے شام تک لذات دنیاوی سے پرہیز کرنا اپنی خواہشات نفسانی و حیوانی کو روکنا بھوکے پیاسے رہکر اللہ کی یاد دل مین رکھکر تمام کاروبار معیشت میں بمصداق دل بیار دست بکار مشغول رہنا ۔ یہ سب ارکان اسلام ہیں۔

ان پانچون ارکان میں سے کلمہ کا بیان مختصر ہو چکا ہے اب ہم مفصل بیان دوسرے رکن یعنی نماز کا اس رسالہ میں کرتے ہیں تاکہ عام مسلمان اپنے دین کے اس رکن سے اچھی طرح واقف ہون اور ناواقف نو مسلمون کے واسطے ایک اچھے معلم کا کام دے ۔ اور اونکو نماز کا شوق اور استقامت

کامل حاصل ہو۔ آمین

(دوسرا رکن اسلام)

نماز کا بیان

روز محشر[1] کہ جان گداز بود ✤ اولیں پرسش نماز بود

نماز کے بیان میں بعض اصطلاحات ایسے ہیں جنکا پوری طور پر سمجھ لینا ضروری ہے تاکہ نماز کے احکام سمجھنے میں سہولیت ہو وہ یہ ہیں۔

فرض[1]۔ واجب[2]۔ سنت[3]۔ نفل[4]۔ مستحب[5]۔ مباح[6]۔ حرام[7]۔ مکروہ تحریمی[8]۔ مکروہ تنزیہی[9]۔

فرض[1] جو آیات قطعی سے ثابت ہو اور اس میں آئمہ کا اختلاف نہ ہو یا حدیث سے جسکو اس قدر راویوں نے روایت کیا ہو کہ انکا جھوٹ پر متفق ہو جانا ممکن نہ ہو یا اجماع امت سے ثابت ہو اوسکو فرض کہتے ہیں۔ فرض کو بھولکر چھوڑ دینے سے نماز لوٹانا ہوتی ہے۔

واجب[2]۔ ایسی آیت جسکے معنی میں دوسرا احتمال بھی ہوسکتا ہے ایسی حدیث صحیح سے جسکے راوی بہت سے ہوں کہ وہ متواتر کے درجہ کو پہونچ جاوے اور اہل اجتہاد کے قیاس سے جو واجب ثابت ہو وہ واجب ہوگا واجب کو بھولکر چھوڑ دینے سے سجدہ سہو لازم ہوگا۔

---

[1] قیامت کا دن کہ بڑا جان کیلئے مصیبت کا ہوگا اوس روز سب سے پہلے اللہ جل شانہ نماز کی پوچھ گچھ کریگا

سنت - اسکی دو قسمیں ہیں (الف) ایک موکدہ یعنی جنکے کرنے کی بابت رسول اللہ صلعم نے تاکید فرمائی ہے اور خود جسکو ہمیشہ کیا ہو۔

مستحب (ب) غیر موکدہ یعنی جسکو آنحضور صلعم نے کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو۔ لیکن کرنے کا حکم نہ دیا ہو۔ یعنی وہ فعل جسمیں تعیین شرعی واقعہ ہوئی ہو اوس کو سنت غیر موکدہ یا مستحب کہتے ہیں انکا کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے۔

نفل۔ جسکو سنت غیر موکدہ بھی کہتے ہیں مثل مستحب کے ہے لیکن اس میں کوئی تعیین شرعی نہیں اسکا کرنا بھی مثل مستحب کے نہ کرنے سے بہتر ہے۔

مباح - ایسی چیزیں جنکے لئے نہ حکم کرنیکا ہو اور نہ نہ کرنے کا وہ مباح کہلاتی ہیں

حرام۔ وہ ہے جسکی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو۔

مکروہ تحریمی۔ وہ ہے جسکی ممانعت دلیل ظنی سے ثابت ہو۔

مکروہ تنزیہی وہ ہے جسکی ممانعت تنفقتاً ہو یا ادبا۔

فرض سنت وغیرہ وغیرہ کی بابتہ شرع کا یہ حکم ہے۔ کہ فرض ادا کرنے والا ثواب پاویگا اور نہ کرنے والا عذاب انکار کرنے والا کافر۔ واجب کا کرنے والا تو ثواب اور نہ کرنے والا عذاب پاویگا مگر انکار کرنے والا کافر نہیں۔ سنت موکدہ کا کرنیوالا ثواب پاویگا اور ترک کرنے والا جھڑکی پاویگا۔ لیکن سبک جاننے والا کافر۔ اور نفل و مستحب کے کرنے والے کو فضیلت ہے۔ چھوڑنے والے پر عذاب اور عتاب کچھ نہیں۔ حرام کا چھوڑنے والا ثواب پاویگا اور کرنے والا عذاب اور اسکی حر

کا منکر کافر مکروہ تحریمی کا نہ کرنے والا ثواب پاویگا اور کرنے والا عتاب اور مکروہ
تنزیہی کا ترک کرنیوالا فضیلت حاصل کرے گا اور کرنے والا نہ عذاب نہ عتاب مباح
کا کرنے والا نہ ثواب پاویگا نہ فضیلت نہ نکرنے والا عذاب وغیرہ۔

اب جاننا چاہیے کہ پانچ وقت کی نماز اسلام مین بارہ برس کی عمر سے مرتے دم تک
بیمار۔ تندرست۔ عاقل۔ بالغ پر فرض ہے وہ پانچ وقت یہ ہین **فجر ظہر عصر**
مغرب عشا جمعہ کے روز بجائے ظہر کے جمعہ کی نماز ہے عیدین کی نماز واجب ہے

نماز فجر۔ کا وقت جس وقت سے کہ روشنی شروع ہو سورج کے نکلنے سے قبل تک ہے۔

نماز ظہر۔ کا وقت دوپہر کے ڈھلنے پر ایک چند سے دو چند سایہ ہونے تک۔

نماز عصر۔ کا وقت ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک

نماز مغرب۔ کا وقت فوراً غروب آفتاب ہوتے ہی سیاہی شب پھیل جانے تک

نماز عشا۔ کا وقت مغرب کے بعد سے آدھی رات تک۔

نماز جمعہ۔ کا وقت عین ظہر کے وقت۔

نماز عیدین۔ عیدین یعنے عید الفطر و عید الضحی کا وقت بعد طلوع
آفتاب کے قبل دوپہر تک طلوع آفتاب کے بعد جلدی ادا ہے

کوئی نماز بغیر طہارت کے کامل نہیں ہوتی ہے اس وجہ سے پہلے ہم طہارت
کا ذکر کرتے ہیں ؎

---

* دو عیدین یک ماہ شوال کی پہلی تاریخ دوسری ماہ ذالحجہ کی ۱۰ تاریخ کو۔

بیان طہارت

نماز مین طہارت ظاہری تین چیزون کی ضروری ہے۔ اول جسم کی۔ دوسری لباس کی۔ تیسرے جائے نماز کی۔

طہارت جسمی کا بیان

طہارت جسمی میں غسل۔ وضو۔ تیمم۔ استنجا داخل ہیں۔
وضو اور غسل سے پہلے استنجا کی ضرورت ہوتی ہے اس وجہ سے ہم پہلے استنجے کا بیان کرتے ہیں۔

استنجے کا بیان

پاخانہ پیشاب کے بعد اسکے نکلنے کی جگہون کے پاک کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔ پاخانہ پیشاب کے جگہونکا کن چیزون سے استنجا مکروہ ہے۔ اینٹ پختہ۔ ٹھیکری ہڈی۔ کوئلہ۔ کاغذ۔ جانورون کا چارہ اور ہر چیز حرمت والی اور نفع پہونچانے والی سے استنجا کرنا مکروہ۔

استنجا کن چیزونسے جائز ہے

مٹی کے ڈھیلون سے۔ پتھر سے۔ پانی سے۔ ریت سے سنت ہے۔ علاوہ اس کے ہر چیز سے جو نفع دینے والی اور حرمت والی نہ ہو اسی قدر تعداد ڈھیلون پتھر وغیرہ سے استنجا کرے جہان تک پاکی ہو جاوے۔

استنجا کرنیکی ترکیب

مرد پاخانے کے مخرج پر ڈھیلوں یا پتھر کو موسم سرما میں لیکر پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو کھینچے اور دوسرا آگے سے پیچھے کو تیسرا پہلے کی طرح علی ہذا جب تک پاک نہ ہو جائے۔ موسم گرما میں اسکے برخلاف یعنی اول ڈھیلا آگے سے پیچھے کو دوسرا پیچھے سے آگے کو علی ہذا پاک ہونے تک اسوجہ سے کہ جاڑوں میں خصیتین سمٹے رہتے ہیں اور گرمیوں میں لٹکے ہوئے مباداکہ وہ آلودہ نجاست ہو جاویں عورت دونوں موسموں میں پہلا ڈھیلا آگے ہی کو کھینچے۔

پانی سے استنجا کرنا

اگر بعد ڈھیلے کے پانی سے استنجا کرے تو سنت ہے اور مخرج سے نجاست تجاوز کر گئی ہو تو فرض ہے۔

پانی سے استنجا کرنیکا طریقہ یہ ہی

کہ بائیں ہاتھ مخرج پر لیجا کر پہلے بیچ کی انگلی کو نیچا کر کے لگائے اور پانی ڈالتا جائے پھر آس پاس کی اونگلیاں اسی طرح پھر انگوٹھا یہاں تک کہ مخرج پر کی چکنائی دور ہو جائے اور طہارت کا یقین ہو سکے واسطے شرعاً ایک رطل یعنے ڈیرھ پاؤ کے قریب پانی کافی سمجھا گیا ہے۔ پاخانہ کے مخرج دہونے کو بڑا استنجا اور پیشاب کے مخرج دہونے کو چھوٹا استنجا کہتے ہیں۔

چھوٹا استنجا ڈھیلے پتھر کپڑے سے اوسوقت تک کرنا چاہیے کہ جبتک مخرج میں

تری نہ رہے اور اندر سے قطرہ نہ آنا یقینی ہو جاوے اس غرض کے واسطے مرد کو چاہیے کہ استنجا کرتے وقت رانوں سے دونوں طرفوں مخرج پیشاب کو دبائے تاکہ قطرہ جو مثانہ سے نکلکر مخرج کے مونہہ تک نہ پہونچا ہو وہ پہونچ جاوے۔ اور جسم یا کپڑا اوسکے بعد کے نکلنے سے محفوظ رہے۔ اسکے بعد جب چاہے وضو سے پہلے پانی سے دھوے بہتر ہی مقدار پانی ایک رطل ہے۔ اسکے بعد وضو سے پہلے بذریعہ غسل کے طہارت ہونا چاہیے۔

غسل کا بیان

غسل چار طرح کا ہوتا ہے۔ ایک فرض۔ دوسرا واجب۔ تیسرا سنت۔ چوتھا مستحب۔

اول غسل فرض

بعد جنابت[2]۔ بعد حیض[3]۔ بعد نفاس[4] غسل فرض[1] ہے۔

---

[1] یعنی جن باتوں سے غسل کرنا فرض ہوتا ہے۔

[2] جنابت بھاڑا اوس حالت ناپاکی کو کہتے ہیں جو منی نکلنے یا ادخال حشفہ کے بعد تمام جسم کے متعلق ہوتی ہے شہوت کے ساتھ کود کر منی کا نکلنا شرط ہے۔ خواہ چھونے سے یا دیکھنے سے یا احتلام کے عمل سے یا سوتے میں یا جاگتے میں نکل جاوے مرد سے ہو یا عورت سے اگر سوائے ان شرائط کے نکلے گی تو جنابت ثابت نہ ہوگی۔ لیکن ادخال حشفہ پر غسل فرض ہوگا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔

[3] حیض۔ جو خون عورتوں کو ہر مہینہ میں رحم کے اندر سے آتا ہے اوسکو حیض کہتے ہیں اوس کی رنگت سرخ۔ سیاہ۔ زرد۔ سبز۔ گمدر۔ خاکستری ہوتی ہے۔ اور اسکے ایام معینہ شرعی تین سے دس تک ہیں۔ اگر تین سے کم یا دس سے زیادہ مدت تک خون آوے تو اوس کو استحاضہ کہتے ہیں۔ [4] نفاس وہ خون ہے کہ جو بعد بچہ پیدا ہونے کے عورت کے رحم سے آتا ہے اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے بعد چالیس دن کے استحاضہ کہلاوے گا۔

دویم غسل واجب

اول میت کا غسل زندوں پر - دوسرے سارے بدن پر نجاست لگجانے سے یا بعض بدن پر لگے مگر مقام نجاست مخفی رہے یعنی یہ نہیں معلوم ہو کہ نجاست حقیقی کہاں ہے - تو تمام جسم کا غسل واجب ہے -

سویم غسل سنت

پانچ ہیں - جمعہ کی نماز کے لئے - عیدین کی نماز کے لئے - احرام حج یا عمرے کے لئے - وقوف عرفات کے لئے - بعد داخل ہونے اسلام کے -

چہارم غسل مستحب

دیوانگی اور غشی دور ہونے کے بعد - پچھنے لگوانے کے بعد - شب برات یعنی پندرھوین شب شعبان المعظم مین - شب عرفہ یعنی نوین رات ذالحجہ مین - شب قدر رمضان مین - نزدیک قیام مزدلفہ کے - وقت قربانی کے - قریب ادخال منا - وقت ادخال مکہ معظمہ بغرض طواف - وقت سورج گہن وچاند گہن کے - طلب بارش کے لئے - خوف کے وقت - دفع مصیبت مثل تاریکی دن یا سخت آندھی کیلئے - مدینہ منورہ مین داخل ہونے کے وقت - نئے کپڑے پہننے کے وقت - مردہ نہلانے کے بعد - مقتول پر بروقت قتل - سفر سے لوٹنے کے وقت - عورت مستحاضہ پر

---

[1] یہ ایک قبولیت دعا کی رات ہے اس رات میں اختلاف ہے بعض پندرھوین شب شعبان معظم و ستایسوین رمضان المبارک میں اور بعض ۲۷ شب ماہ رجب بتاتے ہیں -

[2] اسکا مفصل طریقہ وضو کے بیان میں آویگا -

ہر وقت نماز کے لیے یہ سب فرض ہیں۔

فرض غسل کے

غسل میں تین کام فرض ہیں۔ مونھ بھر کر کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ بدن کا دھونا۔

سنتیں غسل کی

چار ہیں۔ دونوں ہاتھوں کو پہونچوں تک دھونا شرم گاہ کو غسل سے پہلے خواہ نجاست ہو یا نہ ہو دھونا وضو کرنا۔ تین بار سر اور تمام بدن پر پانی ڈالنا۔

مستحبات غسل کے

مستحبات غسل میں آٹھ ہیں۔ نیت دھد کرنے ناپاکی کی کرنا۔ ہاتھ دھوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔ قبلہ کی طرف مونھ کرنا۔ تمام بدن پر پانی ملنا۔ ایسی جگہ نہائے جہاں کوئی نہ دیکھے۔ غسل کرتے وقت باتیں نہ کرنا۔ پانی میں کمی زیادتی نہ کرنا۔ بعد غسل کے بدن پچوڑنا یا تھونسے۔

تنبیہ۔ اس غرض سے کہ تمام جسم پر پانی پہونچ جاوے ناف میں اور کانوں میں غسل کرتے وقت اونگلی ڈالنا ضروری ہے

پانی کی مقدار غسل کے واسطے ایک صاع یعنے ۴ سیر ہے اور وضو کے واسطے ایک مد یعنی تین پاؤ ڈیڑھ چھٹانک اور استنجا کے واسطے ایک رطل جو ڈیرھ پاؤ سے زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی غسل کو مع وضو و استنجے کے پونے چار سیر پانی

کافی ہے جو ایک چھوٹے گھڑے اور ایک لوٹے سے زیادہ نہیں ہو سکتا ہے عورت کو جوڑا کھولنے کی ضرورت نہیں صرف بالوں کی جڑیں تر کر لینا کافی ہیں۔ ناک مین اگر پیٹری خشک جمی ہو تو ناک میں پانی ڈالتے وقت اوسے صاف کر دے ورنہ طہارت نہ ہوگی۔ دانتون مین کوئی سخت چیز جس سے پانی اوس جگہ نہ پہونچ سکے مانع طہارت ہے۔

غسل کی ترکیب

یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے پھر آگے پیچھے کا استنجا اچھی طرح کرے ناپاکی بدن سے دور کرے۔ پھر وضو کرے۔ پھر تین بار پانی تمام بدن پر اس طرح بہا دے کہ پہلے تین بار پانی سر پر ڈالے پھر تین بار داہنے مونڈھے پر پھر تین بار بائین مونڈھے پر۔ بس غسل ہو گیا۔ بحالت عذر شرعی بجائے غسل کے تیمم ہو سکتا ہے

وضو کا بیان

اگر نمازی پر غسل واجب نہ ہو تو نماز کے واسطے ان صورتون میں وضو کی ضرورت ہوگی۔

کن باتون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

جبکہ پاخانہ اور پیشاب کی جگہ سے کوئی نجس چیز پاخانہ پیشاب مذی وغیرہ نکلے کسی جگہ جسم کے اندر سے خون پیپ ریم کچلھو نکلکر مخرج سے پاک جگہ پر پہونچے بیماری سے سوئی۔ مونہہ بھر کے قے کرے۔ نماز کے اندر اگر بالغ نمو قہقہہ مارے

خواہ سہواً ہی ہو۔ بیہوشی ہونے پر خواہ نشہ سے ہو۔ مباشرت فاحش یعنی دو شرمگاہون کے بھڑ جانے سے اگرچہ دو عورتون کے ہی درمیان ہو پیشاب کی جگہ سے پتھری اور کیڑے کے نکلنے سے۔ پاخانہ کی جگہ سے ریح نکلنے سے جونک یا پچھڑی کے خون کے چوسنے سے آنکھ اور ناف کے درد مین ناف اور آنکھ کے پانی بہنے سے سوائے آنسو اور پسینے کے۔ موتہہ مین تھوک پر خون کے غالب آجانیسے بواسیر یا غیر بواسیر کی مقعد سے کانچ کے نکلنے سے ان سب باتون کے واقع ہونیسے وضو کرنا لازم ہے۔

مکروہات وضو

اور جن باتون سے وضو مین کراہت آجاتی ہے وہ یہ ہین۔ چہرہ پر زور سے پانی مارنا۔ پانی کا حاجت سے زیادہ یا کم کردینا۔ وضو کے اندر بلا ضرورت اشد دنیا کی باتین کرنا۔ نئے پانی سے تین بار مسح کرنا۔ ناپاک جگہ وضو کرنا عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔ جس سے وضو کرتا ہے اُس پانی مین تھوکنا یا ناک سنکنا۔ اگرچہ وہ پانی جاری ہو۔ پیر دھونے کے وقت پاؤن قبلہ رخ کرنا۔ بائین ہاتھ سے کلی کرنا۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا بغیر عذر کے کسی برتن کو اپنے وضو کیلئے خاص کرلینا۔

وضو کے فرض

فرض وضو کے چار ہین (۱) تمام موتہہ دھونا (۲) دونون ہاتھ کہنیون تک

دہونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنے پانی ہاتھہ میں لیکر دونوں ہاتھوں کو ملائے اور چوتھائی سر پر ماتھے سے گردن تک پھیرے اوسکے بعد گردن پر اس طرح لوٹا ہوا لاوے کہ داہنا ہاتھہ داہنی طرف اور بایاں بائیں طرف گلے تک سمٹے آوے اسکے بعد کانوں کی آس پاس پھراتا ہوا گدیا تک دونوں ہاتھہ لاوے پھر کانوں میں شہادت کی انگلی کرکے دونوں ہاتھہ گردن پر سے گلے تک پھیرتا ہوا علحدہ علحدہ لے آوے (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں تک دہونا اس طرح کہ کہیں ذرہ برابر خشک نہ رہجاوے

وضو کی سنتیں

سنتیں وضو کی گیارہ ہیں۔ (۱) نیت (۲) بسم اللہ کہنا (۳) ہاتھہ گٹوں تک دہونا (۴) کلی کرنا (۵) مسواک کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا (۷) تمام سر کا مسح کرنا (۸) ڈاڑہی اور انگلیوں کا خلال کرنا (۹) ترتیب یعنی جس عضو کا پہلے دہونا چاہیے پیچھے نہ دہونا اور جس کا پیچھے دہونا چاہیے اوسکا پہلے نہ دہونا (۱۰) تین تین بار ہر عضو کا دہونا (۱۱) پے در پے دہونا یعنے ایک خشک نہ ہونے پاوے کہ دوسرا دہونا۔

وضو کے مستحبات

مستحب وضو کے تین ہیں (۱) گردن کا مسح کرنا (۲) وضو میں کلمہ شہادت پڑہنا (۳) داہنی طرف سے شروع کرنا۔

وضو کی ترکیب و ترتیب

پہلے استنجے کے بعد اول بسم اللہ کہکر پہونچوں تک تین مرتبہ ہاتھہ دہوئے

پھر تین مرتبہ کلی وغرارہ کرے پھر ناک مین پانی ڈالے اورانگلی سے ناک پاک
کرے۔ پھر تین مرتبہ ماتھے سمیت دونون ہاتھ سے منہہ دہوئے اوسکے بعد چوتھائی
سر کا مسح حسب قاعدہ مذکورہ کرے۔ اوسکے بعد دونون پاؤن ٹخنون سمیت
دہوئے اب وضو تمام ہوا۔ بحالت عذر شرعی بجائے وضو کے تیمم ہو سکتا ہی

تیمم کا بیان

تیمم شرع مین ایسے قصد کو کہتے ہین کہ جو پاک کرنے والی مٹی یا جنس مٹی کی طرف
طہارت حاصل کرنے کی غرض سے کیا جاوے اور یہ مخصوص اُمّت محمدی صلعم
کے واسطے ہے۔

تیمم کا حکم

تیمم اُس شخص کو جائز ہے جو مطلق پانی کے کافی استعمال سے ایکمیل
آ کی دوری کی وجہ سے عاجز ہو۔ دوسرے اوس شخص کو جو بسبب لاحق ہونے
بیماری یا بخوف زیادتی بیماری پانی کے استعمال سے عاجز ہو۔ تیسرے
جسکو دشمن سے خوف آبرو جانے کا ہو۔ مثلاً عورت کو مرد فاسق کا۔ مفلس
یا مقروض کو قرضخواہ کے قید کرلینے کا خوف ہو یا جان جانے کا کسی جانور یا
آدمی سے خوف ہو۔ مطلق پانی کافی کی قید اسوجہ سے لگائی کہ غیر کافی اور
متقید پانی مثل آب تربوز آب کیوڑہ وغیرہ شرعاً بمنزلہ معدوم کے ہے۔

تیمم کی شرطین

سات ہیں (۱) اسلام کا ہونا (۲) نیت کرنا (۳) مسح کرنا (۴) تین یا زیادہ انگلیون سے مسح کرنا (۵) مٹی یا جنس مٹی کا ہونا۔ (۶) مٹی یا جنس مٹی کا پاک ہونا (۷) پانی کا نہ ہونا حقیقتاً یا حکماً حقیقتاً پانی کا نہ ہونا وہ ہے کہ پانی موجود نہ ہو یعنے نہ مل سکے خواہ مسافر ہو یا مقیم شہر مین ہو یا باہر حکماً اسکو کہتے ہیں کہ خوف بیماری یا زیادتی بیماری سے استعمال نہ کر سکے۔ نیت یہ ہے تیمم کرتا ہون مین واسطے دور ہونے ناپاکی اور درست ہونے نماز کے تقرباً الی اللہ تعالیٰ (واسطے نزدیکی کے خدائے تعالیٰ کی طرف)

تیمم مین سنتین

آٹھ ہیں (۱) بسم اللہ کہنا (۲) دونون ہتیلیون کو اندر کی طرف سے مٹی پر مارنا (۳) ہتیلیون کو مٹی پر رکھکر آگے کو کھینچنا۔ (۴) ہتیلیونکو ہٹانا (۵) ہاتھون کا جھاڑنا (۶) مٹی پر ہاتھ رکھنے کے وقت اونگلیونکا کشادہ رکھنا (۷) ترتیب یعنی اول منھہ کا مسح کرنا پھر داہنے ہاتھہ کا پھر بائیں ہاتھہ کا مسح کرنا (۸) پے در پے مسح کرنا اس طرح کہ اگر پانی استعمال کیا جاتا تو عضو متقدم خشک نہ ہوتا۔

تیمم کرنیکا طریق

اس میں دو رکن ہین۔ اول رکن دو ضرب ہین۔ پہلی ضرب مٹی پر مار کر مونہہ پر مسح کرنا۔ دوسری ضرب مٹی پر مار کر دونون ہاتھونکا مسح کہنیون تک کرنا دوسرا رکن تیمم کا استیعاب ہے یعنی ایسے طور پر مونہہ اور ہاتھہ کا مسح کرنا کہ

کوئی جگہ خالی نہ رہے۔ اگر انگوٹھی پہنے ہو تو اوسے بھی گھمالے بس تیمم ہو گیا۔

دوسری طہارت لباس کی

جس طرح کہ طہارت جسمی ضروری ہے اسی طرح پر نمازی کے لئے کپڑے کے طاہر ہونے کی ضرورت ہے۔ واضح رہے کہ نجاست دو طرح کی ہوتی ہے ایک **حکمی** دوسرے **حقیقی**۔

نجاست حکمی

اوسے کہتے ہیں جو نظر نہ آئے۔ صرف حکم سے بدن پر اوس کی ناپاکی طاری ہے مگر اس ناپاکی کا ازالہ کسی عذر سے نہیں ہو سکتا۔ جیسے نہانے کی حاجت یعنی جنابت دوسرے بے وضو ہونے کی حالت۔ بظاہر کوئی ناپاکی لگی نہیں لیکن کسی عذر سے اوس کی معافی نہیں یہ نجاست حکمی سوائے پانی مطلق کے اور کسی سے دور نہیں ہو سکتی۔

نجاست حقیقی

اوسے کہتے ہیں جو نظر آوے جیسے پاخانہ پیشاب وغیرہ اس نجاست کے لئے مقدار معافی کی بھی معین ہے اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک **غلیظہ** دوسرے **خفیفہ**

(الف) نجاست غلیظہ

اوسے کہتے ہیں کہ اسکی بابتہ دو آیات قرآنی ایسے نہ ہوں جنکے دو معنے ہو سکتے ہیں اور مجتہدین رح کا بھی اختلاف نہ ہو۔ اور نجاست غلیظہ میں یہ چیزیں داخل ہیں

سوائے ریح کے آدمی کے بدن سے جو ایسی چیزین نکلتی ہیں کہ جنسے غسل و وضو واجب ہوتا ہے۔ جیسے پاخانہ۔ پیشاب۔ منی۔ مذی۔ ودی۔ خون حیض و نفاس واستحاضہ۔ کچا لہو۔ پیپ۔ خون جاری خواہ جسم کی کسی جگہ سے ہو۔ قی موںہ بھر علاوہ اسکے۔ شراب۔ پاخانہ پیشاب اون جانورون کا جن کا گوشت حرام ہے خواہ درندے ہون یا غیر درندے شل بلی گدہے وغیرہ کے۔ پاخانہ بط و مرغی سانپ وجونک کا۔ گوبر گائے بھینس کا۔

نجاست غلیظہ اگر گاڑہی ہی تو ساڑھے چار ماشے اور پتلی ہے تو ہتیلی کے گڑھے یا روپیہ برابر بدن یا کپڑے پر لگ جاوے تو معاف ہے۔ یعنی اس قدر نجاست لگی ہو تو نماز ہو جاتی ہے مگر مکروہ تحریمی ہے دور کرنا واجب اور اس سے کم کو دور کرنا سنت دور نہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور زیادہ مقدار معینہ سے ہو تو دہونا فرض اور نہ دہونا مبطل نماز ہے۔

(ب) نجاست خفیفہ

اوسے کہتے ہیں کہ جسکی بابتہ دو نص یعنی آیات قرآنی مختلف المعنی ہون اور مجتہدین میں بھی اوس کی بابت اختلاف ہو۔ نجاست خفیفہ میں گھوڑے اور حلال جانورونکا پیشاب شل گائے بکری وغیرہ کے اور بیخال یعنی بیٹ اون پرند جانورون کی جنکا گوشت حرام ہے شامل ہے۔ نجاست خفیفہ چوتھائی سے کم ہر چیز و کپڑا اور عضو بدن کے معاف ہے۔ مثلاً دامن یا آستین پر گرے تو دامن اور آستین کا چوتھائی

حصہ معاف ہے۔ اسی طرح بدن کے ہاتھہ یا پیٹ جس عضو پر گرے اوس عضو کا
چوتھائی حصہ معاف ہے۔ لیکن پانی مین اگر نجاست خفیفہ گرے تو پانی کے لیے
بھی نجاست غلیظہ کے حکم مین ہے۔

پاک کرنا کپڑے کا

نجاست حقیقی یعنے خفیفہ اور غلیظہ جو کپڑے پر نظر نہ آوے وہ مطلق پانی سے
ایک بار دھونے پر دھونے والے کے نزدیک پاک ہوجاتی ہے اور وسواس والے
کے نزدیک تین بار یا سات بار دھونے اور نچوڑنے سے ہوتی ہے اور نظر آنیوالی
نجاست نظر نہ آنیسے خواہ اُسکا نظر نہ آنا تین بار دھونے سے ہو یا رگڑنے یا چھیلنے
وغیرہ سے۔ بس کپڑا پاک ہوگیا۔

تیسری طہارت جائے نماز کی

مصلے بڑا ہو یا چھوٹا تیسری شرط پاک ہونا مصلے کے مکان کا ہے یعنے اُس کے
دونوں ہاتھوں۔ دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں اور سجدہ کی جگہ کا پاک ہونا
بڑی جائے نماز کے کسی کنارہ پر اگر ایسی نجاست لگی ہے جو مانع صلوۃ ہے تو جس
کنارہ پر نجاست نہین ہے اوسپر نماز ادا ہو جائے گی۔
جس طرح شرع اجازت دے غسل یا وضو یا تیمم کے بعد نماز سے پہلے مقیم یا
مسافر کے لئے آبادی ہو یا جنگل ادا ہو یا قضا اذان اور اقامت یا صرف
اقامت ضروری ہے۔

اذان اور اقامت کا بیان

اذان کہنا سنت موکدہ ہے اذان اسکو کہتے ہیں کہ چند کلمات معینہ کے ذریعہ سے خاص طریق سے فرض نمازوں کے لئے آگاہ کرنا۔

اذان کہنے کا خاص طریقہ یہ ہے کہ موذن اونچی جگہ پر قبلہ رو کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں میں دونوں انگلیاں شہادت کی ڈالکر اول چار مرتبہ اس طرح پر کہ ایک آواز میں یوں کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دوسری آواز میں بھی اسی طرح اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو آوازوں میں کہے پھر اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ دو آوازوں میں کہے۔ پھر داہنی طرف دونوں مرتبہ ذرا رخ پھیر کر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دو آوازوں میں کہے پھر حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ دو آوازوں میں کہے دو مرتبہ بائیں طرف اسی طرح موںہہ کرکے۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایک آواز میں کہے پھر کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ فجر کی نماز میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کے درمیان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ دو آوازوں میں کہے۔ اور اقامت میں جسکو عام لوگ تکبیر کہتے ہیں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دو بار کہا جاتا ہے۔ اور بس۔

سنت اذان

میں تین ہیں (۱) رو بقبلہ ہونا (۲) التفات کرنا یعنی حی پر کہتے وقت داہنے بائیں رخ پھیرنا (۳) حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کی تکبیرات میں دو کلموں پر ٹھیرنا۔ (۴) اور علاوہ تکبیرات کے ہر ایک کلمہ پر ٹھیرنا (۵) مثل راگنی کے حروف حرکات اور سکنات میں کمی بیشی واقع نہ ہونا۔

اقامت بھی صرف فرضوں کے لئے سنت ہونے میں اذان کی طرح ہے۔ لیکن عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں خواہ نماز تنہا پڑھیں یا جماعت سے۔

مکروہات اذان

میں چار باتیں ہیں (۱) جلدی جلدی بغیر توقف کے مثل اقامت کے کہنا (۲) ترجیع کرنا یعنے پہلے آہستہ آہستہ شہادتین کہے پھر زور سے کہے (۳) ہر وقت کہنے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاح کے دائیں بائیں التفات نہ کرنا (۴) بیٹھکر اذان کہنا۔ اذان اور اقامت کے بعد نماز ہے۔

نماز کا بیان

نماز کا ہر مسلمان عاقل بالغ پر موافق سنت اور اجماع کے اوقات معینہ پر ادا کرنا فرض ہے سات برس کی عمر سے نماز کا پڑھانا اور دس برس کی عمر سے مار کر پڑھانا بلحاظ عادی کرنے کے ہے اسکا منکر کافر اور غیر منکر تارک اعلیٰ درجہ کا فاسق ہے۔ ہم حنفیوں کے یہاں فاسق کے لئے ترک نماز پر جب تک توبہ نہ کرلے قید کا حکم ہے اور آئمہ کے یہاں حکم قتل ہے۔

پس نماز بلا عذر شرعی چھوٹ نہین سکتی۔

عذر شرعی

نماز کے چھوٹنے کے سات ہیں۔حیض۔نفاس۔بیہوشی۔غشی۔نسیان۔ڈوبنگی۔نیند۔بحالت نہو عذر شرعی کے نماز ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے

نماز کے فرض (۱۶) ہیں (۱) پاکی تمام بدنکی (۲) پاکی کپڑے کی (۳) پاکی جائے نماز کی (۴) ستر ڈہانکنا یعنی مرد کو ناف سے زانو تک اور عورت کو تمام بدن سوائے موںہہ اور ہاتھہ پاؤں کے ڈہاکنا۔(۵) وقت پر نماز پڑہنا (۶) قبلہ کی طرف موںہہ کرنا۔(۷) نیت کرنا (۸) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہکر نماز شروع کرنا (۹) نماز جمعہ میں خطبہ (۱۰) جمعہ اور عیدین میں جماعت (۱۱) قیام یعنے سیدہا بے آڑ لگائے کھڑے ہونا۔(۱۲) قرأت یعنی چھوٹی تین آیتین قرآن شریف کے پڑھنا یا بڑی ایک آیت۔(۱۳) رکوع یعنے اس قدر جھکنا کہ ہاتھہ گھٹنون تک پہونچ جاوے اور گھٹنون کو پکڑ سکے (۱۴) سجدہ یعنی ناک اور ماتھا زمین پر رکھنا (۱۵) قعدہ آخری یعنی جب سب رکعتین تمام ہون تو بقدر التحیات کے بیٹھنا (۱۶) اپنے کسی کام سے نماز تمام کرنا۔

واجب نماز کے ۱۹ ہیں۔ (۱) سورہ الحمد پڑہنا (۲) فرض کی پہلی دو رکعتون میں سورہ ملانا یعنی تین یا چار فرض ہون تو تیسری و چوتھی رکعت مین صرف سورہ الحمد پڑھی جاتی ہے کوئی اور سورۃ نہیں پڑہی جاتی ہے (۳) التحیات تمام پڑہنا (۴) جلسہ یعنے دونو سجدون کے درمیان بقدر سبحان اللہ کہنے کے بیٹھنا (۵) ترتیب

یعنی پہلے کا کام پیچھے اور پیچھے کا کام پہلے نہ کرنا۔ (۶) تعدیل یعنی ہر رکن باطمینان اچھی طرح ادا کرنا۔ (۷) قومہ یعنے بعد رکوع کے کھڑا ہونا (۸) فرض کے پہلی دو رکعتوں مین قرارت (۹) الحمد شریف کا سورة سے پہلے پڑہنا (۱۰) الحمد شریف کا ایک دفعہ پڑہنا (۱۱) امام کو جہری نمازون مین مثل فجر مغرب عشار جمعہ۔ عیدین۔ تراویح اور رمضان کے وتر میں پکار کر پڑہنا۔ اور دوسری نمازون میں مثل ظہر عصر کے آہستہ پڑہنا (۱۲) پہلا قعدہ تین یا چار رکعت والی نماز مین گو نفل ہی ہو۔ (۱۳) لفظ السلام کے ساتھہ نماز سے باہر نکلنا (۱۴) تکبیر قنوت (۱۵) قررت قنوت (۱۶) تکبیرات عیدین (۱۷) مقتدی کا قررت سے چپ رہنا (۱۸) امام کی تابعداری مقتدی کو کرنا (۱۹) سجدہ تلاوت کرنا۔

سنتین نماز کی ۲۹ ہیں (۱) اذان (۲) تکبیر یعنے اقامت (۳) ثنا یعنے سُبحانَكَ اللّٰهُمَّ پڑہنا (۴) اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑہنا (۵) بِسْمِ اللّٰه پڑہنا (۶) دآہستہ سے آمین کہنا (۷) تکبیر انتقالی یعنے اوٹھتے بیٹھتے اللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا (۸) سجدہ اور رکوع میں تسبیح یعنے سُبحانَ رَبِّيَ العَظِيم اور سُبحانَ رَبِّيَ الاَعلىٰ تین تین بار کہنا۔ (۹) درود قعدہ آخری میں پڑہنا (۱۰) دعا قعدہ آخری میں پڑہنا (۱۱) ہاتھہ زیر ناف باندہنا (۱۲) قعدون میں دو زانو بیٹھنا۔ (۱۳) تکبیر تحریمہ اور تکبیر قنوت مین رفع یدین یعنے دونون ہاتھون کو کانون کی لو تک اوٹھانا (۱۴) سلام میں گردن داہین بائین پھیرنا (۱۵) تکبیر کے وقت اونگلیونکا قبلہ رخ اور کشادہ رکھنا (۱۶) امام کو تکبیرات

تحریمہ اور انتقالی پکار کر کہنا بقدر حاجت - اگر اس پکار کر کہنے سے امام کی نیت مین لوگونکا آگاہ کرنا مقصود ہے ادا ئے تکبیر نماز مقصود نہیں تو نہ مقتدیون کی نماز ہوگی اور نہ امام کے (۱۷) ناف کے نیچے داہنا ہاتھ بائین ہاتھ کے اوپر باندہنا - (۱۸) فرض کے پچھلی دو یا ایک رکعت مین صرف الحمد پڑہنا (۱۹) قرٔت مسنون پڑہنا (۲۰) تکبیرات انتقالی یعنی رکوع و سجدہ کے لئے اللہ اکبر کہنا (۲۱) رکوع مین دونون گھٹنونکو ہاتھو کے کشادہ اونگلیون سے پکڑنا (۲۲) امام کو سمع اللہ لمن حمدہ بالاجماع کہنا اور مقتدی کو ربنا لک الحمد پڑہنا اور تنہا کو دونون پڑہنا (۲۳) سجدہ مین دونون ہاتھ اور دونون گھٹنونکو پیشانی سے پہلے رکھنا (۲۴) جلسہ و تشہد مین داہنا پاؤن کھڑا رکھنا اور بایان پاؤن بچھانا (۲۵) ہر جلسہ و ہر تشہد مین دونون ہاتھ زانو پر رکھنا - (۲۶) اشارہ کرنا سبابہ یعنے شہادت کی اونگلی سے بر وقت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے (۲۷) امام کو سلام پھیرتے وقت فرشتون اور مقتدیون کے سلام کی نیت کرنا اس طرح مقتدیون کو امام اور فرشتون اور دائین بائین کے مقتدیونکے سلام کے نیت کرنا - (۲۸) پست کرنا دوسرے سلام کا بہ نسبت پہلے کے (۲۹) سلام پھیرنا ان لفظون سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

مستحبات نماز کے (۱) مرد کو تکبیر تحریمہ کے وقت دونون ہاتھ آستینون سے باہر نکالنا (۲) دونون قدمونکے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا (۳) تنہا کو رکوع اور سجدہ مین تین تین بار سے زیادہ تسبیح کہنا (۴) قیام کے وقت اپنی

سجدہ گاہ پر رکوع مین اپنے دونون پاؤن کی پیٹھ پر سجدے میں اپنے ناک کے سرے پر اور قعود مین اپنی گود پر اور پہلے سلام کے وقت اپنے دلہنے شانے پر اور دوسرے سلام میں اپنے بائین شانہ پر نظر رکھنا۔ (۵) رکوع میں اپنی اونگلیان گھٹنے پر کشادہ رکھنا اور سجدہ کے وقت ملا ہوا رکھنا (۶) جماہی کے وقت موہنہ کو بند رکھنا (۷) جہانتک ہوسکے کھانسی کو روکنا۔

بیان مفسدات نماز

یعنی جن باتون سے نماز جاتی رہتی ہے وہ دو قسم کے ہیں ایک قولی[1] دوسرے فعلی[2]

مفسدات قولی جیسے (۱) کلام کرنا یعنی ایسے دو حرف یا ایک حرف خلاف نماز کے جنسے مطلب سمجھ مین آجاوے یا بامعنی ہون قصداً ہون یا سہواً خواب مین ہون یا بیداری مین (۲) سلام تحیت کرنا یعنے ملاقات کے وقت جو سلام کیا جاتا ہے قصداً ہو یا سہواً (۳) جواب سلام تحیت (۴) چھینک کا جواب دینا یعنے الحمد للہ کہنا (۵) بری خبر کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑہنا (۶) اچھی خبر پر الحمد پڑہنا (۷) خبر تعجب پر سُبْحَانَ اللّٰہِ یا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا (۸) سوائے اپنے امام کے کسی اور کو نماز مین لقمہ دینا یعنی امام کے نسیان کی وجہ سے رک جانے پر بتانا (۹) نماز مین ایسی چیزین مانگنا جو آدمیون سے ملتگے ہیں مثلاً کہے یا الٰہی مجھے ہزار روپیہ دیدے (۱۰) اہ اوہ یا اُف کہنا (۱۱) نماز مین قرآن شریف دیکھکر پڑہنا (۱۲) قرآن شریف غلط پڑہنا

---

[1] قولی وہ کہ کوئی کلام یا کلمہ خلاف نماز کے کیا جاوے ۱۲

[2] مفسدات فعلی وہ ہیں کہ نماز کی شان اور ہیئت کے خلاف کوئی کام کیا جاوے ۱۲

مفسدات فعلی تیرہ ہیں جیسے (۱) عمل کثیر یعنے دو ہاتھونسے کوئی کام کرنا (۲) دانستہ یا سہواً کہانا پینا۔ (۳) بلا عذر شرعی قبلہ کی طرف سے سینہ کا پہیرنا (۴) بقدر دو صفوں کے ایک بار بے ضرورت چلنا (۵) بلا عذر امام سے آگے بڑہ جانا (۶) بقدر تین کلمون کے نماز مین لکہنا (۷) درد و مصیبت کی وجہ سے چلا کر رونا (۸) بالغ کا نماز مین پکار کر ہنسنا (۹) نماز مین غیر نمازی کا کہنا ماننا (۱۰) چند شرطون کے ساتہہ عورت کا جماعت مین محاذی ہونا (۱۱) خلیفہ بنانا ایسے کو جو قابل امامت نہ ہو (۱۲) مسجد سے باہر چلا جانا امام کا بغیر خلیفہ کے (۱۳) بعد حدث کے نمازی کا مقدار ایک رکن کے مقام حدث پر ٹہرنا

(مکروہات نماز کی دو قسم ہیں تحریمی - تنزیہی -

الف جنسے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے

(۱) بدون پہنے کپڑے کے دونون طرفین چہوڑ دینا۔ (۲) چادر وغیرہ کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین مونڈہے پر دونون کنارے ڈالنا (۳) کپڑے کو مٹی وغیرہ مین بہرنیکے سبب سے اوپر اوٹھانا (۴) آستین یا دامن چڑہا کر نماز پڑہنا۔ (۵) نمازی کو اپنے کپڑے بدن یا داڑہی سے فعل عبث یعنے وہ فعل جو مفید نمازی نہ ہو کرنا (۶) ایسی چیز موںہہ مین رکہنا جس سے قرٲت مسنونہ ادا نہ ہو سکے اگر قرٲت مفروض کو مانع ہو تو مفسد نماز ہے (۷) اونگلیون کا نماز مین چٹخانا یا ایک ہاتہہ کی انگلی دوسرے ہاتہہ کی اونگلیون مین ڈالنا جسے تشبیک کہتے ہیں۔ (۸) ہاتہونکا نماز مین کولہے پر رکہنا خارج از نماز کولہ پر رکہنا مکروہ تنزیہی ہے (۹) نماز مین موںہہ پہیر کر ادہر

اودہر دیکھنا (۱۰) نماز میں شل کتے کے بیٹھنا یعنی دونوں چوتڑوں پر بیٹھنا اونوں
کو کہڑا کرکے گھٹنے چھاتی سے لگانا۔ پیرونکی ایڑیوں پر بیٹھنا دونوں ہاتھہ زمین
پر رکہنا (۱۱) کسی آدمی کی طرف منہہ کرکے نماز پڑہنا۔ یا دوسرے آدمی کا نمازی کی طرف
منہہ کرکے بیٹھنا۔ (۱۲) آپ سے جمائی لینا (۱۳) بڑی محراب کے اندر اکیلا بلا عذر
امام کا کہڑا ہونا (۱۴) تنہا امام و مقتدی ایک دوسرے کا بلا عذر چبوترہ وغیرہ پر ایک
ہاتھہ اونچے نیچے کہڑا ہونا (۱۵) نماز کے کپڑے پر یا سامنے ذی روح کی تصویر کا ہونا
(۱۶) رکوع سجود قومہ جلسہ مین اطمینان جاتا رہنا۔ (۱۷) پاخانہ پیشاب کی حاجت
کے وقت نماز پڑہنا (۱۸) چادر کو بدن پر ایسا لپٹنا کہ کہین سے ہاتھہ باہر نہ نکلے
(۱۹) عمامہ یا پگڑی ایسی باندہنا کہ بیچ مین سر کہلا رہے (۲۰) ڈہاٹہ باندہکر نماز
پڑہنا جس سے ناک مونہہ ڈہک جائے۔ (۲۱) کرتہ ہوتے ہوئے صرف پاجامہ
سے نماز پڑہنا (۲۲) عمامہ کی کور پر سجدہ کرنا بشرطیکہ زمین سخت معلوم ہو اگر زمین
سخت نہ معلوم ہو تو مفسد نماز ہے (۲۳) امام کے پیچھے مقتدی کو قرارت کا پڑہنا

(ب) نماز کے مکروہ تنزیہی یہ ہین

(۱) میلے کچیلے کپڑوں سے نماز پڑہنا بشرطیکہ اور نہ ہوں (۲) بالونکا جوڑا باندھکر نماز
پڑہنا (۳) کنکرونکا مقام سجدے پر سے ہٹانا تا وقتیکہ بغیر ہٹائے سجدہ نہ ہوسکے
(۴) بلا عذر پالتی مارکر بیٹھنا (۵) جمائی کے وقت مونہہ کہلا رکھنا (۶) خشوع کے علاوہ
اور حالت میں آنکھونکا بند کرنا (۷) مقتدی کو اکیلا ایسی صف مین کہڑا ہونا جسمین

فرجو یعنی کشادگی ہو (۸) سُبْحَانَ اللّٰہِ وغیرہ کا تسبیح پر یا انگلیون پر شمار کرنا یوں انگلیوں
دبا کر شمار کرنا مکروہ نہیں۔ (۹) ہر عمل قلیل یعنے جو ایک ہاتھ سے ہو بدون عذر کرنا
(۱۰) بلا عذر تھوکنا (۱۱) پنکھے سے عمل قلیل کیساتھ ہوا کرنا (۱۲) ننگے سر بلا عذر خشوع نماز پڑھنا
اگر ٹوپی یا عمامہ گر جائے تو اوسکا عمل قلیل کیساتھ رکھ لینا افضل ہے (۱۳) سجدہ
مین پاؤن کو دیکھنا (۱۴) دائیں بائین جھک جانا (۱۵) دائین بائین پر بلا عذر زور ڈالنا
(۱۶) نماز مین خوشبو سونگھنا (۱۷) سجدہ وغیرہ میں اپنی اونگلیان ہاتھ پاؤن کی
قبلہ کی طرف سے پھیرنا (۱۸) مسجد مین نماز کے لئے اپنی جگہ خاص مقرر کرنا (۱۹) امام
کو کسی آدمی کے آنے کی وجہ سے رکوع اور سجدہ میں دیر کرنا۔ (۲۰) رکوع مین گھٹنون پر
اور سجدہ میں زمیں پر بلا عذر ہاتھ نہ رکھنا (۲۱) تکبیر کے وقت دونون ہاتھ کانونسے
اوپر مونڈھونسے نیچے تک اوٹھانا (۲۲) پیٹ کو رانون سے ملانا (۲۳) بغیر امام کے
صفونکا کھڑا ہوجانا (۲۴) امام کا ارکان میں جلدی کرنا کہ مقتدی اذکار مسنون
نہ ادا کرسکین (۲۵) مکھی یا مچھر بلا ضرورت ہٹانا واضح رہے کہ اب نمازی طہارت
جملہ مفسدات مکروہات فرائض و واجبات و سنن و مستحبات نماز سے واقف
ہوچکے اسواسطے اب ہم نماز پڑھنے کا طریق بتاتے ہیں۔

بیان طریق ادا کرنے نمازونکا

اذان اور تکبیر یعنے اقامت کے بعد نیت باندھ کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر
نماز شروع کرے ۔۔

نماز فجر کی

(پہلے دو سنت ہیں پہر دو فرض)

نیت کرتا ہون مین دو رکعت نماز سنت وقت فجر کے واسطے اللہ تعالی کے
مونہہ میرا طرف کعبہ شریف کے پہر دونون ہاتھ کانون تک اوٹھاوے کہ
ہتیلیان قبلہ کی طرف ہون اور اونگلیان کہلی ہوئی ہون اور انگوٹھے کانون
کی لو کے مقابل ہون اوسوقت تکبیر یعنے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر ناف کے نیچے دونون
ہاتھ باندھے اس طرح پر کہ بایان نیچے ہو اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ کی پشت
کے اوپر ہو اور انگوٹھا اور چھنگلیا سے بائین ہاتھ کی کلائی پر حلقہ کرے
اوسکے بعد پڑھے. سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
اٰمِيْن (آہستہ سے کہ کوئی دوسرا نہ سنے لفظ آمین کہے)

---

[1] پاکی بیان کرتا ہون مین تیری اے اللہ جو تیرے لائق ہے اور تعریف بیان کرتا ہون مین تیری ایسی جو تیرے قابل ہے اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی نہین ہے معبود سوائے تیرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے [2] شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے جو مہربان اور رحم کرنے والا ہے [3] کل تعریفین اللہ کے واسطے ہین جو تربیت کرنے والا ہے تمام عالم کا۔ مہربان اور رحمت والا مالک دن قیامت کا تیری ہی ہم عبادت کرتے ہین اور تجھی سے ہم مدد مانگتے ہین۔ دکہلا ہمکو سیدہا رستہ اون لوگونکا رستہ جنپر تونے انعام کیا اور نہ انکا جو غضب کئے گئے ہین اور نہ اونکا جو گمراہ ہین [4] قبول کر۔"

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

پہر رکوع میں جہکتے ہوئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پہر خوب اچھی طرح جہک کر اپنے گہٹنونکو دونون ہاتھوں سے پکڑ کر کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین مرتبہ - پہر سیدہا کہڑا ہوتا ہوا کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پہر کہے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور کہتا ہوا پہر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے جہکنے کے ساتھ اور اس طرح سجدہ کرے کہ اول دونو گہٹنے پہر دونون ہاتھ زمین پر اسطرح رکہے کہ کہنیان زمین سے علیحدہ رہین - پہر ناک پہر پیشانی دونون ہاتھون کے بیچ مین ایسے رکہے کہ دونون ہاتھون کے انگوٹھے دونون کانون کے پاس ہو جائین اور دونون ہاتھون کی اونگلیان قبلہ رخ ملے ہوئے رکہے سجدہ کے وقت پاون کی اونگلیان زمین سے نہ اوٹھین ورنہ سجدہ نہ ہوگا - پہر تین مرتبہ کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سر اور ہاتھ اوٹھانے مین ترتیب کہنے سے برعکس کرے یعنی جو پہلے رکہا تہا وہ پیچھے اوٹھاوے اور جو پیچھے رکہا وہ پہلے اوٹھاوے پہر باطمینان جلسہ کرے یعنی اتنی دیر بیٹھے جو ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتے وقت صرف ہوتا ہے پہر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا دوسرا سجدہ مثل پہلے کے کرکے دوسری رکعت کے لیے پنجون کے بل اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا اوٹھے - ہاتھ ٹیک کر اوٹھنا بلا عذر صحیح نہین اب دوسری رکعت

لہ ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کام نہ آیا اسکے مال اوسکا اور جو کمایا اب پیٹھے گا ڈیگ مارتی ہوئی آگ مین اور اوسکی جورو سر پر لئے پہرتی ایندہن اوسکی گردن مین رسی ہے مونج کی ملے اللہ سب سے بڑا ہے ملے پاک ہے رب میرا عظمت والا ملے سنی اللہ نے جسنے اوسکی حمد کی ملے اے رب ہمارے تیرے ہی لئے سب تعریف ہے ملے پاک ہے رب میرا سب سے برتر

اس طرح شروع کرے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑہے پہر ساری سورہ الحمد امین
تک حسب دستور پہلی رکعت کے پڑہے اوسکے بعد دوسری سورۃ یعنے قُلْ ہُوَ[له]
اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝
پڑہے یا اور کوئی سورہ ملا وے اسکے بعد مثل پہلی رکعت کے رکوع - قومہ - سجدہ
جلسہ کرے - دونون سجدونکے بعد قعدہ مین بایان پاؤن بچھاکر اور داہنا پاؤن کھڑا
کرکے بیٹھے - اس طرح کہ دونون پاؤن اور دونون ہاتھون کی اونگلیان قبلہ رخ
رہین اور ہاتھون کی اونگلیون کو اپنی رانون پر گھٹنون کے پاس اونکی حالت پر
رکھے اور پہر پڑہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ[عه] وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا
النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝
پہر شہادت کی اونگلی کو کلمہ لَا اِلٰہَ پر اوٹھاتے ہوے اور کلمہ اِلَّا اللّٰہُ[اد]
پر رکھتے ہوئے پڑہے اَشْھَدُ[عه] اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یہ دلالت ہے اسبات پر کہ قول وفعل موافق توحید حق
سبحانہ تعالے کے ہوجاوے - پہر پڑہے اَللّٰھُمَّ[عه] صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ

له کہہ تو اے محمد کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے پرواہ ہے نہ اوسکو کسی نے جنا نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہین ہے
اوسکے لیے کوئی کفو (گہرانا) وہ ایک ہے عه کل عبادت قولی اور کل عبادات بدنی و مالی اللہ ہی کیواسطے
ہے سلام ہے اوپر تیرے اے نبی اور رحمت اللہ کے اور برکات اللہ کے اور سلام ہے اوپر ہمارے
اور خدا کے تمام نیک بندون کے عه گواہی دیتا ہون مین اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے
اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین کہ بیشک محمد صلعم بندے ہیں اللہ کے اور اوسکے
رسول ہیں ۔ ۱۲ عه اس درود شریف کا ترجمہ صفحہ ۲۲ پر ہے -

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؀ پھر پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ پھر پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؀ پھر نیت فرشتون کے سلام کی کرکے پہلے دہنی طرف مونہہ کرکے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اسی طرح باءین طرف مونہہ کرکے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اگر کسی نماز باجماعت میں امام ہو تو نیت سلام مقتدیون اور فرشتون کی رکھے اور مقتدی ہے تو نیت سلام فرشتون اور دہنی باءین طرف کے مقتدیون اور امام کے رکھے۔ بس نماز سنت فجر ختم ہوئی اسکے بعد دو رکعت نماز فرض فجر کے پڑہنی چاہیے۔

دو رکعت نماز فرض وقت فجر کی

نماز سنت اور فرض فجر کی نیت میں کچھ فرق نہیں ہے بجز اسکے کہ نیت مین بجاے دو رکعت سنت کے دو رکعت نماز فرض ملحوظ رہے تمام نمازون مین کہین پر

؎ اے اللہ رحمت کاملہ نازل کر اوپر محمد صلعم کے اور اوپر اولاد ونکی کے جیسے کہ رحمت نازل کی تو نے اوپر ابراہیم (علیہ السلام) کے اور اوپر اونکی اولاد کے تحقیق تو سراہا گیا ہوا اور بزرگ ہے ؎ اے اللہ برکت نازل کر تو اوپر محمد صلعم کے اور اوپر اونکی اولاد کے جیسی برکت نازل کی تو نے اوپر ابراہیم علیہ السلام اور اونکی اولاد کے تحقیق تو سراہا گیا ہے۔

؎ اے اللہ تحقیق ظلم کیا مینے اوپر نفس اپنے کے بہت ظلم اور کوئی نہیں بخشنے والا گناہون کا سوائے تیرے پس بخشش کر میرے لئے مغفرت اپنے پاس سے اور رحم کر میرے اوپر تحقیق تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ؎ سلامتی ہو جیو اوپر تمہارے اور رحمت اللہ کی۔

دو رکعت کے بجائے چار رکعت اور کہین پر بجائے سنت کے فرض یا نفل اور کہین
پر وقت کی تبدیلی ہے اور بس تکبیر اقامت کے بعد نیت باندہے نیت فرض فجر
کی یہ ہے ۔ نیت کرتا ہون مین دو رکعت نماز فرض وقت فجر کے واسطے اللہ تعالےٰ
کے (اگر مقتدی ہے) پیچھے اس امام کے مونہہ میرا طرف کعبہ شریف کے امام کے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہی آپ بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے (بطریق مذکور) کانون تک
ہاتھ اوٹھا کر باندہے اگر تنہا نماز پڑہے یا نماز جماعت کا امام ہو تو لفظ پیچھے
اس امام کے کہنے کی ضرورت نہین ہے ۔ ہاتھ باندہنے کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
واَعُوْذُ بِاللّٰهِ و بِسْمِ اللّٰهِ و اَلْحَمْدُ آمین تک پڑہکر کوئی سورہ جو یاد ہو
اگر ایک سورہ یاد ہو تو وہی ملاوے ورنہ اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ
وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ پڑہکر رکوع وغیرہ مثل سنتون فجر کے کرے پہلی رکعت
ختم کرے پھر دوسری رکعت میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُ اور اَعُوْذُ چھوڑ کر صرف
بِسْمِ اللّٰهِ اور الحمد آمین تک پڑہکر قُلْ هُوَ اللّٰهُ یا کوئی دوسری سورۃ جو یاد
ہو ملاوے اسکے بعد رکوع وسجود کرکے قعدہ مین آخر تک مثل سنتون کے
پڑھکر بطریق سابق سلام پھیرے ۔ اب فجر کی پوری نماز سنت اور فرض ختم
ہوگئی نفل اسوقت منع ہے اب جو دعا چاہے آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھا کر اللہ
سے مانگے ۔ **واضح** رہے کہ نماز فجر جہر کیساتہ یعنی ایسی آواز سے جو مقتدیون

---

۱ تحقیق عطا کیا ہم نے تجکو حوض کوثر پس نماز پڑھا اور قربانی کر واسطے رب اپنے
۲ تحقیق دشمن تیرا وہ بے نسل ہے ۔

کے سنتی میں آوے پڑہی جاتی ہے۔

جسوقت سے امام جہر شروع کرے مقتدی خاموش سنتا رہے اور جوار کان یا
اذکار امام آہستہ ادا کرے وہ مقتدی بھی آہستہ ادا کرے مثلاً وہ سبحان ربی العظیم
آہستہ کہتا ہے تو مقتدی بھی آہستہ کہے اسی طرح تسبیح سجدہ اور التحیات وغیرہ۔
اللہ اکبر۔ سمع اللہ لمن حمدہ جسوقت امام جہر کے ساتھ کہے اوسوقت مقتدی
ربنا لک الحمد کہے اور جس وقت امام سلام جہر کے ساتھ کہے مقتدی آہستہ سے
سلام کہے۔ نماز فجر کے بعد ظہر کی نماز ہوتی ہے۔

نماز ظہر

اول چار سنت نماز ظہر میں سب سے پہلے چار سنتیں ہیں پہر چار فرض پہر دو سنتیں
پہر دو نفل ہیں۔ سنتوں کی نیت یہ ہے نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز سنت
وقت ظہر کے واسطے اللہ تعالی کے موںہہ میرا طرف کعبہ شریف کے پہر اللہُ اکبرُ
کہکے۔ مثل نماز سنت فجر کے پہلی دو رکعت پڑہے پہر قعدہ اولے میں التحیات
پڑہتے جب بیٹھتے ہیں تو صرف تشہد کرکے یعنے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھکر اللہُ اکبرُ کہتا ہوا کہڑا ہو جاوے اور باقی دو رکعتیں
سُبحانک اللّٰہ و اعوذ باللہ چھوڑ کر بسم اللہ سے شروع کرکے مثل دو رکعتوں
سنت فجر کے یکے بعد دیگرے اخیر تک ادا کرکے نماز چار رکعت سنت ظہر کے
ختم کرے واضح رہے کہ ہر نماز میں سُبحانک اللّٰہم و اعوذ باللہ صرف پہلی

رکعت میں پڑہی جاتی ہے باقی رکعتیں خواہ ایک ہو یا دو ہون یا تین ہون
اُن مین صرف بسم اللہ سے ہر رکعت شروع کیجاتی ہے۔

چار فرض ظہر۔ چار سنتون کے بعد چار رکعت نماز فرض ظہر کی ہیں نیت
میں بجائے چار رکعت نماز سنت کے چار رکعت نماز فرض باقی چار رکعت سنت
اور فرض ظہر مین کچھ فرق نہیں اگر امام ہو یا تنہا تو اقتدا کی نیت کی ضرورت
نہیں ہے ورنہ پیچھے اس امام کے نیت میں رکھے جس طرح چار سنتیں ظہر کی
شروع کی گئی تھین اوسی طرح یہ چار فرض بھی شروع کرکے اخیر سلام تک
ظہر کی طرح ختم کئے جاتے ہیں فرق یہ ہے کہ نماز چار فرضون کے آخر کی دو رکعتون
مین صرف الحمد پڑہی جاتی ہے اوسکے بعد کوئی سورہ نہیں ملائی جاتی ہے اور سنتون
کی چارون رکعتون میں سورہ بھی الحمد کے بعد ملائی جاتی ہے بس نماز ظہر
جہر کے ساتھ نہین پڑہی جاتی ہے۔

دو سنتین ظہر کی ظہر کے چار فرضون کے بعد دو سنتین ہیں وہ مثل
دو سنتون فجر کے بجنسہ پڑہی جاتی ہیں نیت مین بجائے فجر کے ظہر کا وقت
یاد رکھنا چاہیے باقی کچھ فرق نہیں ہے۔ آخر سلام تک وہی طریق ہے الحمد کے
بعد جو سورہ چاہے ملا دے اسکے بعد ظہر میں دو رکعت نماز نفل ہے۔

دو رکعت نماز نفل دو رکعت نماز نفل بھی بجنسہ مثل دو رکعت
نماز سنت ظہر کے ہے نیت میں بجائے سنت کے نفل ظہر کے ملحوظ رہے

باقی اور کچھہ فرق نہیں ہے نفل بلا عذر بھی بیٹھکر پڑہنا جائز ہے لیکن کھڑے ہو کر پڑہنا بہتر ہے۔

نماز عصر

چار فرض عصر ظہر کے بعد نماز عصر ہے اسوقت صرف چار فرض پڑہے جاتے ہیں لیکن فرضون سے پہلے اسوقت چار رکعت نماز سنت غیر موکدہ بھی پڑہتے ہیں نیت فرضون کی یہ ہے۔ نیت کرتا ہون چار رکعت نماز فرض وقت عصر کے واسطے اللہ تعالی کے داگر مقتدی ہو تو یہ بھی کہے کہ پیچھے اس امام کے واسطے اللہ تعالی کے موںہہ میرا طرف کعبہ شریف کے پہر اللہ اکبر کہتا ہوا بطریق مذکور ہاتہہ باندہ لے۔ اور مثل چار فرضون ظہر کے اول سے آخر سلام تک عمل کرے نماز جماعت کے احکام کے تفصیل نماز فرض ظہر میں بیان کردیگئی ہے ظہر کیطرح نماز عصر بھی جہر کے ساتھہ نہیں پڑہی جاتی ہے۔

چار سنت عصر یہ چار سنتین غیر موکدہ ہیں عصر کے فرضون سے پہلے پڑہی جاتی ہیں۔ نیت بدستور مثل فرضون عصر کے ہے صرف بجاے فرض کے سنت کا فرق ہے۔ بعد نماز عصر کے نفل منع ہے۔ اسکے بعد نماز مغرب ہے

نماز مغرب

تین رکعت نماز فرض اس میں پہلے تین رکعت نماز فرض پڑہی جاتی ہے۔ پہر دو سنت۔ پہر دو نفل۔ اول تین رکعتین جس طرح عصر کی چار

فرضون میں پڑہی جاتی ہیں پڑھکر رکوع و سجود کے بعد جو قعدہ اخیر میں بیٹھتے ہیں
وہی طرح بیٹھکر التحیات سے لیکر اخیر سلام تک پڑھکر تین رکعت نماز فرض مغرب
کے ختم کرے۔ احکام جماعت فجر و ظہر کے فرضون میں بیان کر دی گئی ہیں۔
مغرب کی نماز بخلاف ظہر و عصر کے جہر کیساتھ پڑہی جاتی ہے۔ اب دو رکعت
سنت مغرب ہے۔

دو رکعت نماز سنت۔ تین فرضون کے بعد مغرب کی نماز میں دو سنتیں
پڑہی جاتی ہیں۔ نیت مثل دو سنتون ظہر کے صرف باختلاف وقت ہے
یعنے بجائے ظہر کے مغرب کا وقت نیت میں ہونا چاہیے باقی دو رکعت سنت
ظہر اور مغرب کے پڑہنے میں کچھ فرق نہیں ہے۔ اسکے بعد مغرب کی دو نفلین ہیں

دو رکعت نفل مغرب۔ مثل سنتون کے مغرب کے اور ظہر کے نفلون میں
نیت کی بابتہ صرف وقت کا فرق ہے نفلین پڑہنے میں بمقابلہ نفلون ظہر کے
کچھ فرق نہین ہے۔ نماز مغرب کے بعد نماز عشا پڑہی جاتی ہے۔

نماز عشا

نماز عشار میں پہلے چار سنت پہر چار فرض پہر دو سنت پہر دو نفل پہر تین
وتر واجب پہر دو نفل پڑہے پہلے چار سنت بجنسہ مثل چار سنت ظہر کے
پڑہی جاوینگی صرف نیت میں وقت کا فرق ہے علی ہذا چار فرض عشار کے
بجنسہ مثل چار فرض ظہر یا عصر کے پڑہے جاوینگے صرف نیت میں وقت کا فرق

ہے اور ظہر عصر کے فرضوں میں جہر نہیں ہے عشاء کے فرضوں مین جہر ہے
اگر ظہر عصر مین جہر کرے تو سجدہ لازم آویگا اوسکے بعد دو رکعت نماز سنت
پہر دو رکعت نماز نفل عشاء میں ہیں سنت اور نفل کے وقت عشاء کے پڑہنے
میں اور دو رکعت نماز سنت وقت ظہر اور دو رکعت نفل ظہر مین کچہ فرق نہین بجز اسکے
کہ صرف نیت مین وقت کا فرق ہے یعنی باستثناء تعیین وقت کے دو رکعت
نماز سنت عشاء مثل سنت ظہر کے اور اسی طرح دو رکعت نماز نفل عشاء مثل
دو رکعت نماز نفل ظہر کے ہے اسکے بعد تین رکعت نماز وتر پڑہی جاتی ہے۔

نماز وتر واجب ہے

نیت یہ ہے۔ نیت کرتا ہون میں تین رکعت نماز وتر واسطے اللہ تعالے
کے (اگر مقتدی ہو تو پیچھے اس امام کے (اور تنہا ہو یا خود امام ہو تو پیچھے امام
کی نیت میں نہ لاوے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر مثل
نماز فرض مغرب کے شروع کرے اور تینون رکعت اوسی طرح پڑہے فرق
یہ ہے کہ وتر کے تینون رکعتون مین سورۃ ملاوے (اور اگر امام ہو تو تینو
رکعتون میں قرأت جہر کیساتہ کرے) تیسری رکعت مین سورۃ ختم کرنے
کے بعد کانون کی لو تک ہاتہ اوٹہاتے ہوے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر پہر
اوسی طرح ہاتہ باندہ لے اور دعاء قنوت یعنی یہ
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ

وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ۝ [1] ختم

اگر دعاء قنوت یاد نہ ہو تو یہ پڑھے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ [2] اوسکے بعد رکوع و سجدہ و قعدہ آخری مثل فرضون نماز مغرب یا عشا کے ادا کرے اسکے بعد نیت کرکے دو نفلین مثل مسبوق الذکر نفلون عشار کے ادا کرے۔ نماز عشار ختم ہوئی۔

نماز جمعہ

جمعہ کے روز ٹھیک ظہر کے وقت پہلی چار سنت پھر دو فرض پھر چار سنت پھر دو سنت پھر دو نفل ہیں مریض اور مزدور گھر میں ظہر بے جماعت پڑھین نماز جمعہ گاؤں میں یا بے جماعت شہر میں صحیح نہیں ہے جمعہ کے فرض پڑھنے سے ظہر کی نماز سر سے اوتر جاتی ہے پہلی چار سنتین مثل سنتون ظہر کے پڑھے پھر دو فرض نیت فرضون کی یون کرے نیت کرتا ہون میں دو رکعت نماز فرض

---

[1] ای اللہ ہم تجھسے مدد مانگتے ہیں اور تجھسے بخشش مانگتے ہیں اور تجھپر ایمان لاتے ہیں اور تجھپر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں بھلائی سے اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہین کرتے اور ہم بیزار ہوتے ہیں اور ہم چھوڑتے ہیں اوسکو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف چلتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں تیری رحمت کے اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے اور بیشک تیرا عذاب کافرون کو پہونچنے والا ہے۔

[2] ای رب ہمارے ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہمکو عذاب دوزخ سے۔

اس جمعہ کیواسطے اوترنے فرض ظہر کے میرے سرسے واسطے اللہ تعالی کے پیچھے

اس امام کے مونہہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہُ اَکبرُ۔ امام کو پیچھے اس امام کے

نفظ کو نہ کہنا چاہیئے۔ اسکے بعد جسطرح پر دو رکعت فرض فجر کے ادا کیئے اوسی طرح

انکو بھی ادا کرلے۔ پہر چار سنتین فرضون سے پہلے چار سنتون کے مثل پڑہے

پہر دو سنتین مثل دو سنتون ظہر کے پڑہے علی ہذا دو نفلین بھی

سنت غیر موکدہ

جنکو نفل کہتے ہین۔ عصر سے پہلے چار رکعت عشا کی فرض سے پہلی چار رکعت

فرض اور دو رکعت موکدہ عشا کی بعد چار رکعت دو سلاموں سے مغرب کے

فرض اور سنت موکدہ کے بعد چہ رکعتین جمعہ کے پچھلی موکدہ چار سنتون کے

بعد دو رکعت یہ سب مستحب ہین۔

امامت و نماز جماعت کے بیان مین

امامت دو قسم کی ہوتی ہے اول کبریٰ جو دین و دنیا کی بہتری کے لئے بطور

نیابت آنحضور صلعم کی طرف سے ہوتی ہے دوسرے صغریٰ وہ کسی کے

ساتھ مقتدی کی نماز کا بشرائط شرعی وابستہ ہونے کو کہتے ہیں وہ شرطین

یہ ہیں (۱) مقتدی کو اقتدا کی نیت کرنا (۲) امام اور مقتدی کی جگہ کا ایک ہونا

(۳) مقتدی اور امام کی نماز کا ایک ہونا اگر امام اور فرض پڑہتا ہے اور مقتدی

اور فرض تو درست نہیں (۴) مقتدی کے گمان میں امام کی نماز کا صحیح ہونا

مقتدی کے گمان میں اگر امام کی نماز صحیح نہین ہے تو اقتدا صحیح نہیں ہوا (۵) امام
سے مقتدی کی ایڑیون کا آگے نہ بڑہنا یعنی اگر مقتدی کا پاؤن لمبا ہے اسوجہ سے
اونگلیان امام کے پیر سے آگے ہو جاوین تو اقتدا صحیح ہے (۶) مقتدی کا امام
کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کو پہچاننا ہے خواہ خود ہو یا آواز سنکر
یا دوسرونکو دیکھکر ہو (۷) مقتدی کو امام کی حالت قیام یا مسافرت کو جاننا
(۸) مقتدی کا کل ارکان میں شریک رہنا۔ چھوڑ دینے یا آگے پیچھے ادا کرنے سے
اقتدا صحیح نہین (۹) نماز کے شرائط اور ارکان کے ادا کرنے میں مقتدی کا امام کے
مانند یا اوس سے کمتر رہنا ہے مثلاً مقتدی رکوع و سجود سے نماز ادا کرتا ہے اور
امام بیماری وغیرہ کے وجہ سے اشارہ سے یہ اقتدا صحیح نہیں اگر برعکس اسکے ہو
تو صحیح ہے یا اگر مقتدی اور امام دونون اشارہ سے ارکان ادا کرین تو اقتدا صحیح ہے
نابالغ امام کا اقتدا صحیح نہیں ہے۔

امام بنانیمین فضیلت کسکو ہے

سب سے پہلے نماز کے مسائل جاننے والے کو پہر متقی قرءت مسنونہ جاننے والیکو
پہر قاری کو پہر صاحب ورع کو یعنی جو مشتبہ چیزونسے بھی بچے پہر زیادہ عمر والیکو
پہر خوش خلق کو۔ پہر خوبصورت۔ پہر سید کو۔ پہر جسکی سب سے اچھی آواز ہو پہر
جسکی عورت زیادہ حسین ہو اس غرض سے کہ اوس شخص میں جسکی بیوی حسین
ہوگی عفت اور محبت کا مادہ زیادہ ہوگا۔ پہر زیادہ مال والے کو پہر اچھے

کپڑے والے کو پہر جسکا سب سے بڑا سر ہو۔ اگر دو شخص ان اوصاف میں مساوات رکہتے ہون اور چند اشخاص ایک دوسرے کی امامت مین مزاحم ہون تو قرعہ ڈالا جاویگا جسکے نام نکلے وہی کیا جاوے ورنہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے موافق تو فاسق و فاجر کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی ہے۔

جماعت سے نماز پڑہنا

جماعت پنجوقتہ فرضون میں امام کے سوا دو آدمیون کے ساتھ اور جمعہ میں امام کے سوا تین آدمیون کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ مسجدون کے سوا گھرون میں بھی جماعت ہو جاتی ہے مگر مسجدون کا ثواب مخصوص ہے۔

جماعت کا حکم

پنجوقتہ فرضون میں واجب ہے۔ بلا عذر جماعت کرنے والا گنہگار ہے عذر یہ ہیں (۱) بیماری (۲) اپاہج ہونا (۳) مینہہ اور کیچڑ کا ہونا (۴) شدت کا جاڑا پڑنا (۵) سخت اندھیرا ہونا (۶) رات کے وقت آندھی کا آنا (۷) اپنے مال پر چورون یا قرضخواہ یا قافلہ کے چلے جانے کا خوف (۸) مریض کی خدمت کرنا (۹) اوس کہانیکا سامنے آجانا جسکا نفس مشتاق ہے (۱۰) علم فقہ کی مشغولی (۱۱) شیخوخیت ان وجوہات سے ترک جماعت سے گنہگار نہیں ہوتا۔

جمعہ اور **عیدین** کی نماز بغیر جماعت نہیں ہوتی **تراویح** میں جماعت سنت فرض کفایہ **وتر** رمضان کی جماعت مستحب۔ کسوف وخسوف کے

نمازون میں سنت ہے نفل نمازون میں جماعت اگر مقتدیونکو بلاوے نادرست اور بغیر بلائے دو تین آدمی جمع ہو جاوین تو جائز ہے۔ تین سے زیادہ بغیر بلائے کے ساتھ جماعت مکروہ ہے۔

کس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی

(۱) مجنون دائمی (۲) مدہوش (۳) نابالغ (۴) عورت (۵) خنثی (۶) معذور (۷) مسبوق (۸) لاحق (۹) بدعتی جیسے رافضی قدری غیر مقلد اور وہ مقلد جو خدا کے جھوٹ بول سکنے کے معتقد ہیں وغیرہ نعوذ باللہ کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

کسکے پیچھے نماز جماعت مکروہ تحریمی ہوتی ہے

فاسق یعنی وہ شخص جو گناہ کبیرہ علانیہ کرے اُسکے پیچھے نماز پڑہنا مکروہ تحریمی ہے

کسکے پیچھے نماز جماعت مکروہ تنزیہی ہوتی ہے

غلام جاہل۔ ولد الزنا۔ کم عقل۔ مفلوج۔ مبروص۔ مجذوم۔ یہ کراہت جب ہے جبکہ اس سے بہتر وہان موجود ہو اگر نہ ہو تو کراہت بھی نہیں۔

صفوںمیں اقتدا کی ترتیب

اول صف مردون کی ہو اُنکے پیچھے لڑکون کی اُنکے پیچھے خنثے کی پھر عورتونکی پھر لڑکیون کی اس ترتیب سے صفین آراستہ کرین اور سب برابر کھڑے ہون درمیان کے فاصلے بند کرین مونڈھے سے مونڈھا برابر کرین اور امام صف کے بیچون بیچ کے مقابل میں کھڑا ہو۔

وہ چیزیں جنکو امام اگر ترک کرے او رمقتدی ادا کرے تو اقتدا صحیح ہوگا

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانا (۲) ثنا کا پڑھنا (۳) تکبیرات انتقالی یعنی رکوع وسجود وغیرہ کے وقت تکبیر کہنا (۴) تسبیحات رکوع وسجود پڑھنا (۵) سمع اللہ لمن حمدہ کہنا (۶) تشہد پڑھنا (۷) لفظ السلام پڑھنا (۸) تکبیراتِ تشریق[1]

رکعت کسکو ملیگی

جو شخص رکوع کے اندر کھڑے ہوکر تکبیر کہہ کے نماز میں شامل ہوگیا تو وہ رکعت اسکو ملیگی اگر جھکے ہوئے گیا اور تکبیر کہہ کے شامل ہوا تو وہ رکعت نہ ملیگی اسوجہ سے کہ قیام فرض ہے اور تکبیر واجب۔

سجدہ سہو کا بیان

واجبات نماز میں سے اگر ایک سے زیادہ واجب بھول کر ترک ہوا تو آخر نماز کے سجدہ سہو کا کرے نماز صحیح ہوگئی ورنہ واجب ہے کہ نماز پھر سے پڑھے۔

سجدہ سہو کرنیکا طریق جب قعدہ اخیر کی التحیات اور اشہد ان لا الٰہ تمام کرچکے تو داہنی طرف سلام حسب طریق مذکورہ پھیر کر فوراً سجدے میں چلا جاوے اور حسب دستور دو مرتبہ سجدہ ادا کرکے اللّٰہُ اکبرُ کہتا ہوا بیٹھ جاوے اور پھر سرے سے التحیات سے لیکر سلام پھیرنے تک جو قعدہ اخری میں پڑھتے

[1] نویں ذالحجہ کی صبح سے بعد ہر فرض نماز کے مقتدی اور امام سب اس طرح پڑھیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد - اسکو تکبیر تشریق کہتے ہیں۔

زنماز پڑھکر بطریق مذکور دونون طرف سلام پھیرے نماز صحیح ہوگئی۔

بیان نماز عیدین کا

عیدین کی نیت یہ ہی نیت کرتا ہون مین دو رکعت نماز عید الفطر (یا عید الضحے جیسی صورت ہو) ساتھ چھ تکبیرون کے واسطے اللہ تعالے کے مونہہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر (اگر مقتدی ہو تو پیچھے اس امام کے اور بڑہاوے)۔

نیت کے بعد اب یہ دکہانا ہے کہ اور نمازون میں اور عیدین کی نماز میں کیا فرق ہی عیدین کی نماز میں صرف دو رکعتین ہین پہلی رکعت میں اللہ اکبر کہنے اور ہاتھ باندہنے کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر اور کہا جاتا ہے اور ہر ایک مرتبہ ہاتھ کانون تک لیجا کر چھوڑ دیے جاتے ہیں اور آخر مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد ہاتھ باندہکر سبحانک اللہم و اعوذ باللہ حسب دستور الحمد اور کوئی سورہ پڑھکر رکوع اور سجدہ کر کے کھڑا ہووے اور دوسری رکعت مین بعد قرات کے یعنی الحمد اور کوئی سورہ پڑہنے کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوئے اور ہر مرتبہ کانون تک ہاتھ اوٹھا کر چھوڑتے ہوئے چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاوے اور سجدہ اور التحیات وغیرہ سے حسب طریق مذکورہ فارغ ہو کر بطریق مذکور سلام پھیرے اوسکے بعد سب نمازیون کو چاہیئے کہ خاموش بیٹھکر دونون خطبے سنین۔ عیدین کے نماز عیدگاہ میں پڑہنا مسنون ہے۔ نماز عیدین بغیر جماعت جائز نہیں ہے۔

بیان نماز تراویح کا

نماز تراویح معہ جماعت و قرآن افضل ہے تنہا بھی جائز ہے یہ نماز ماہ رمضان میں
چاند رات سے آخر تاریخ رمضان تک پڑہی جاتی ہے یعنی جس شب میں عید کا چاند
ہوجاوے اوس شب میں نہیں پڑہی جاتی ہے۔ بعد نماز عشاء اسکا صبح تک
وقت ہے یہ بیس رکعتین سنت ہیں دو دو رکعتین پڑہی جاتی ہیں اسکے پڑہنے
کا طریقہ بجنسہ مثل دو رکعت نماز سنتون کے ہے۔ نیت یہ ہے۔ نیت کرتا ہون
میں دو رکعت نماز سنت تراویح واسطے اللہ تعالے کے موںہہ میرا طرف کعبہ شریف
کے اللہ اکبر کہے اگر مقتدی ہو تو پیچھے اس امام کے نیت میں بڑہا دے۔

نماز قصر کا بیان

جب کوئی مسلمان تین منزل یا زیادہ سفر کا ارادہ کرکے اپنے گھر سے نکلے اور شہر
کی عمارت سے باہر ہوجاوے اب یہ شخص مسافر ہوگیا اور بجائے چار رکعت فرض
نماز ظہر۔ عصر۔ عشا کے دو دو رکعت پڑہے اگر امام مقیم ہے اور مقتدی مسافر
ہے تو چارون رکعتین امام کے ساتھ پڑہے۔ قصر نہ پڑہے۔ نماز فجر اور مغرب میں
قصر جائز نہیں ہے اگر مسافر امام ہے اور مقتدی مقیم ہے تو امام دو رکعت
نماز فرض قصر پڑہ کر سلام پہیرے اور مقتدی کھڑا ہوکر اپنی باقی
رکعتین جیسی صورت ہو پوری کرے۔ اگر درمیان میں کسی جگہ مسافر کا ارادہ ہو
کہ پندرہ روز یا زیادہ قیام کرتا ہے تو اوسکو چاہیئے کہ چارون رکعتین پڑہے

اور جب وہان سے سفر کو روانہ ہو تو پھر دو رکعتین یعنے قصر کی نماز پڑہے۔
مسافر کو چاہیئے کہ سنتو نکو کم نہ کرے اگر سنت پڑہنے کا موقعہ نہ ملے تو سنت راہ
مین موقوف کرے اور فرض پڑہے جتنی رکعت پڑہے قصر مین اتنی کی نیت کرے

بیان ضروریات میت کا

مردہ کا غسل مردہ کے غسل کے واسطے گرم پانی یا بیری کے پتون
کے ساتھ گرم کیا ہوا ورنہ خالص پانی سے غسل دینا کافی ہے۔ مردہ کو
غسل دینا ایک مرتبہ واجب ہے اور تین مرتبہ سنت اگر غسل دیا چاہین تو
پہلے تختے کو مجمر یعنے لوبان یا اگر یا اور چیز سے بخور کرین۔ یعنی آگ پر لوبان کو
ڈالکر تین یا پانچ یا سات مرتبہ آس پاس تختہ کے پھیرین تاکہ تختہ خوشبو دار
ہوجاوے اور اسی طرح کفن کو بھی خوشبو دار کرین اور میت کے پاس عود سوز
رکھا ہے پھر تختہ پر مردے کو سیدہا لٹاوین اور پاؤن اوسکے قبلہ کی طرف اور سر
پورب کی طرف کرین جیسے مریض حالت بیماری مین نماز اشارے سے پڑہتا ہے
اگر مردہ مرد ہے تو اوسپر لنگی ناف سے گھٹنے کے نیچے تک اور اگر عورت ہو
تو گردن سے پاؤن تک غسل سے پہلے اوڑہائین۔ ناخن بغل یا اندام نہانی
کے بال نہ تراشین اور کنگھی بالون مین نہ کرین اگر ناخن کوئی ٹوٹ جاوے تو
اوس کو دفن کردین۔ غسل کے پہلے کپڑا ہاتھ مین لپیٹ کے اندام نہانی کو
صاف کرین اور تین ڈہیلے سے پاک کرین اور خوب پانی سے دہوئین غسل کیوقت

پہلے صابون یا ملتانی مٹی یا خطمی سے تمام بدن کو بلین کہ میل نکل جائے۔ غسل میں پہلے میت کو وضو کروائیں مگر ناک اور مونہہ میں پانی نہ ڈالیں یعنی کلی وغیرہ نہ کروائیں طریق وضو یہ ہے کہ پہلے مونہہ دہوئیں اور غسل دینے والا اپنی انگلی میں باریک کپڑا لپیٹ کے میت کے مونہہ اور دانت اور ہونٹونکو اور نیز ناک کے دونوں سوراخوں کو صاف کرے سر کا مسح کرنا بھی صحیح ہے۔ میت کے سر اور ڈاڑہی کو گل خیرو یا اسی طرح کی اور چیز سے دہونا چاہیئے جب وضو سے فارغ ہو تو تین مرتبہ مردے کو داہنی کروٹ کرکے پاؤں تک پہر اسی طرح بائین کروٹ کرکے تین مرتبہ سر سے پاؤں پر پانی ڈالین اسی طرح سیدہا کرکے اوس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملین کہ جو کچھ نجاست اسکے پیٹ میں ہو نکل جاوے پہر تین مرتبہ سر سے پاؤں تک پانی بہا دین اور بدن کو خوب ملین کہ باقی میل نکل جاوے۔ پہر اسی طرح آب خالص سے غسل دین پہر کافور کے پانی سے اسی طرح غسل دین۔ اب غسل سے فارغ ہوئے۔

کفن کے بنانے کا طریق

مرد کیواسطے کفن۔ مردے کو کفن دینا فرض کفایہ ہے۔ مرد کے لئے سنت کفن تین کپڑے یعنی ایک کفنی اور دو چادرین ورنہ ایک کفنی اور ایک چادر ہی کافی ہے اگر نیا نہ ہو تو پرانے کپڑے کا دہویا ہوا ہی جائز ہے دونوں چادروں کا طول میت سے اس قدر زیادہ ہو کہ سر اور پیر کے باہر گرہ

دیجا سکے۔ اور عرض اس قدر ہو کہ مردیکو چھپالیوے۔ اگر کفن سنت میسر نہ
آدے تو ایک چادر جسمین میت کا تمام جسم سر اور پیر سمیت چھپ جادے
کافی ہے۔ کفنی کا طول گردن سے قدم تک آگے پیچھے برابر اور کفنی مین نہ جیب
ہو نہ کلی بلکہ گریبان اُسکا دونون کاندہون کی طرف ہووے اور سر سے پہنایا جاوے

عورت کیواسطے کفن عورت کے واسطے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں۔ ایک
کفنی دو چادر ایک اوڑہنی ایک سینہ بند۔ چادر کا حال اوپر بیان ہوا ہے مگر اوڑہنی
کا طول دو گز اور عرض ایک بالشت اور بعضی تین گز اور دو بالشت طول وعرض
کہتے ہیں یہ بہتر ہے سینہ بند کا عرض بغل کے نیچے سے زانو تک ہو۔ اور
لنگی جو غسل کے وقت مردے کے بدن پر رکھتے ہیں ٹھیک ڈیڑہ گز طول مین
اور دو گز عرض میں چاہئے عورت کا کفن دو کپڑون سے کم کا مکروہ ہی مگر بضرورت

میت کو کفن مین لپیٹنا

پہلے دونون چادر بچھائین بعد اوسکے کفنی کو اوسپر پھیلادین کفن میں عطر لگاکر
مردے کو اوسپر لٹادین پہلے کفنی پہنادین پھر خوشبو مردہ پرملین اور کافور پیشانی
ناک دونون ہتھیلیون دونون زانون اور دونون پیرونپر لگائین اوسکے بعد
پہلے بائین طرف سے چادر الٹین پھر داہنی طرف سے اسی طرح دوسری چادر
بھی۔ اگر کفنی کے اڑنے یا پھیلنے کا خوف ہو تو اوسکو تین جگہ سے باندہ دین
عورت کو بھی اسی طرح کفن دیں کفنی پہنانے کے بعد اوسکے سر کے بال آدہے

داہنی طرف اور آدہے بائیں طرف سینہ پر ڈالدین اُسکے بعد کفنی کے اوپر اوڑہنی اوڑہائین اس طرح پر کہ اوڑہنی کے دونون کنارے آگے ہون۔ چادر جس طرح اوپر بیان ہوا ہے اوڑہا کر دوسرا کپڑا کہ اوسکو خرقہ کہتے ہیں یعنے سینہ بند اوسے کفن کے اوپر سے ایسا لپیٹین کہ دونون چھاتیان چھپ جائین۔

جنازہ کا بیان

مرد کا جنازہ چارپائی پر اور عورت کا تابوت میں لیجانا مستحسن ہے۔ جنازہ کے اوٹھانے کے واسطے چار مرد کا اس طرح پر کہ چارون پایون پر چار آدمی اوٹھائین ضرور ہے شیرخوار بچہ کا جنازہ ہاتھون پر لیجانا مضائقہ نہین۔ جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے آگے چلین تو دور دور ہمراہی جنازہ نوافل سے افضل ہے چلتے وقت اہستہ آہستہ کہ کوئی دوسرا نسنے کلمہ یا دعا پڑہنا مضائقہ نہیں اسوقت کلام اللہ کا پڑہنا بعض علمانے بدعت یا مکروہ فرمایا ہے۔ سکوت مستحب بتایا ہے۔ جنازہ کے ساتھ عورتونکا جانا۔ نوحہ کرنا جنازہ کو دیکھکر تعظیم کی راہ سے کہڑا ہونا عود سوز جلانا منع ہے جنازہ کے ساتھ کھانا لیجانا اور اوسکو کھانا حلال ہے گورکن یا جنازہ اوٹھانیوالے کے واسطے اگر لیجائین تو اور کسی کو کھانا درست نہین جنازہ اوٹھانے کی اُجرت لینا جائز ہے جب تک مردے کو زمین پر نہ رکھین بیٹھنا نہ چاہیئے اور دفن تک بیٹھنا افضل ہے۔

کس جنازہ کی نماز فرض ہی

جو کہ مسلمان پیدا ہوا اور دنیا مین آکر آواز دے اُسکی نماز خواہ مرد ہو یا عورت غلام ہو یا آزاد اوسکا نام رکھنا ضروری اور اُسکی نماز پڑھنا فرض کفایہ ہے امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ جو بچہ کہ آدھے سے زیادہ اپنی مان کے پیٹ سے نکلا ہوا ہو اور مرجاوے اوسکی بھی نماز پڑہنی چاہیئے اور کم کی نہیں ۔ اتفاق علما کا اسپر ہے کہ چار مہینہ سے کم کا حمل جو اسقاط ہو تو اوسپر غسل اور نماز نہیں ۔

نماز جنازہ پڑہانیکا طریق

امام کو چاہیے کہ مردے کے سینے کے قریب کھڑا ہو اور اگر دہنے بائین ہٹکر کھڑا ہو تو بھی جائز ہے ۔ نیت نماز جنازہ اس طرح پر کرے نماز پڑہتا ہون مین اس جنازہ کی ساتھ چار تکبیرون کے واسطے اللہ تعالی کے اور دعا واسطے اس میت کے موںہہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ بس اللہ اکبر کہکے ہاتھ باندھکر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑہکر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے یہ دو تکبیرین ہوئین بعد اسکے درود جو نماز مین پڑہتے ہین پڑہکر تیسری بار پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے پھر یہ دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاہِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ۔ اگر لڑکا چھوٹا ہو تو اسی دعا کی جگہ یہ دعا پڑہے

اے اللہ بخش تو ہمارے زندونکو اور ہمارے مردونکو حاضرین کو اور غیر حاضرین کو اور چھوٹونکو اور بڑونکو اور ہمارے مردون اور عورتون کو ۔ ای اللہ ہم مین تو نے جسکو زندہ رکہا زندہ رکہہ اوسکو تو اسلام پر اور جن کو تو نے ہم سے مارا خاتمہ کر اوسکا ایمان پر ۔

اللھم اجعلہ لنا فرطاً واجعلہ لنا ذخراً واجعلہ لنا شافعاً ومشفعاً[1]

اور لڑکی چھوٹی ہو بجائے لڑکا کے دعا کے یہ دعا پڑہے اللھم اجعلھا لنا فرطاً و

اجعلھا لنا اجراً و ذخراً واجعلھا لنا شافعۃ ومشفعۃ[2] پہر اللہ اکبر کہکے سلام پہیرے

یعنی اگر امام پانچ تکبیرین کہے تو مقتدی چار تکبیرین اگر مقتدی کو نماز نہ آتی ہو تو

ظاہراً فقط چار تکبیرین کافی ہین - امامت کے واسطے بادشاہ قاضی امام مسجد

امام محلہ میت کا ولی - یا ولی جسکو حکم کرے علی ہذا علی قدر مراتب افضل ہین نماز

جنازہ کے واسطے تین وقت مکروہ ہین طلوع وغروب آفتاب دوپہر - نماز

جنازہ سنت مغرب کے پہلے اور عیدین کی نماز کے بعد خطبہ سے پہلے مستحن ہے -

قبر کے بیان مین

قبر کی گہرائی مرد میانہ قد کے سینہ تک چاہیے اور جتنا زیادہ ہو افضل ہے

طول قبر مقدار طول قامت میت اور عرض مقدار نصف قامت انسان

جس جگہ زمین نرم ہو وہان ہودا بنانا ضرور ہے - مردے کو قبر مین اُس سمت

سے اوتارین جس طرف سے قبلہ کا قرب ہو اور اوتارتے وقت بسم اللہ علیٰ

ملۃ رسول اللہ[3] کہین - مردے کا منہ قبلہ کی طرف کرین اور کفن کے

گرہ کھول دین اور بد گے یا تختے برابر برابر جماکے قبر کو برابر اور ماہی پشت کرین

---

[1] اے اللہ کر اس لڑکے کو ہمارے واسطے میر منزل اور کر اوسے ہمارے واسطے سفارش کرنیوالا اور تو سفارش قبول کیا گیا

[2] اے اللہ کر اوسی لڑکے کو ہمارے واسطے میر منزل اور کر اوسے ہمارے واسطے سفارش کرنیوالا اور سفارش قبول کیا گیا

[3] شروع کرتا ہون اوپر مذہب رسول اللہ صلعم کے -

قبر میں میت کو اوتارنے کے واسطے نہ کافر اوترے اور نہ عورت۔ متقی اور صالح ہونا چاہیئے ورنہ جوان جو امانت دار ہون تاکہ راز قبر جو معلوم ہو ظاہر نہ کرین۔ میت کے ساتھیون کو چاہیے کہ کلام اللہ شریف کی کوئی آیت پڑھکر تین مرتبہ مٹھی میں مٹی لیکر قبر مین ڈالین۔ ڈالنے سے پہلے اول مرتبہ کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری مرتبہ کہیں وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری مرتبہ کہے وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى جب قبر تیار ہو جاوے تو اوپر خوب اچھی طرح سے پانی چھڑکا جاوے۔

گیارہ مسلون مین مرد اور عورتکی نماز مین فرق ہی

(۱) عورتین تکبیر تحریمہ مین مونڈھون تک ہاتھ اوٹھائیں اور مرد کانون تک (۲) عورتین سینہ پر ہاتھ باندھین اور مرد زیر ناف (۳) عورتین سجدے میں ہاتھ زمین سے اور رانین پیٹ سے ملی رکھین اور مرد علیحدہ (۴) عورتین التحیات پڑھنے کے لیے دونون پاؤن داہنی طرف نکالکر بیٹھین اور مرد بائین پاؤن پر اس طرح پر کہ اونگلیون کا منھہ داہنی طرف رہے اور داہنا پاؤن کھڑا رکھین اور ایڑی اوپر رہے (۵) عورتین ایک حرف بھی بآواز بلند نہ پڑھیں اور تکبیر تشریق بھی عورتین آہستہ کہین اور مرد جہری مین جہر کرین (۶) نماز جمعہ عورتون پر فرض نہین

لہ اسی مٹی سے تمکو پیدا کیا ۱۲
لہ اور اسی میں تمکو جانا ہے ۱۲
لہ اور اسی مٹی سے تمکو اوٹھاوینگے اخیر مرتبہ ۱۲

اور مردوں پر فرض ہے (۷) نماز عیدین عورتوں پر واجب نہیں اور مردوں پر واجب ہے (۸) جماعت عورتوں پر سنت موکدہ نہیں ہے مردوں پر سنت موکدہ ہے۔ (۹) عورتیں صرف عورتوں کی امامت کرسکتی ہیں اور مرد دونوں کی (۱۰) عورت امام ہو تو درمیان میں کھڑی ہو اور مرد آگے۔ (۱۱) عورت کو صف آخر میں زیادہ ثواب ہے اور مردوں کو صف اول میں زیادہ ثواب ملتا ہے۔

عورات کیلئے بعض حیض و نفاس کے مسئلے

حیض کے ایام معینہ شرع میں دس یوم اور نفاس کے چالیس یوم ہیں اگر کوئی عورت عادتاً پانچ روز حیض میں رہے اور سات دن یا زیادہ آئندہ معینہ ایام تک استحاضہ میں ہے تو اسکے ایام معینہ حیض کے ۵ یوم سمجھے جاوینگے اور سات یوم یا زیادہ استحاضہ کے جسکی نماز بعد فارغ ہونے استحاضہ کے قضا پڑھنا چاہیئے اگر کسی عورت کے عادتاً ۵ یوم حیض کے ہیں اور اسکے بعد ۵ یوم اور استحاضہ ہوا تو وہ دسوں یوم شرعاً حیض کے سمجھے جاوینگے اور کوئی نماز قضا پڑھنے کی ضرورت نہین ہے۔ اور اسی طرح نفاس کے زیادہ سے زیادہ مدت معینہ شرعی چالیس یوم ہے اگر چالیس سے اضافہ ہوا نماز ادا کرنا چاہیئے لیکن وضو ہر وقت کی نماز مین فرض ہے۔

تمت

کتبہ نذر محمد قریشی لاہور

نکاح کا بیان اور پڑھانے کا طریق

اسلام میں چار عورتیں ایک وقت میں اپنے نکاح میں رکھنا جائز ہیں۔ جبکہ بوجہ غلبہ شہوت زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو نکاح کرنا واجب ہے اور جو روکی سکتا ہو اوسکے واسطے سنت ہے نکاح میں دو رکن ہیں یعنی (۱) ایجاب۔ (۲) قبول ہیں۔ پہلا قول یعنی دولہن کہے میں نے تم سے نکاح کیا یا اوس پر راضی ہوں یہ ایجاب دولہن کی طرف سے ہوا اور دولہے نے قبول کیا یہ دوسرا قول قبول دولہا کی طرف سے ہوا۔ یا دولہا کہے میں نے تم سے نکاح کیا اور دولہن نے قبول کیا پس یہ ایجاب دولہا کی طرف سے اور قبول دولہن کی طرف سے ہوا شرائط نکاح کے یہ ہیں (۱) کہ دولہا دولہن دونوں عاقل بالغ ہوں (۲) اگر دونوں بالغ ہوں تو یہ دونوں ایک دوسرے کا ایجاب قبول خود اپنے کانوں سے سنیں (۳) یہ کہ دو عاقل بالغ مسلمان گواہ ایک ساتھ ہر دونوں کا ایجاب و قبول سنیں دولہا دولہن میں سے اگر ایک بھی عاقل یا بالغ نہ ہو تو نکاح بغیر اسکی طرف کے ولی شرعی کے نہ ہوگا

نکاح پڑھانے کا طریق یہ ہے پہلے مہر معین کرے اگر لڑکی بالغہ باکرہ ہے تو اذن کیواسطے وکیل کو مع دو مسلمان گواہوں کے اوسکے پاس جانا چاہیے اگر نابالغہ ہو تو اسکے ولی کے پاس وکیل دونوں گواہوں کے سامنے اس طرح پوچھے گا کہ زید کے لڑکے عمرو کیساتھ پچاس روپیہ (یا جو مقرر ہوا ہو) مہر کے عوض میں تمہارا (اگر ولی ہو تو تمہاری پوتی بیٹی وغیرہ کا) نکاح ہوتا ہے تمکو یہ نکاح قبول ہے یا نہیں۔ اگر دولہن بالغ یا نابالغہ کا ولی کہے کہ ہاں دولہن بالغہ کا ولی اذن لیتا ہو تو دولہن کے چپکے رہنے یا ہنسی اور اشارہ یا بغیر آواز دینے سے اذن ہو جائیگا۔ بیوہ عورت کا وکیل ولی اگر اذن لیتا ہے تو بیوہ کو منھ سے کھولکر کہنا چاہیے تب اذن صحیح ہوگا۔ بعد اذن وکیل مع اذن دونوں گواہوں کے آکر قاضی سے یوں کہے گا کہ ان دونوں گواہوں کے سامنے عمرو کی لڑکی آمنہ پچاس روپیہ مہر کے عوض میں زید کے لڑکے عمرو کے ساتھ نکاح پر راضی ہوئے تب قاضی ان کو گواہوں سے پوچھیگا کہ عورت مذکور نے اذن دیا تم نے اپنے کانوں سے ایک ساتھ ملکر سنا۔ پہلا گواہ پھر دوسرا گواہ ان الفاظ کو دوہرا کر کہیگا کہ ہم نے خود اپنے کانوں سے سنا اذن دیا اوسوقت قاضی خطبہ باواز بلند دولہا کی طرف سے پڑھے گا۔ اوسکے بعد قاضی بالغ دولہا یا نابالغ دولہا کے ولی کی طرف مخاطب ہو کر کہے گا کہ اپنی سو کلمہ عمرو کی لڑکی آمنہ کا پچاس روپیہ مہر کے عوض میں تمہارے بیٹے یا تمہارے بھائی یا پوتے وغیرہ فلان کیساتھ نکاح کر دیا تم نے قبول کیا اور ولی دولہا کہے کہ اس نکاح کو میں نے بالتفصیل قبول کیا۔ بس نکاح صحیح ہے۔

نکاح کن کن سے جائز ہے اور کن کن سے حرام ہے

عورت جو کسی لڑکے سے حاملہ ہو کتابیہ یعنی یہودیہ و نصرانیہ یا جو مسلمان عورت علاوہ محرمات ہو۔ خالہ زاد۔ پھوپھی زاد۔ ماموں زاد و چچا زاد بہنوں بھائی بیوی کی سوتیلی بیٹی سے نکاح جائز ہے ماں بہن خالہ۔ پھوپھی حقیقی ہوں یا سوتیلی رضاعی ہوں یا زوجہ کی۔ بھانجی بھتیجی حقیقی یا رضاعی یا زوجہ کی و حقیقی یا رضاعی دادی پردادی یا اسکی اماں و پوتی۔ حقیقی نواسی و پوتی۔ نانی۔ پرنانی۔ بیٹی بیٹا بیٹے کی بیوی جس سے نکاح جائز ہے اور دو حقیقی بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں لانا۔ باپ دادا کی خالہ پھوپھی سے نکاح کرنا حرام ہے

خطبہ نکاح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝

تمت بالخیر

خاص کتابیں

تفسیر فتح المنان المعروف تفسیر حقانی یہ مشہور تفسیر اردو زبان میں نہایت سلیس اور معتبر تفسیر آٹھ جلدوں میں ہندوستان اور دیگر ممالک سے کی بکثرت فرمائش اسکے مقبول عام ہونے کی دلیل ہے جسکو علامہ فہامہ مولنا مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی دام فیوضہم نے قرآن مجید کے حقانیت اور جملہ مذاہب کے جوابات کو [illegible] دیا ہے اور آنکے مقامات کا نقشہ دیکر نہایت حسن و خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے قابل دید ہے قیمت فی جلد [illegible] جملہ آٹھ جلد [illegible] علاوہ محصول

البیان یہ کتاب بھی سائنس و فلسفہ جدید و اسلام و قرآن کے نظریات متعلق خدا تعالی کی ذات و صفات مرنے کے بعد روح کا باقی رہکر نتیجہ [illegible] کے ایک دوسرے عالم میں جزا و سزا پانا ثواب و عذاب قبر جنت و دوزخ نبوت و اسلام۔ نبی کے روحانی قوت معجزہ کو براہین سے ثابت کرکے جملہ شکوک و شبہات کا جو دیگر مذاہب اسلام پر کیا کرتے ہیں انکو رد کر دیا ہے۔ غرضکہ قرآن پاک کے جملہ علوم کی تفصیل اس کتاب میں موجود ہے لاجواب کتاب مصنفہ جناب مولنا ابو محمد عبدالحق صاحب کی قیمت فی جلد [illegible] اس کتاب کا انگریزی ترجمہ مولنا مولوی محمد شفقت اللہ صاحب بدایونی نے حسب فرمائش مولوی ابو الحسن صاحب حقانی دہلوی کے کیا ہے جو زیر طبع قریب الختم ہے [illegible]

رکن دین یہ اردو کی ایک نہایت نادر کتاب مولنا شاہ رکن الدین صاحب نقشبندی الوری کی تالیف ہے جسمیں تمام ضروری مسائل بطور سوال و جواب بحوالہ مستند کتب فقہ حنفیہ شرح وقایہ فتاوی عالمگیری کبیری وغیرہ بیان کئے گئے ہیں گویا ان کتب کا یہ ایک خزینہ ہے مسلمان لڑکے کیا مرد کیا عورت نہایت آسانی سے اس کتاب کے مطالعہ سے کافی مسائل سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ کئی بار طبع ہوکر مطبوع خاطر عام ہو چکی ہے اور پھر طبع ہوئی ہے صرف چند نسخہ جات باقی ہیں خریداروں کو اسکے خریدنے میں جلدی کرنا چاہئے ورنہ جدید ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت [illegible]

تحفۃ الموحدین یہ کتاب تصنیف جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی فارسی سے ترجمہ ہوکر نہایت سلیس اردو زبان میں چھاپی گئی ہے فاضل مصنف نے اس رسالہ میں سات فصلیں قائم کرکے جملہ اقسام کے شرک کا رد اور توحید کا ثبوت عقلی و نقلی دلائل سے کیا ہے ہر شخص جانتا ہے کہ مولنا صاحب موصوف کیسے فاضل متبحر عالم تھے اور انکی دیگر تصنیفات کس پایہ کی ہیں اس کتاب میں ایکطرف بجنسہ فارسی عبارت اور دوسری طرف ترجمہ لکھا ہے تاکہ مولنا صاحب کے قلم کے نکلے ہوئے فارسی الفاظ جس میں ایک مقناطیسی اثر موجود ہے بخوبی اپنی کشش سے مخالف ہوئے دلوں کو توحید کی طرف مائل کریں [illegible] چھاپہ نہایت عمدہ صاف و خوشخط [illegible]

تفسیر سورہ الم نشرح یہ تفسیر جناب مولنا شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم دہلوی کی تصنیف ہے اس میں شرح صدر رسول اللہ صلعم و معراج مع باتیں معجزات بحوالہ کتب معتبر بیان کئے گئے ہیں صوم و صلوۃ حج و زکوۃ کا نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے عقیدیوں کو اسکے مطالعہ کے بعد چھوٹی چھوٹی کتب فقہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہو مسائل فقہ مستند کتب فتاوی عالمگیری فتاوی قاضی خان در مختار وغیرہ وغیرہ سے اخذ کئے ہیں غرضکہ ایسی کتاب ابتک نظر سے نہ گذری ہوگی بار دوئم طبع ہوکر نذر ناظرین کی جاتی ہے قیمت [illegible]

حیات ولی ایک جدید اور قابل قدر کتاب ہے جسمیں عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ اور انکے محترم خاندان کی سوانح عمری کا دلچسپ اور مفصل حال ایک بابرکت اور عالی خاندان کی سچی تاریخ ہے جو نہایت مستند تذکروں اور معتبر ذریعے سے منتخب کی گئی ہے شاہ ولی اللہ صاحب اور انکے خاندان کے متعلق تقریبا دو سو حضرات کے واقعات اور انکے سچے اور تاریخی مستند اور دلچسپ حالات اور انکے چاروں جگر گوشے شاہزادوں یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مولانا شاہ عبدالغنی صاحب کے سوانحات ہیں کتاب کا مطالعہ کچھ ایسا پردہ غفلت اٹھاتا ہے گویا دیکھنے والا خود ان بزرگوں کے متبرک حلقے میں داخل ہے قیمت [illegible]

چونکہ دھلی ہندوستان کا قدیمی صدر مقام اور تجارت کی بڑی بھاری منڈی ہے۔ اس لیے ہر قسم کی اشیا یہاں سے نہایت عمدہ۔ ارزان۔ خوشنما۔ بکفایت ملتی ہیں

اسواسطے

دہلی سے ہر ایک چیز منگانے کا نہایت آسان طریقہ

یہ ہے کہ

ذیل کے پتہ پر فرمایش کرو۔ مختصر جواب کیلئے جوابی کارڈ اور مفصل جواب کیلئے ٹکٹ بھیجو

منیجر اسلامیہ بک ڈپو و جنرل کمیشن ایجنسی کمپنی۔ دہلی

زیر جنوبی دروازہ جامع مسجد

دھلی